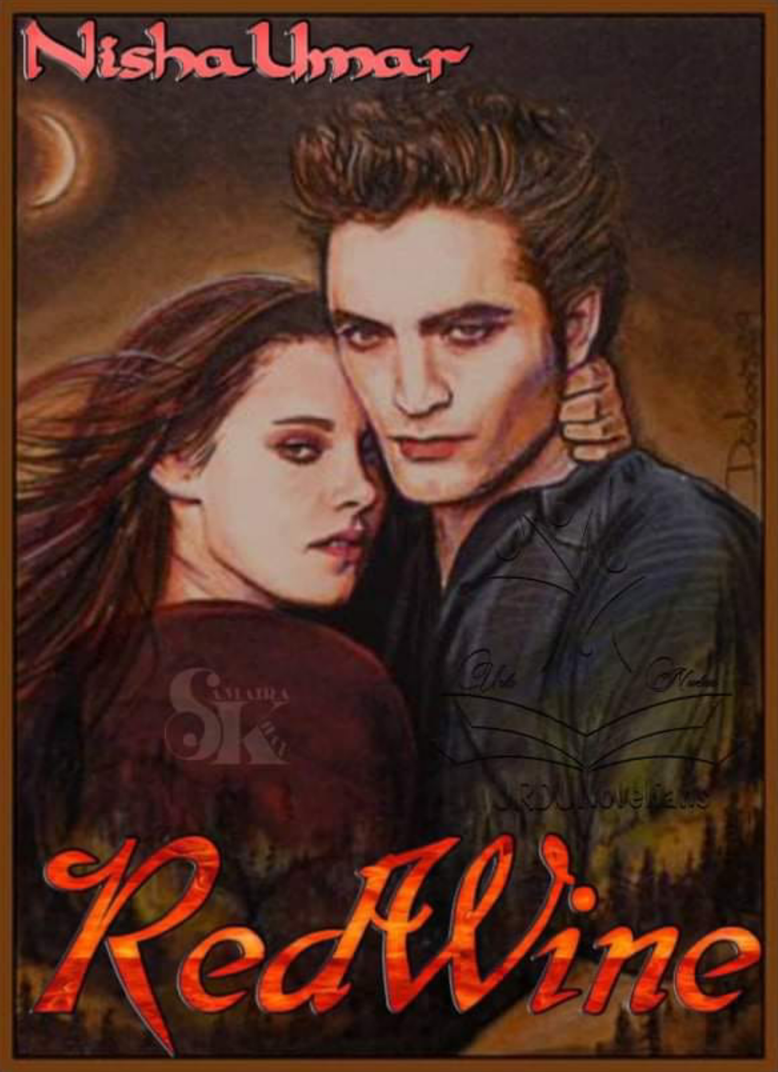
Nisha Umar
RedWine

ریڈ وائن

از نشاء عمر

نجانے کتنے سال پرانی یہ عمارت آکسفورڈ میں افلی ویلج کے ایریا ایوینو کے بلکل وسط میں واقع تھی۔ دیکھنے میں کسی آسیب زدہ محل سے کسی طور کم نا لگتی تھی اور اس سیارے کی مانند تھی کہ جس میں زندگی کے لیے طویل ریسرچ کی گئی ہو اور پھر وہاں زندگی کے آثار نظر ایے ہوں اجاڑ پن خاموشی ویرانی کیا کیا نہیں تھا وہاں۔۔۔ دور سے دیکھنے پہ یہ پر سرار سی نظر انے والی حویلی پورے بدن میں سر سراہٹ اور خوف پگھلتے ہوے لاوے کی طرح تیزی سے سرعت کر جاتا۔۔۔ لیکن اس سب کے باوجود اس میں ایک ایسی کشش تھی کے دیکھنے والا ٹھیر سا جاتا۔۔۔ ایسا کیا تھا اس حویلی میں؟؟ جو تھی تو ویران اور اجڑی ہوی لیکن زندگی کی زرا سی جھلک میں لپٹی۔۔۔

وہ جو بھیا کے ساتھ بائیک پہ کالج سے واپس آ رہی تھی۔ مئی کی تپتی دوپہر میں جب سب اپنے گھروں پہ اے سی کی ٹھنڈک سے لطف لیتے خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہوتے۔۔

" بھیا کیا اپ نے کبھی اس عمارت کو اندر سے دیکھا ہے۔۔" وہ روز دیکھتی لیکن پوچھا آج اس نے پہلی دفعہ تھا دو سال ہو گے تھے انہیں اس ایریا میں شفٹ ہوے۔۔۔

" نہیں دانو۔۔۔ادھر تو بھوت ہوتے ہیں۔۔۔" سامنے دیکھتے اپنے پیچھے بیٹھی بہن کو ڈرایا۔۔۔

" اوففف بھیا مجھے پتا ہے اپ مجھے ڈرا رہے ہیں۔۔۔" زرا سا اوپر ہو کے اس نے مرر سے جھانکتے زولقرنین کو گھورا۔۔۔

"نہیں نا سچ میں ایسا ہی ہے۔اور پھر رات کو یہاں لائیٹیں بھی جل رہی ہوتی ہیں ۔۔۔اب پتا نہیں" وہ اسے سچ بتا رہے تھے یا مزاق کر رہے تھے۔۔

"کیا آپ نے خود وہ لائیٹیں دیکھی ہیں۔۔۔" اس نے بھی بچوں کی طرح اشتیاق سے پوچھا۔۔۔

"ہاں بہت بار بلکے آج رات کو تمہیں بھی دیکھاوں گا۔۔" وہ عمارت اس کی نظروں سے اوجھل ہوتی جارہی تھی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن آپ مام کو مت بتائے گا کہ میں بھی آپ کے ساتھ چھت پہ گئی تھی۔۔"

اسے رات کو کم سے کم چھت پہ جانے کی اجازت بلکل بھی نہیں تھی۔۔اپنے پرانے گھر میں ایک دفعہ وہ رات کے وقت کالی رنگ کی بلی دیکھ کے ڈر گئی تھی اس کے بعد وہ کوشش کرتی تھی کے کم سے کم رات کو تو چھت پہ نا ہی جاے۔۔۔ماما بھی ڈانٹتی تھیں کی لڑکیوں کو شام کے بعد چھت پہ نہیں جانا چاہیے۔۔۔۔۔

اوکے نہیں بتاوں گا۔۔" وہ لوگ گھر کے پاس پہنچ گئے تھے۔۔۔ "

بائیک رکتے ہی وہ اتری۔۔اور اندر جا کے گیٹ کھولا۔۔۔پھر بائیک اندر اجانے کے بعد گیٹ بند کیا اور بھاگ کے بھیا کے ساتھ ہولی۔۔۔یہ ان کا روز کا معمول تھا۔۔۔

اسلام و علیکم ماما۔۔۔" بیگ ایک طرف رکھتے وہ صوفے پہ گرنے والے انداز میں " بیٹھی۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔یہ لو۔۔" جواب دیتے ساتھ شکنجبین کا گلاس اسے تھمایا پھر ایک "
زولقرنین کو دیا۔۔۔

کھانا لگاؤں۔۔۔" گلاس ختم کرتے دونوں سے پوچھا اور دونوں نے اثبات میں سر "
ہلا دیا۔۔۔

"مام آج بنایا کیا ہے۔۔۔خالی گلاس ان کو تھماتے دانین نے پوچھا۔۔ "

ٹینڈے۔۔۔" مسکراہٹ روکتے اسے کہا۔۔وہ جانتی تھیں دانین کتنا چیڑتی ہے اس "
سبزی سے۔۔۔

اوکے آج میں کھالوں گی۔۔۔"اب دانین کو بھی عادت ہو گی تھی کہ یہ سب بس "
ماما اسے تنگ کرنے کے لیے کہتی ہیں۔۔۔

چلا کو۔۔۔" عاصم بھی اپنے کمرے سے برآمد ہوا۔۔۔۔ "

آج پھر نہیں گئے تم۔۔۔۔میں بابا کو بتاوں گی۔۔۔" گھورتے اپنے سے دو سال "
چھوٹے بھائی کو دیکھا۔۔

میری طبیعت خراب تھی اسی لیے نہیں گیا۔۔اور ویسے بھی بابا کو پتا ہے۔۔۔۔" "
اس کے پاس صوفے پہ بیٹھتے اسے خشمگین نظروں سے دیکھا۔۔۔ہر دفعہ وہ اسے
دھمکا کے بھیج دیتی تھی سکول۔۔۔

"تمہاری بھلائی کے لیے ہی کہتی ہوں ایک تو ویسے نالائق ہو اوپر سے روز سکول سے چھٹی۔۔۔"

"اچھا اب بس کرو آ کے کھانا کھالو۔۔۔" ماما نے ان تینوں کو کچن سے آواز دی۔۔۔

"تم کون سا اچھی ہو سٹڈی میں؟؟ مساں ہی تو پاس ہوتی ہو۔۔۔۔"

"کم سے کم پاس تو ہو جاتی ہوں نا تم تو وہ بھی نہیں ہوتے۔۔" پاؤں سے اس کی ٹانگ پہ ٹھوکر لگاتے آگے بھاگ گئی۔۔۔

"کبھی سدھرنا نہیں تم لوگ۔۔۔" پیچھے آتے نین بھیا نے دونوں کو گھورا۔۔۔

ہم سدھر گئے تو دنیا کا کیا ہو گا۔۔" گردن اکڑاتے عاصم نے اپنی جگہ "
سنبھالی۔۔۔ پھر ایسے ہی نوک جھونک میں ان تینوں نے کھانا کھایا تھا

....

دانین چھ بھائیوں کی اکلوتی اور لاڈلی بہن تھی۔۔۔ باب ریٹائرڈ آرمی افیسر تھے پھر اپنا
بزنس سٹارٹ کر دیا۔۔ جو آج کامیاب کی سر بلندیوں پر تھا۔۔۔۔۔۔

چار بھائی اس سے بڑے تھے اور دو چھوٹے۔۔ بڑے بڑے سمع بھای جو بابا کے ساتھ
ان کے بزنس مس ہیلپ کرتے تھے۔۔ حازق بھای جو سمع سے دو سال چھوٹا اور
ستائیس سال کا تھا آرمی میں تھا۔۔ پھر طلحہ وہ انجینئرینگ کر رہا تھا اور بیرون ملک ہوتا
تھا۔۔ پھر دولکر نین بھیا جس سے چھوٹے تینوں بہن بھائیوں کی بہت بنتی تھی وہ بھی
بابا کے ساتھ ان کے افس میں ہوتے پھر اویس جو ابھی یونی کے اسٹوڈنٹ تھے اور لائر

بن رہیے تھے۔۔پھر دانیں جسکے ایف اے کے پیپرز قریب تھے اس کے بعد کے عاصم اور قاسم دوں جڑواں تھے لیکن انک دوسرے سے بلکل الگ ایک کم گو اور پڑھائی میں توجہ دینے والا جبکہ دوسرا سر پھیرا اور بہانے باز دانین کے ساتھ مل کے ہر الٹا کام اس کا ہوتا۔۔پڑھنے میں دانین اور عاصم ایک جیسے تھے لیکن دانیں اکیڈمی بھی جاتی تھی جس کی وجہ سے کم سے کم پاسنگ ماکس تو آہی جاتے۔ایف اے میں بھی اس نے سب سے آسان سبجیکٹ رکھے تھے۔۔ماما نے بہت کہا تھا اگر یہ ہی پڑھنا ہے تو چھوڑ دو پھر گھر رہو۔۔۔گھر داری سیکھو۔۔لیکن بھائیوں اور بابا کی سپورٹ سے وہ کالج میں ان آسان سے سبجیکٹ کے ساتھ ایڈمیشن لے کے ہی رہی۔۔۔

دانین کی دو پھپو اور ایک چاچو تھے چاچو تو لاہور رہتے فیملی کے ساتھ ہی۔۔ان کے دو بچے تھے جو ابھی سکول جاتے تھے۔۔۔بڑی پھپو لندن ہوتی تھیں اور ان کی ایک ہی بیٹی تھی۔۔۔۔۔۔۔

جو دانین کی ہم عمر تھی۔۔۔۔اور چھوٹی پھپھو فیصل آباد۔۔۔ان کے بھی دو بچے تھے بیٹا دانین کا ہم عمر اور بیٹی واصم اور قاسم کی ہم عمر۔۔۔۔لندن والی پھپھو کا کم ہی آنا جانا ہوتا لیکن باقی فیملی مل کے خوب مستی کرتے تھے کسی بھی فنکشن میں یا اہم موقع پر ۔۔۔خاص طور پہ عید پہ تو بہت ہی مزا آتا جب سب کزنز مل کے گھومنے پھیرنے جاتے تھے۔۔۔

....

کولین موپا بار میں اس وقت وہ اکیلا بیٹھا سب کو دیکھ رہا تھا بیک گرونڈ ہلکا میوزک ایک سما باندھتے لوگوں کو ایک دوسرے میں مدہوش اور خود سے بیگانا کر رہا تھا۔۔۔۔بار میں ہر طرف شراب کی ہلکی مہک سے ایک عجیب سی خنکی چھائی ہوی تھی۔۔۔

ایک طرف ایک جوڑا ایک دوسرے میں مدہوش ہوے کمرے میں غائب ہوا۔۔

وہ جو کب کا وہاں بیٹھا انتظار کر رہا تھا اس انسان کے اکیلے ہونے کا فوراً سے اٹھا۔۔۔اور اس کمرے کی طرف آیا دروازاہ کھولتے سب سے پہلے اس نے اپنا کورٹ اتارا اور شرٹ کے پہلے دو بٹن کھولے۔۔۔اس لڑکی میں گم وہ لڑکا اسے دیکھتے ہی پیچھے ہٹا اور باہر نکل گیا۔۔۔

اووووہ تو تم ہو۔۔۔" رابیل جو اپنے پاٹنر کو جاتے دیکھ کے غصہ ہونے لگی تھی " جھولتی ہوئی اس کے قریب آئی۔۔۔

تمہارا ساتھ پانا کسی بھی لڑکی کے لیے۔۔۔" اووووففف بند ہوتی آنکھوں سے اس " نے اپنے ہونٹ اس کے کھلے گریبان سے نظر آتے سینے پہ رکھے۔۔۔۔

اور وہ یہ ہی تو چاہتا تھا۔۔۔ کہ یہ لڑکی اس کے ہاتھ لگ جائے۔۔۔ بس اسے اپنے ساتھ بزی کر کے ساری انفارمیشن وہ نکلوا سکتا تھا۔۔

چند لمحوں بعد اس نے ایک ہاتھ سے موبائل ریکاڈر ان کرتے دوسرے سے اس کی شرٹ کو کندھے سے زرا سا سرکایا پھر موبائل والے ہاتھ کو اس کے سر کے پیچھے ٹکاتے موبائل ایسے سیٹ کیا کے اگر وہ ہلکا سا بھی بولتی تو آواز صاف سنائی دیتی۔۔

اگلے آدھے گھنٹے میں وہ ساری انفارمیشن حاصل کرتے اسے دور جھٹکا۔

رابیل لاشاری۔۔۔۔ "تمہیں پتا ہے تم نے آج میرا بہت بڑا کام کر دیا ہے پھر " اسے دیوار کی طرف دھکا دیتے شرٹ کے بٹن بند کرتے وہ باہر نکل آیا۔

اور دور کھڑے اپنے آدمیوں کو چلنے کا اشارہ کرنا نہیں بھولا تھا۔

....

وہ پرپل کلر کی شرٹ کے ساتھ وائٹ ٹراوزر پہنے کالج گیٹ کے اندرونی سائڈ پہ کھڑی نین بھیا کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔آج وہ رول نمبر سلیپ لینے آی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور بھی کافی بچیاں تھیں لیکن واپس جا چکی تھیں پتا نہیں بابا کہاں رہ گئے۔۔۔۔

چونکہ آج کالج ٹائم نہیں تھا تو فینسی ڈریس میں ہی کالج آ گئی۔۔۔۔شرٹ کے ہاف بازو ہونے کی وجہ سے اس کے دودھیاں بازو اپنی رعنائیاں بکھیر رہے تھے۔۔۔وہ کب سے کھڑی تھک گئی تھی۔سارا کالج خالی ہو گیا تھا

پتا نہیں بابا کہاں رہ گئے ہیں؟؟؟ وہ سوچ کے رہ گئی۔۔۔

افف آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی۔۔۔۔۔اور ٹہلنے لگی۔۔۔

ٹہلتے ٹہلتے اس نے دور سے آتے خاکروب کو دیکھا۔۔۔۔۔۔جو اسی کی طرف آرہا تھا ۔۔۔اسے ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔۔ گارڈ موجود تھے لیکن وہ گیٹ کے باہر تھے اس وقت اندر وہ اکیلی ہی رہ گئ تھی۔۔۔۔۔۔ ٹہلتے ٹہلتے ایک دفعہ پھر آگے ہو کے باہر جھانکا کہ کیا پتا بھائی آئے ہوں۔۔۔۔ وہ ایک اپر کلاس فیملی سے تعلق رکھنے والی انیس سال کی لڑکی فرسٹ ایر کی طالبہ تھی۔۔۔۔

ابھی وہ پیچھے مڑی ہی تھی کہ کسی سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔۔۔

"آآاایم سو۔۔ سوری۔۔۔" گھبرا کے جلدی سے بولا۔۔۔ وہ لوگ ایک بہت بڑے برگد کے درخت کے نیچے تھے۔۔۔ کالج میں جا بجا درخت اور پودے ہی پودے خوبصورتی بڑھا رہے تھے وہیں دوسری طرف ایک پر سرار سا خوف بھی نمایاں تھا۔۔۔ دور سے دیکھنے پہ جنگل کا گماں ہوتا۔۔۔۔

وہ صفای والا جو اتنی دور تھا ایک دم سے اتنی جلدی ادھر کیسے۔۔۔ خوف سے اس کا دل کپکپایا۔۔۔

" کیا کر رہی ہو ادھر ابھی تک لڑکی۔۔؟؟ "

اس صفای والے کی نظریں اس کے بازووں پہ تھیں۔۔۔۔۔

وہ بھائی۔۔۔ ارہے میرے۔۔۔ ان کے ساتھ جانا۔۔۔۔" اس نے اپنے بازوں کو " چھپانے کی ناکام کوشش کی.۔۔۔۔ کہ اس آدمی کی نظریں اس کے سراپے سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں۔۔۔۔

ماما نے کہا بھی تھا گاؤن نہیں تو چادر لے جاو۔۔۔۔اور وہ جان بوجھ کے نہیں لے کے ای اور اب خود ہی بھگت رہی تھی۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔کب آئے گا تیرا بھائی۔۔۔" وہ اپنا سب کچھ پھینک کے اس کے قریب ہوا۔۔۔"

بس۔۔۔۔وہ آتے ہی۔۔۔۔۔۔ ہونگے۔۔۔" وہ گھبراتے ایک قدم پیچھے ہوی "

"اچھا میں ہوں نا تم ڈرو نہیں۔۔۔۔ "

آدمی نے اس کے قریب ہوتے اس کے بازو سے پکڑے کے دبوچا۔۔۔اور گریبان سے ہاتھ ڈالتے وہ اس کی شرٹ کھینچنے لگا۔۔۔۔

" چھ ۔۔۔ چھوڑ ۔۔۔۔ ہیلپ ۔۔۔ کوی ۔۔۔۔۔۔ ہے ۔۔۔۔ چھوڑو ۔۔۔۔۔ "

مجھے ۔۔۔۔ وہ ایک دم سے اس پہ چھپٹا جس کے لیے وہ تیار نہیں تھی ۔۔۔

" پلیز چھوڑو ۔۔۔ " دانین نے چیختے اس سے خود کو الگ کرنے کی کوشش کی ۔۔۔۔ لیکن اس شخص کے چہرے پہ چھای مکاری ۔۔۔ اور حوس ۔۔۔ جو اسے عنقریب بے ابرو کرنے والی تھی ۔۔۔۔ " دفعہ ہو ۔۔۔۔ میں چیخوں گی " وہ خود کو چھڑانے کی ناکام کوشش کرتے پیچھے ہوتی جا رہی تھی ۔۔۔ اتنا پیچھے ہو چکی تھی کہ درخت کے تنے سے جا لگی ۔۔۔

" آ ۔۔۔ میری گڑیا میرے پاس ۔۔۔ " وہ شرٹ کا آدھا حصہ اپنے ہاتھ میں لے چکا تھا ۔۔۔ جس کے کھنچتے ہی وہ درخت سے ٹیک لگاتی زمین پہ بیٹھتی چلی گی اس کے بازو اس کے گھٹنوں کے گرد لپٹے تھے اور اس کی کمر پیچھے سے چھل چکی تھی شاید ۔۔۔۔ جو درد کی لہر سی اٹھتے اس کے پورے جسم پہ سرا عیت کر گی ۔۔۔

" اللہ پلیز بابا کو بھیج دیں۔۔۔۔۔۔ "

اس سے پہلے کے وہ درندہ نما انسان مزید بے باکی والی حرکت کرتا عین اسی وقت اس سر پہ اکے ایک کانچ کا گلاس گرا۔۔۔اور اس کا توازن بگڑا۔۔۔ وہ تڑپ کے پیچھے ہوا۔۔۔۔۔

گلاس کے اندر کچھ تھا جو چھلک کے دانین کے چہرے پہ پڑا تھا۔۔۔

لیکن سامنے والا شخص درد کی شدت سے تڑپتے بے خوش ہو چکا تھا اب اسکا چہرا گردن اور کپڑے سب خون سے لت پت تھے جانے اس گلاس میں ایسا کیا تھا جو اسے تو کوئی نقصان نہیں پہنچا لیکن خاکروب کا چہرا اور جسم جل رہا تھا۔۔۔

دانین چہرا صاف کرتے جلدی سے اٹھی۔۔۔اس نے یہ بھی نہی سوچا کہ یہ گلاس آخر آیا کہاں سے تھا؟؟؟؟ بھاگتے اس نے کلرک روم کی وینڈو پہ لٹکا کپڑا کھینچا اور اپنے گرد لپیٹا۔۔۔۔۔۔۔وہ گھر کیسے پہنچی وہ نہیں جانتی تھی۔

....

کتنی دفعہ کہا تھا پر تم سنتی کہاں ہو۔۔۔"وہ ماما کے سینے لگی سکون میں تھی اور امبرین" بیگم اسے سنائے جا رہی تھیں

"وہ تو شکر ہے اللہ کا کہ اس نے مدد کر دی۔۔۔۔"

تم اب چپ کر جاو بچی پہلے ہی ڈری ہوی ہے اور تم اوپر سے اسے اور پریشان کر رہی " ہو۔۔۔ عثمان صاحب نے اپنی بیگم کو چپ کروایا۔۔۔ کھانا بناو جا کے بھوکے ہیں سب۔۔۔ پھر دانین کا رخ اپنی ظرف کرتے امبرین کو وہاں سے اٹھایا۔۔۔

آئیندہ میں خود پک انیڈ ڈراپ کروں گا اپنی بیٹی "

کو" پیار سے اس کے بازو کو سہلاتے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

بابا وہ بہت بوڑھا تھا۔۔۔ لیکن ۔۔اس کی اپنی بیٹی۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی " کہ وہ اس شخص کو کیسے ایکسپلین کرے کیسے ان کو بتاے کے اس نے اس کے ساتھ کتنی بتمیزی کی تھی۔۔۔ "

"بس بیٹا بھول جاو۔۔وہ جو بھی تھا اسے چھوڑیں گے تو نہیں ہم بھی۔۔ پکڑ نا سکے تو کالج کے خلاف کمپلین کرواوں گا۔۔۔۔" اسے تسلی دیتے مسلسل بہلانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

"تم لوگ اس کے ساتھ رہو میں آتا ہوں کمپلین کر کے" پھر عثمان صاحب بھی چلے گئے تو زولقرنین اس کے قریب آیا عاصم اور قاسم بھی اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔

"سوری میری جان آئندہ کبھی لیٹ نہیں ہونگا۔۔۔" اسے خود سے لگاتے سوری کہا۔۔

" اگر کچھ ہو جاتا بھائی تو۔۔۔ "

چپ۔۔۔اللہ نا کرے کچھ ہو۔۔۔" طلحہ نے اسے گھورا۔۔ "

دانین کا تو سوچ سوچ کے ہی برا حال تھا اگر وہ وائین کا گلاس نا لگتا اس خاکروب کے سر پہ تو کیا ہوتا۔۔۔

آجاو۔۔۔ کھانا کھالو۔۔۔" دوپہر کا کھانا وہ پہلے ہی تیار کر چکی تھیں پھر دانین کو " ایسی حالت میں آتا دیکھ کے تو سب کچھ بھولتے بمشکل اسے سنبھالا جو بس گرنے کے قریب تھی۔۔شرٹ ایک طرف سے پھٹی لٹک رہی تھی۔۔۔

کمرے میں لا کے پہلے اسے کپڑے چینج کروائے۔۔زخم پہ مرہم لگایا۔۔۔ پھر سب کو بتایا کہ وہ کس حال میں گھر پہنچی ہے۔۔۔

زولقرنین کی اچھی خاصی کلاس لگی تھی بابا سے۔۔۔

۔

اس سے پوچھا کسی نے نہیں لیکن جب بابا آئے تو خود ہی اس نے سب کو بتا دیا کہ کیا ہوا ہے۔۔۔امبرین نے فوراً شکرانے کے نفل بھی ادا کیے کہ اللہ نے ان کی بیٹی کو رسوا ہونے سے بچالیا اور ڈھیروں دعائیں اس انجانے شخص کے لیے بھی جو زریعہ بنا تھا۔۔۔

آ بھی جائو۔۔۔" دوبارہ آواز آئی تو سب اٹھ کے باہر آئے تھے بابا بھی کچھ دیر بعد " آئے تو انہوں نے الگ سے کھانا کھایا۔رات کو پھر ماما نے اس کے زخم پہ دوا لگائی تھی

....

گُڈ مورنینگ سر۔۔۔" وہ ہشاش بشاش سی آفس میں داخل ہوئی۔۔۔ "

مورننگ میری جان۔۔۔۔" اٹھ کے اسے ساتھ لگاتے وہ شاید اپنے دین کو بہت دور رکھ چکے تھے...

" سر ہماری پلیننگ کے مطابق ہوا ہے سب کچھ۔۔۔۔ جیسا جیسا ہم نے چاہا تھا سیم سب ویسا ہی۔۔۔۔" اس کے سامنے اسٹائل سے کھڑے ہوتے اس نے اپنے بالوں کو پیچھے جھٹکے۔۔۔ بلیک کلر کی جینز اور شرٹ میں بنا کسی دوپٹے یا سکارف کے وہ اپنا نظارہ کرواتے سامنے بیٹھے شخص کی آنکھیں سھینک رہی تھی

"....کیوں نا ہوتا ڈارلینگ۔۔۔۔آخر پلیننگ کس کی تھی "

جی سر۔۔۔۔" طنزیہ مسکراتے داد وصول کی۔۔۔"

تمہیں پتا ہے ہمارا بہت خاص بندا ان کے آفس میں ہوتا ہے۔۔۔۔جس کی وجہ سے "
ہم نے ان کا پلین جانا۔۔۔۔اور پھر اپنے پلین کو کامیاب کرتے ان کو وہی کچھ بتایا جو
ہم بتانا چاہتے تھے۔۔۔۔ نا کے وہ جو وہ سنا چاہتے تھے۔۔۔۔۔۔ بس اب ہم لوگ اپنا
" کام مکمل کر لیں ان کے پہنچنے سے پہلے۔۔۔۔

لیپ ٹاپ اون کرتے باس نے رابیل کو دیکھا...جو سمجھ رہی تھی کہ وہ بار میں سب
اپنے پلین کے مطابق کر کے آئی ہے۔۔۔۔۔اس بات سے بے خبر کے ایکچولی برا تو
ان کے ساتھ ہوا ہے۔۔۔۔

بھائی "۔۔۔۔۔۔" نین بھیاااااااا "۔۔۔۔۔

''ماما بھائی سے کہیں نیچے آ کے مجھے یہ کوئسچن کروائیں"۔۔۔۔

''وہ لیونگ روم سے کچن میں ائی۔۔۔۔۔''

لے آو جا کے چھت سے ان کو خود ہی یہاں سے اواز نہی جاے گی''۔۔۔۔۔۔روٹیاں بیلتے عمبرین نے دانین سے کہا

میں کیسے جاوں؟؟۔۔۔شام ہو گی ہے نا خود ہی تو منع کیا ہوا ہے اپ نے''۔۔۔۔۔ روہانسی ہوتی باہر ای۔۔۔دراصل اسے خود اوپر جانے میں موت پڑ رہی تھی۔۔۔

۔۔۔''بھائی''۔۔۔نیچے اجائیں بابا بلا رہے ہیں''۔۔۔۔۔۔ایک دفعہ پھر اواز دی لیکن کسی کے انے کے دور دور تک کوئی آثار نظر نہیں آ رہے تھے

سارا محلّہ سن لے گا بس یہ میرے بھائیوں تک اواز نہی جانی''.... پھر غصے سے بک ... ٹیبل پہ پٹختے وہ اوپر ای

چاروں حازق، زولقرنین، عاصم اور قاسم سونگ لگا کے ساتھ مزے سے باتیں کرنے میں مصروف۔۔نیچے کی تو کوئی خبر ہی نہیں جیسے۔۔۔اسے دیکھ کے موبایل بند کیا

اپ لوگوں کو کب سے اوازیں دے رہی ہوں''۔۔۔نیچے ائیں سب کو گھورتے اپنے بال جھٹکے''۔۔۔۔اس کے بال ہی تو تھے جو بہت پیارے تھے اور ان کے بھی پیارے

ہونے کی وجہ ماما تھیں کو ہر دو دن بعد اسے زبردستی آمنڈ اویل کی مالش کرتی تھیں۔۔۔۔ گول انکھیں چھوٹی سی ناک اور باریک ہونٹ۔۔۔۔ چہرا بھی گول تھا کمپلیکشن سب بہن بھائیوں کا وائیٹ ہی تھا

ابھی تو اے ہیں یار''۔۔۔۔ عاصم نے منہ بنایا

مین بھی اپ لوگوں کی بہن ہوں''۔۔۔۔۔ نیچے اکیلی بھوتوں سے باتیں کروں اپ کی اما تو ایک منٹ میں میری عزت اتار کے سائڈ پہ رکھ دیتی ہیں'' غصے سے اس کی ناک سرخ ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

چلو چلتے ہیں''۔۔۔۔ زولقرنین نے مان جانے میں ہی عافیت جانی۔۔۔۔

بس بھیا جا رہے ہیں میرے ساتھ اپ تینو ادھر ہی سڑو''۔۔۔۔

نین بھیا کا ہاتھ پکڑتے وہ نیچے جانے لگی''۔۔۔۔ پھر سیڑھیوں کے پاس جا کے ان کو باور کروایا کہ

اب اپ لوگ مت اجانا ہمارے پیچھے ریبس (نقل) کر کے''... انکو چڑاتے وہ نیچے اتر ائے۔۔۔۔۔۔''

''جاو جاو''۔۔۔

بھائی یہ اکنامکس میں پتا نہی میتھ کس سر پھرے نے رکھ دی تھی اوپر سے اتنے گندے فار مولاز''... مجھے سمجھ ہی نہی ارہی''۔۔۔۔سیڑھیاں اترتے وہ صوفہ پہ آکے بیٹھے۔۔۔۔

دانوں''۔۔حرکتیں تمہاری ساری ایسی ہیں کے جیسے سارا سال نا اکیڈمی میں کچھ پڑھانا کالج میں''۔۔۔۔بک اور ڈائری سامنے رکھے زولقرنین نے کہا۔۔۔۔

جی ایسا ہی ہے''...اپ کو پتا ہے کووڈ کی وجہ سے کالج بند رہے اور اکیڈمیز بھی لاک ڈاون کی وجہ سے تو سوچیں جب اپ سب نہیں گے تو میں کسے جاتی''۔۔۔اور کیسے پڑھتی''؟؟''۔۔۔۔۔

اسے بچوں کی طرح سمجھا رہی تھی اور نین بھی بچوں کی طرح ہی بات سمجھتے سر ہلا رہا تھا۔۔۔

ہاں جیسے اون لائین کلاسز تو ہوئی ہی نہیں ہس نا''۔۔۔۔۔

ہوئی ہیں لیکن اتنا اچھا سمجھ نہی اتا نا جو فیس ٹو فیس اتا ہے''۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے''۔۔اب کریں؟؟''...اسے چپ کرواتے کہا۔۔کیونکہ اس سے بحس کرنا تو اپنا سر کھپانے جیسا تھا۔۔۔

''جی۔

''۔۔کریں؟

پھر اگلے ادھے گھنٹے میں اسے بمشکل ہی وہ سمجھا پایا تھا۔۔۔

کتنی نالائق ہو تم۔۔۔۔مجھے تو لگتا ہی نہیں ہے میری بہن ہو۔''۔۔وہ ایک سوال کروا کے ہی اجزا گیا تھا۔۔۔

شکریہ بھای''... میں ویسے بھی ''عاصم''کی بہن ہوں اپ تو بس میرے بھای'' ہیں''۔۔۔بات کو گھما کے کرتے وہ اپنی ڈئری اور بکس اٹھا کے اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔۔۔۔۔ماما پوچھیں تو کہنا پڑھ رہی ہے۔۔۔کاموں سے بچتے وہ اندر غائیب ہوئی۔۔۔۔

سر پہ چڑھا رکھا ہے''۔۔۔نہی دیکھتی اگلا بڑا ہے چھوٹا ہے''۔۔۔اس کے جاتے ہی کچن سے ماما برامند ہوئیں۔۔۔۔

کیا کیا ہے اب اس بچاری نے؟؟"''------

کیا مطلب کیا کیا ہے۔''۔۔۔سارا دن بنا دوپٹے کے اول جلول حلیے میں پھرتی رہتی ہے اپر سے اتنی اونچی اونچی اوازیں کستی ہے سارا محلّہ سنتا ہے اس کی سریلی اواز''۔۔۔وہ تو جیسے ان کچھ دنوں میں مکمل ہی بھری بیٹھی تھیں اس سے۔۔۔اج کل دانین گھر ہی ہوتی تھی اور اکیلی تو سارا دن ماما کا دماغ کھاتی رہتی۔۔۔

اسی لیے کہتی ہے وہ کبھی کبھی مجھے لگتا ہے ماما صرف اپ بیٹوں کی ہی ہے میری تو'' ساس بن جاتیں ہیں۔۔۔''یہ بات اس نے اتنے مزے سے سب کے سامنے کی تھی کہ امبرین بچاری شرمندہ ہو کے رہ گئیں۔۔۔

تم سب اسی کی سائڈ لیا کرو ساری زندگی اس نے یہاں ہی نہی رہنا تم لوگوں کے ساتھ۔۔۔کچھ سیکھنے دو اسے۔۔''۔

وہی تو ماما... ساری زندگی نہی رہنا جب تک ہے اسے سکون سے اپنی مرضی سے جینے دیں کیا پتا اگے وہ اپنی مرضی سے جی سکے گی یا نہیں۔''۔۔

چپ کر جاو''۔۔۔''اللہ'' میرہ بیٹی کو خوش رکھے''۔۔۔۔ایک دم سے ممتا جاگی تھی۔۔'۔اول فول بکے رہتے ہو''۔۔۔

بے شک مائیں اپنی بیٹیوں کو ڈانٹ لیں ان پہ سختی کر لیں مار بھی لیں لیکن وہ کسی دوسرے کے سامنے اپنی بیٹی کے خلاف کچھ بھی بولنا برداشت نہی کرتی تھیں

اچھا''۔۔۔ بابا کب ائیں گے۔۔۔۔ٹاپک چینج کرتے موبایل جیب سے نکال کے ٹایم دیکھا۔۔ حلانکہ سامنے وال پہ گھڑی نصب تھی۔۔۔۔

بس انے والے ہیں۔۔

فون کر کے بتایا تھا ضروری میٹینگ ہے لیٹ ہو جاؤں گا۔''۔۔

اچھا''۔۔وہ موبایل کی طرف متوجہ تھا۔۔۔

تم اوپر سے ان نمونوں کو لے او۔۔۔''۔

سب ایک جیسے ہیں... ''لوگوں کی اولاد ان کو سکھ دیتی ہے اور ایک میری۔۔''۔۔

سب کو ایسا ہی لگتا ہے بیگم صاحبہ عثمان صاحب لیونگ روم میں دخل ہوتے اپنی بیوی کو سٹاپ لگایا۔''۔۔۔

بس اپ رہ گئے تھے۔''۔۔ جا کے چینج کریں پھر پانی دوں گی۔۔۔۔ان پہ بھی روعب جھاڑتے وہاں سے کچن میں چلی گئیں

کچھ نہی ہو سکتا تم لوگوں کی ماں کا پھر سر گھوما کے عثمان صاحب نے زولقرنین کو کہتے اپنے ''کمرے کی راہ لی

اج پھر سے ایک بینک سے امپورٹنٹ ریسرچ فائیل غایب ہے درید''۔۔۔اور ساتھ ''میں سیم اسی ڈاکٹر کا لیپ ٹاپ بھی۔

وہ جو اپنے افس میں بیٹھا کام کر رہا تھا سر اٹھا کے دروازے سے داخل ہوتے شاہد صاحب کو دیکھا جو اس کے ساتھ کام کرتے تھے۔۔۔

ٹینشن کیوں لیتے ہیں۔۔''۔ان کے پاس اج سے جو کچھ بھی جاے گا وہ سب ہماری طرف سے خود بھیجا جاے گا۔۔۔'' بس ایک دفعہ ان کے ٹھکانے کا پتا چل جاے۔۔۔اور ان کے لاسٹ پلین کا۔۔''۔دوبارہ سے لیپ ٹاپ پہ جھکتے کہا۔۔

پتا نہیں وہ کرنا کیا چاہ رہے ہیں اخر ان سب ریسرچ فائیلز سے ان کو کیا فائدہ ہونے والا ہے؟؟''۔۔

پچھلے چند دنوں سے شہر کے تمام ڈاکٹرز اور انجینیرز کے امپورٹنٹ ڈاکومینٹس اور ان کے لیپ ٹاپ چوری ہو رہے تھے۔۔اور ان سب چوریوں کا سرا کہیں نا کہیں رابیل لاشاری سے تھا۔۔اب رابیل لاشاری کس کے لیے کام کرتی تھی ابھی تک وہ جان نہیں پاے تھے۔۔۔

اپ سنائیں بھابھی بچے کیسے ہیں۔'؟؟'۔لیپ ٹاپ بند کرتے درید سیدھا ہوا۔۔۔

سب ٹھیک ہیں''۔۔۔تم بھی شادی کرلو۔۔تاکہ میں بھی تمہارے حال احوال کے بعد بھابھی بچوں کا پوچھ سکوں''۔۔۔سیرس ہو کے انہوں نے مزاق کیا۔۔۔

نہیں میں ابھی شادی نہیں کروں گا بس یہ کیس حل ہو جاے پھر دیکھوں گا''۔۔۔زولجان بھی روز یہ ہی ٹاپک لیے بیٹھی ہوتی ہیں اور آفس میں اپ''۔۔۔۔ساتھ ہلکا سا شکوہ کرتے انہیں دیکھا۔۔۔

چلیں باہر چلتے ہیں۔۔''۔شاہد نے کہتے اپنا موبایل اٹھا اور کھڑا ہو گیا۔۔۔

اوکے چلیں۔۔۔''۔۔وہ بھی باہر بکلا۔۔۔

کل جب بار میں گے تھے کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوئی نا۔''۔۔۔

نہیں ویسے تو نہیں ہو یہ۔۔لیکن اس لڑکی نے جو انفارمیشن دی وہ مجھے کچھ خاص نہیں لگی۔۔''۔۔وہ دونوں ساتھ چلتے باہر نکلے۔''۔۔۔

کیا مطلب۔۔مجھے سناو''۔۔۔۔۔

اچھا۔''۔۔اس نے اپنی پاکٹ سے موبایل نکالا اور وہ ریکاڈینگ چلائی''۔۔۔۔

کہیں ان کو شک تو نہیں تھا ہم کے ہم کچھ ایسا پلین کریں گے۔۔۔''ریکارڈینگ سنے کے بعد تو شاہد بھی حیران تھا کہ واقع اس میں اتنا کچھ خاص تو تھا نہیں جو ان کے کام آ سکتا''۔۔۔۔

چلو دیکھتے ہیں کیا ہو سکتا ہے بچیں گے تو نہیں وہ ہمارے ہاتھوں سے ''۔۔ درید کے موبائل پہ کال انے لگی تو وہ سائڈ پہ ہوا۔۔۔

ٹھیک ہے بڈی پھر ملتے ہیں''۔۔۔۔۔

شاہد بھی ہینڈ شیک کرتے دوسری طرف مڑ گیا۔۔۔۔

وہ چھ لوگ آمنے سامنے بیٹھے تھے ''۔۔۔۔۔۔

ایک طرف ایک نوجوان لڑکا۔۔۔۔۔۔ پھر اس کی ماں اور باپ۔۔۔۔۔۔

اسی طرح دوسری طرف ایک لڑکی اس کا بھای اور اس کا باپ۔۔۔۔

وہ کیا باتیں اور کس زبان میں باتیں کر رہے تھے کوی عام انسان تو سمجھنے سے بلکل قاصر تھا

بابا... میں اسی سے شادی کروں گی۔۔''۔۔۔ جبکہ سامنے والی پارٹی میں موجود لڑکا کسی اور کو پسند کر بیٹھا تھا اور اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔

دیکھو اگر تم میری بیٹی سے شادی نہی کرو گے تو تم سے سرداری چھین لی جاے گی''۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہم سارے قبیلے والے مل کے تمہیں جینوں کی دنیاں سے نکال دیں گے اس لڑکی کے باپ نے دھمکی دی''۔۔۔۔

نکال دیں۔۔۔۔ لیکن زرتاشہ سے بلکل شادی نہیں کروں گا۔۔۔۔۔''۔ وہ بھی اپنی بات پہ اڑ گیا

اچھا۔۔۔ ایسا کیا ہو گیا اچانک جو تم اتنے باغی ہو رہے ہو۔۔۔۔۔ کل تک تو اس سے شادی کرنے میں کوئی مسئلہ نا تھا تمہیں۔۔۔۔''۔سامنے بیٹھی لڑکی کے بھائی نے کہا

ہاں ہے وجہ۔۔۔۔ اور وہ وجہ میں اپ لوگوں کو بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔''۔۔۔ کہتے وہ اٹھ کھڑا ہوا

میں جانتا ہوں اس کے بدلنے کی وجہ۔۔''۔۔۔اسے انسانی دنیاں کی لڑکی سے محبت بلکہ عشق ہو گیا ہے۔۔۔۔اس لڑکی کے بھای نے کہتے سامنے پڑے گلاس کو اٹھایا جو سرخ رنگ کے لیکویڈ سے بھرا تھا

ہاں ہو گیا ہے۔۔۔تو۔۔۔ کیا کرو گے''۔۔۔۔۔ ہو گیا''۔۔۔۔اب کیا کروں''۔۔۔ وہ بلکل ہتھے سے اکھڑ گیا۔۔۔۔ کل جو حرکت وہ اس لڑکی کے ساتھ کرنے جا رہا تھا اگر وہ درمیاں میں نا اتا تو اس کی عزت کو تار تار کر دیتا....

کل جب دانین کالج میں اکیلی کھڑی تھی اور اس پہ حملہ کیا تھا افگن نے.''.. وہ تو وقت پہ اس کے ارادے کو بھانپتے وہاں پہنچ گیا اور اس کے سر پہ ریڈ وائن کا گلاس دے مارا ''۔۔۔۔جس کی وجہ سے انا کی طرف سے اس کا دھیان بٹا تھا۔۔'''۔۔اور وہ جو کھڑکی کے پاس چادر لٹکی تھی وہ بھی اسی نے ہی لٹکای تھی۔۔۔۔اسے گھر بھی اسنے پہنچایا تھا اس کے جانے کے بعد فہام نے افگن کو خوب مارا۔۔۔۔۔ لیکن یہ بات ان کے قبیلے یا گھر والوں کو نہی پتا تھی دیکھو بیٹا۔''۔۔۔ تم جانتے ہو انسانی دنیا کے لوگ ہماری دنیا میں نہی اسکتے''۔۔۔۔۔زرتاشہ کے والد نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

لیکن وہ تو اب اس سے محبت کر بیٹھا تھا اب تو اسے سب کچھ چھین لیا جاے تو بھی اسے کوی پرواہ نہی تھی۔۔۔۔ وہ میچور تھا۔۔۔ وہ سب کچھ اپنے بل بوتے پہ کر سکتا تھا۔۔''۔۔۔

مجھے یہاں رہنے کا شوق بھی نہیں ہے ''۔۔ یاد ہے اٹھاراہ سال پہلے اپ نے کیسے بے دردی سے مجھے اس اپنی دنیاں سے نکالا تھا۔۔اب تو میں اپنا سب کچھ سیٹ بھی کر چکا ہوں۔۔۔ مجھے کچھ فرق نہیں پڑتا ''۔۔۔اپ کی ان دھمکیوں سے۔۔۔۔

تم سے ساری طاقتیں بھی چھین لوں گا۔۔۔۔ وہ خود کو جیسے خدا سمجھ بیٹھے تھے۔۔۔

دیکھیں چاچا اپ میری بات کو سمجھیں میں ابھی منع کر دیا ہے اچھا ہے نا''۔۔ بعد میں اگر ہو جاتا تو اس کی زندگی برباد ہو جاتی۔۔۔

ٹھیک ہے ابا جی۔۔۔۔ مجھے بھی نہیں کرنی اس سے شادی جس سے مرضی کر لے۔۔''۔۔۔ زرتاشہ غصے سے دیکھتی وہاں سے اٹھ کے چلی گئ کہ وہ تو ماننے والا نہیں تھا

بس کر دو دانین۔''۔۔۔کچھ شرم کر لو بھائی اندر ہے تمہارا۔''۔۔۔امبرین لان میں بیٹھی سبزی بنا رہی تھیں اور ساتھ ساتھ دانین کی حرکتیں دیکھ کے ان کو ہول اٹھ رہے تھے۔۔۔

دانین جو اج پہلا پیپر دے کے ائی تھی۔''۔۔۔جو کے اس کے مطابق بہت اچھا ہو گیا تھا اب لان میں اپنی بڑی کھیرے دار فراک کو نزاکت سے تھامے گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔اور اپنی ماں کا موڈ خراب کر ''رہی تھی۔۔۔

بس کر دو نا۔۔۔پتا چل گیا ہے بہت اچھا ہوا ہے پیپر تمہارا۔۔۔۔انہوں نے ایک دفعہ پھر اسے منع کیا۔''۔۔

کیا ہے ماما۔۔یہاں تو بندا اپنی مرضی سے کچھ کر بھی نہیں سکتا۔۔۔ناراضگی سے ان کو دیکھتے ساتھ والی ئی پہ اکے بیٹھی۔۔۔

اپنے سسرال جا کے کرنا یہ سب چونچلے۔۔اپنے شوہر کو دیکھانا اپنی ادائیں ۔''۔۔انہیں دانین پہ کچھ زیادہ ہی غصہ اتا۔۔۔ایک وہ اکیلی تھی اور چھ بھای موسٹلی

اس کی عادتیں لڑکوں والی تھیں۔۔کریکٹ کھیلنا سائیکلینگ کرنا گلیوں میں گھومنے پھیرنے کا شوق بھی بڑی مشکل سے ختم کیا تھا انہوں نے۔''۔۔۔

جی میرا بھی ایسا ہی ارادہ ہے۔۔۔اپ تو مجھے کھل کے سانس بھی نا لینے دیں''۔۔۔۔

اگے ہو کے گوبی کا چھوٹا کٹا ہوا ٹکڑا اٹھا کے منہ میں ڈالا۔۔۔

دانییی'''۔۔۔۔ادھر او۔۔''۔۔اس سے پہلے کے مما کچھ اور کہتیں سمع بھائی نے اسے اپنے ٹیرس سے اواز دی۔۔۔۔

جی بھائی ائییی۔۔۔۔

اس کے بھائی اسے مختلف ناموں سے پکارتے رہتے تھے کوی دانو کوئی دانی کوی داناا عاصم تو نمک دانی مچھر دانی کہتا تھا۔۔۔۔۔

جی بھای۔''۔۔اوپر ان کے کمرے میں پہنچتے کہا۔۔۔۔

ماما سے کہو میرے دوست ارہے ہیں اج کچھ اچھا سا بنالیں ڈنر ادھر ہی کریں گے''۔۔۔۔۔

کیا۔۔'''نہیں ں ں س بھای ماما نے سارا کام مجھ سے کروانا ہے پلیز اپ ان کو باہر ڈنر کروا دینا۔۔۔

''دانین۔۔''انھوں نے نام پہ زور دیتے اسے سٹاپ لگایا۔۔

اچھا بھائی''۔۔منہ بناتے وہ پاوں پٹختے نیچے ائی اور بھائی کا حکم سنایا۔۔۔

چلو پھر میرے ساتھ کچن میں ہلپ کروا۔۔۔شاباش اجاو۔۔اس کی سوچ کے مطابق سیم ویسا ہی ہوا۔۔

مام میرا کل پیپر ہے میں نے تیاری کرنی ہے۔''۔۔جلدی سے واپس مڑی۔۔۔۔

رکو۔۔۔جا کہاں رہی ہو۔۔۔پیپر تو جو تم نے پاس ہونا ہی ہے گھرداری سیکھو ساری زندگی یہ ہی کام اے گی بیٹا جان۔۔۔اور یہ سبزی اٹھا کے لے او میرا بچہ اسے پچکارتے اپنے پیچھے انے کا کہا۔۔

بسسسس ایک دفعہ پیپر ہو جائیں اگلے دن ہی چاچو کے پاس لاہور چلی جاوں گی یہاں تو اپ مجھے کام کروا کروا کے کمزور کر دیں گی۔۔۔۔۔بڑبڑاتے سبزی کی باسکٹ اٹھا کے ان کے پیچھے چلی گئی۔۔۔۔

*

\---

\--------*

"وٹ ربششششش۔۔۔۔اس میں ویسا تو کچھ بھی نہیں ہے جو مجھے چاہیے تھا۔۔۔۔ "

رابیل کا بوس اس وقت مکمل غصے میں مٹھیاں بھینچ کے رہ گیا۔۔۔۔۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے باس۔۔۔۔ جیسا مجھے آپ نے کہا تھا میں نے وہی سب چیزیں چرائی ہیں۔۔۔۔ پھر ایسا۔۔۔۔۔ پتا تو اسے بھی کچھ نہیں تھا کہ ان سب فائلز یا لیپ ٹاپس میں ایسا ہے کیا جو انہیں چوری کروایا جا رہا تھا۔۔۔۔ "

"اس میں وہ انفارمیشن نہیں ہے۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔" وہ رکا "

"یہ کیا ہے۔۔۔۔۔"اس کی نظریں لیپ ٹاپ پہ تھیں۔۔۔۔۔ "

لیپ ٹاپ میں چیکینگ کرتے اسے ایک ویڈیو نظر آئی۔۔۔۔اس نے اسے پلے کیا۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔"ایک بلیک کلر کا سایہ ویڈیو میں نمودار ہوا۔۔۔"

تمہیں کیا لگتا ہے ہم نے کچی گولیاں کھیلی ہیں۔۔۔جہاں تمہاری سوچ ختم ہوتی ہے " اس سے دو قدم آگے کرسی لگا کے ڈی ڈی بیٹھا ہے۔۔۔۔تم ابھی بچے ہو۔۔۔اس لیے کوئی پنگا لینے سے پہلے سوچ لینا۔۔۔۔تم جو بھی کوئی ہو۔۔۔۔اپنے مقصد میں کامیاب تو کبھی بھی نہیں ہو سکتے۔۔۔کیونکہ میں ہونے نہیں دوں گا۔۔ بائے "اس سائے نے ہاے کے انداز میں ہاتھ ہلاے۔۔ویڈیو ایک منٹ کی تھی۔۔۔۔

ویڈیو تو ختم ہو گی لیکن دیکھنے والا شخص پریشانی سے اپنے ہاتھ مروڑ رہا تھا۔۔اس دفعہ تو وہ اپنا کام مکمل کر کے ہی رہے گا چاہے اسے کچھ بھی کرنا پڑ جاے۔۔۔

"ربیل... بات سنو... "لیپ ٹاپ بند کرتے اس نے رابیل کو بلایا... جو سکتے کے عالم میں کھڑی تھی۔۔۔

"...جی باس...." وہ اس کی طرف متوجہ ہوی

"تمہیں ایک کام کرنا ہے... اور بہت رازداری سے... سب سے پہلے تمہ مجھ سے دور رہ کے بیچ میں رہنا ہے... "

پھر باقی کا پلان اسے سمجھاتے وہ مسکرایا... تھا یہ جانے بغیر کے غلط کام کبھی بھی انجام کو نہیں پہنچتے سچ کبھی نا کبھی سامنے آ کے رہتا ہے

....

" ویلکم ٹومائے ہوم مسٹر درانی۔۔۔" سمع نے ڈی ڈی کو اپنے گھر میں ویل کم کرتے آگے ہو کے گلے لگایا۔۔۔

" خوش آمدید شاہد صاحب۔۔۔۔۔" پھر شاہد کو مصافحہ کیا۔۔

اج کتنے دن بعد وہ تینوں مل رہے تھے بزنس میں ان تینوں کی اچھی دوستی تھی۔۔۔ لیکن ڈیپارٹمنٹ سمع کا الگ تھا ان دونوں سے۔۔۔۔۔۔ان کی پہلی ملاقات میٹنگ میں ہوئی اور اس کے بعد تو بارہا وہ لوگ لنچ کبھی میٹنگ تو کبھی کہیں بھی ساتھ پائے جاتے....

" آنٹی کیسی ہیں؟؟؟" شاہد نے آگے پیچھے دیکھتے کہا... وہ لوگ اس گھر کے ہر فرد سے مل چکے تھے سوائے دانین کے کبھی اتفاق ہی نہیں ہوا تھا اس سے ملنے کا.. اور شاید جب وہ لوگ آتے تھے آنٹی اسے کہیں چھپا دیتی تھیں...

"آئیوووو... نا اندر..." ان کو اندر لے کے آیا... تھوڑی دیر بعد عنبرین ان کے لیے ریفریشمنٹ لے آئی تھیں.... ان سے تھوڑی دیر باتیں کرنے کے بعد چلی گئیں...

"...آج تو ہم خاص ایک کام کے سلسلے میں تم سے ملنے آئے ہیں"

"جی جی.. میں حاضر... بتایں کیا خدمت کر سکتا ہوں آپ کی.." لطیف سا طنز کرتے سمع نے دونوں کو دیکھا تھا... وہ کھیسانا سا ہو کے ہنسے ان کی زیادہ تر ملاقات کی وجہ سمع سے کام ہی ہوتا تھا...

"...یار آج کچھ مختلف کام ہے اور فیملی سے ریلیٹڈ"

...مطلب.... "سمع ٹھٹھکا"

...یار طلحہ کی ضرورت ہے ہمیں.... "اپنا مدعا بیان کرتے اسے دیکھا "

" ...مطلب... کس لیے میرا مطلب"

" ....ایک کیس ہے یار بس وہی سولو کرنا ہے.... ایک دفع ہو جاے "

".. کون سا کیس بتاو پہلے... اور بابا سے اجازت کے بنا تو "

URDUNovelians

"....باقی سب کی فکر تم نا کرو بس.... تم سے پوچھنا تھا کے ایسا کر سکتے ہیں یا نہیں

"

"....اچھا کیس تو بتاو نا "

"...ہونہ... پھر اسے سارا مسئلہ بتایا اور طلحہ کی ضرورت کیوں ہے وہ بھی بتایا "

"... ٹھیک ہے... بابا سے بات کر لو...مان جائیں گے "

"...ہوں"

"... چلو کھانا کھاتے ہیں" چند منٹ بعد سمع نے ان دنوں کو کھانے کہ دعوت دی

...ہاں ضرور" اسی نیت سے ہی ہیں شاہد نے مسکراتے آنکھ دبائی "

چلیں پھر...." وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے... اس سے پہلے کے وہ روم سے باہر "
.....نکلتے درید کا موبائل بج اٹھا

" ... تم لوگ چلو میں کال سن کے آتا ہوں "

ان دنوں کو جانے کا کہہ کے وہ فون سنتے ڈرائنگ روم کی ونڈو کے پاس آیا... پردا ہٹا ہوا تھا.... بات کرتے اچانک اس نے سامنے دیکھا تو کوئی لڑکی پودوں کی طرف رخ کیے کھڑی تھی------

دوپٹہ آدھا جھول رہا تھا زمین پہ اس کا حلیہ کچھ یوں تھا کہ... کھلا ٹراؤزر..اس کے اوپر ٹی شرٹ جو یقیناً اس نے عاصم کی ہی پہنی تھی...دوپٹہ بھی ماما کا ہی لیا ہو گا جو اس کے ...کندھے سے زیادہ زمین پر جھاڑو دے رہا تھا

پھر گھوم کے چلنا شروع کیا بک اٹھائے وہ کسی سبجیکٹ کا رٹا لگانے میں مصروف تھی...اندر کھڑے ڈی ڈی کو فون پہ کیا بات کی جا رہی ہے سنائی دینا بند ہو چکی تھی....وہی تو تھی ...

" ہاں یہ وہی تھی...دانین اس کی دانین "

.....اپنے اوپر کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس کرتے دانین نے پیچھے مڑ کے دیکھا

"اووووےےےرک جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "

..ونڈو پہ کھڑے انسان کو دیکھ کے وہ بک لیے جلدی سے اس طرف آئی

کون ہو تم.... "غصے سے گھور کر درید کو مخاطب کیا جو اچانک سے اس کے ایکشن " میں آنے سے سٹپٹا سا گیا تھا....

" ...ایک منٹ رو کو میں بتاتی ہوں تمہیں؟؟ "

اسے وہیں روکنے کا کہہ کے جلدی سے گھر کی اندرونی طرف گئی اور ڈرائنگ روم کو لاک کر دیا.... پھر واپس گھوم کے باہر آئی...

ہاں اب بتاو... کہاں سے گھسے ہو؟؟ کس نیت سے آئے ہو... " تم تھیف ہو نا " چوری کرنے اے؟... دوپٹہ اب وی کی شکل میں اس کے دونوں کندھوں پہ پڑا ہوا تھا....

مجھے سنائ نہیں دے رہا... " درید اس کی حرکتیں دیکھ کے چکرا رہا تھا.... پھر اشارہ " کر کے بتایا کہ مجھے سنائ نہیں دے رہا...

..اوکے... رکیں... " دانین نے دوپٹا سہی کرتے اسے اوکے کا اشارہ کیا "

آپ.... یہاں.. کیوں... اور... کیسے... آئے؟؟؟ " پھر رک رک کے ہر لفظ کا " اشارہ کر کے بتایا...

سمجھ نہیں آئی۔۔۔ "اندر دریدا ابھی بھی نا نا میں سر ہلا رہا تھا... اس کی مسکرہٹ " بس ہونٹ پہ بمشکل ہی آنے سے رکی تھی... اگر کچھ اور کہتی نا تو اس کی ہنسی چھوٹ جانی تھی....

ہونہہ " پاوں پٹختے دانین نے آگے ہو کے وینڈو سلائیڈ کی پھر اچھل کے اندر داخل " ہوی اور وینڈ بند...

"....اب بتایں ادھر کیا کر رہے ہیں؟؟؟ "

یہ.. یہ کیا کر رہی ہیں؟؟.. نکلیں یہاں سے " وہ پریشان ہوا اگر کوی آجاتا تو کیا " سوچتا دروازہ بھی لاک تھا اب کسی کو کیا پتا وہ باہر سے کیا گیا ہے یا اندر سے...

باہر جائیں میں بتاتا ہوں..."اسے باہر جانے کا کہتے پریشانی سے دروازے کی "
طرف دیکھا....

نہیں میں چیخوں گی...ماما....بھابییییی..."اس سے پہلے کہ درید اسے کچھ بتاتا "
وہ شروع ہو چکی تھی۔۔۔

چپ..."اس سے پہلے کے وہ کچھ اور بولتی درید نے جلدی سے اس کو کھینچتے منہ پہ "
سختی سے ہاتھ جمایا...

چپ اگر ایک لفظ بھی اور نکالا نا تو...."خاموشی سے جیسے آئیں تھیں ویسے ہی "
واپس چلی جائیں..."وہ اس کی قید میں پھڑ پھڑا رہی تھی لیکن اتنی اسانی سے اسے
چھوڑنے کا ارادہ بلکل بھی نہیں تھا اسکا....

....اب بولیں گی؟؟... " درید نے ہاتھ جمائے سختی سے پوچھا "

... نہیننن۔۔۔۔۔ " نفی میں گردن ہلاتے کہا "

باا.. "ابھی اس نے زرا سا ہاتھ ہٹایا تھا کہ پھر سے وہ چیخنے لگی... خاموش..... "

.....درید نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا

اب اگر ایک لفظ بھی نکلا نا تو مجھ سے برا کوئ نہی ہو گا... "غصے سے اسے دیکھتے "

باور کروایا۔اچانک سے اس کے بدلتے رویے کو دیکھ کے وہ سہم سی گئی۔۔۔

ساکت کھڑی دانین کو بازو سے پکڑتے کھڑکی کے پاس لایا اور باہر جانے اشارہ

.. کیا... دانی اسے غصے سے گھورتے باہر چلی گی

گھر ہمارا اور نکال بھی مجھے ہی رہے ہیں۔۔۔۔" دروازہ نہیں کھولوں گی باہر "

سے۔۔۔

اسے دھمکاتے سالئیڈ زور سے بند کی۔۔۔یہ سوچ بنا کے دروازہ اندر کی طرف سے بنا چابی کے بھی کھل جاتا ہے۔درید نفی میں سر ہلاتا دروازہ کھول کے باہر آیا بھوک تو اس کی ویسے ہی مر چکی تھی۔۔۔ سمع اور شاہد کو بنا بتائے ہی وہ گھر سے نکل آیا۔۔

اگر ایسا ہے تو پھر اب ہم نے بھی اپنا گلا قدم اٹھانا ہے۔۔"ریوالوینگ چئیر پہ بیٹھے " اس نے سامنے بیٹھی رابیل کو دیکھا۔۔۔

پہلے ایک بات بتاو۔۔"آگے ہوتے ٹیبل پہ بازو ٹکائے۔۔۔ "

جی باس۔۔۔"آج وہ پنک کلر کی سوٹ درٹ کے ساتھ وائیٹ جینز پہنے اپنے " حسن کے جلوے بکھیر رہی تھی۔۔۔

تمہاری نظر میں کوئی ایسی جگہ ہے جہاں ہم اپنا پروجیکٹ آسانی سے کمپلیٹ کر سکیں " "اور کسی کے آنے کا بھی خطرہ نا ہو۔۔۔

مطلب۔۔۔

مطلب یہ کے ہم لوگ جن فائیلز کو چوری کر رہے ہیں ان پہ تجربہ کرنا بھی تو " لازمی نے میری جان۔۔ایسے ہی تو ہمیں پتا لگے گا آیا انہیں آگے کتنے میں اور کیسے بیچ " سکتے ہیں اسے تفصیلا سمجھاتے وہ پیچھے ہوا۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔ایسا ہے تو آپ میرے گھر کے بیسمنٹ میں یہ سب کر لیں۔۔۔ایسے ہم "
"لوگ ایسانی سے اہنا کام بھی کر لیں گے اور کسی کو کوئی شک بھی نہیں ہو گا۔۔۔

لیکن تمہاری فیملی۔۔۔؟

وہ سب کون سا یہاں ہیں ڈیڈ ویسے بھی ہم ہی ٹکتے ہیں اور مام آج کل بھائی کے "
پاس آمیریکا ہوتے ہیں اگلے چند ماہ تک تو ان کے آنے کا کوئی نام و نشان نہیں
"ہے۔۔۔

"سہی ہو گیا۔۔۔بس اب ہمیں ایک انجینیر چاہیے اور ڈاکٹرز۔۔۔۔ "

اور تم بھی کل سے جائو۔۔لگو اپنے کام میں ہمیں اس درید پہ بھی نظر رکھنی "

ہے۔۔۔۔۔"

ٹھیک ہے سر۔۔۔" میں اپنی تیاری مکمل کر چکی ہوں۔۔ "

بھائی آپ کا وہ دوست بہت برا ہے۔۔۔" ابھی ابھی قاسم نے اسے بتایا تھا کہ وہ "

بھایا کے دوست ہیں سو اب بنا کسی لحاظ کے وہ سمع کو سنانے ائی تھی۔۔۔

مطلب۔۔۔" وہ سب لوگ ناشتا کر رہے تھے دانین ابھی ابھی اٹھ کے ٹیبل پر آئی "

تھی کیونکے آج اس کا لاسٹ پیپر تھا اور وہ لیٹ نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔

مطلب یہ کہ کل جب وہ اکیلے ڈرائینگ روم میں اپنی کوئی خفیہ پلیننگ کر رہے تھے "

"تو میں نے ان سے پوچھا کہ کون ہیں کہاں سے آئے ہیں۔۔

دانین ناشتہ کر لو۔۔۔۔" ماما نے اسے دانت پیستے روکنا چاہا تھا اس کی آدھی بات "

سن کے ہی ان کو اندازہ ہو گیا تھا اب اس نے کچھ ایسا کہنا ہے جو بھائیوں اور باپ کے

سامنے ان کو شرمندہ کروا دیتا۔۔

ماما بولنے دیں نا" وآپس ان کو گھورتے اپنی بات جاری رکھی۔۔۔ جبکہ عثمان اپنی "

بیوی کو دیکھ کے مسکرائے

ہاں تو جب میں نے پوچھا ان سے "نوالہ لیتے رکی۔۔ "

تو پہلے تو کہا چپ کرو۔۔۔ پھر میں نے کہا کے میں سب کو چیخ کے بلالوں گی پھر " جلدی سے سچ بتا دیا۔۔ کہنے لگے تمہیں کڈنیپ کرنے آیا ہوں" بڑی صفائی سے جھوٹ بولتے وہ سب کو حیران کر گئی۔۔۔

پھر سب کو دیکھا جو اسے حیرانی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔میں جھوٹ بول رہی ہوں کیا۔۔۔۔"معصوم سی شکل " بناتے منہ بسورا۔۔

کیا وقع اس نے ایسا کہا۔۔۔" سمع تو منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ "

"لو۔۔۔کہا ہے تو آپ کو بتا رہی ہوں۔۔۔۔ "

در حقیقت رات سونے سے پہلے اسے خیال آیا کے اس نے بھائی کے دوست سے کافی حد تک بتمیزی کر دی ہے اب اگر وہ بھائی کو بتا دیں گے تو اس کی تو شامت آ جانی ہے۔۔۔تو اپنے دماغ کے مطابق سوچتے اسی پہ ہی الزام لگا دیا۔۔

میں پوچھوں گا اس سے۔۔۔" سمو نے اب اسے گھورا۔۔ "

نن۔۔ں ہی۔۔۔" اسے پھندا لگا۔۔ "

یہ پانی پی لو۔۔۔" پاس بیٹھے حازق نے پانی کا گلاس اس کے سامنے کیا۔۔۔جیسے اٹھا کے جلدی سے دانین نے ہونٹوں سے لگایا۔۔ "

"نہیں پوچھنا بھائی خکل کہا تھا مجھے ابھی لے جائے گا پھر کیا کریں گے آپ۔۔۔" گڑبڑاتے وضاحت دی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ نہیں پوچھوں گا جلدی سے ناشتہ کرو۔۔"اسے سمجھ آگئی تھی " اسی نے ہی کوئی پنگا لیا ہو گا اب بچنے کے لیے ناٹک کیا جا رہا ہے

کہاں پھس گی ہوں۔۔ناشتہ ختم کر کے اٹھی۔۔۔

اللہ میاں میں ابھی تیار ہو کے آتی ہوں "اسے یقین تھا بھائی کو جب وہ تھیف بتاے " گا تو بھائی اسی کا ہی یقین کریں گے۔۔۔

اللہ مجھے بچالے۔۔۔" دعا کرتے کپڑے اٹھا کے واشروم میں گھس گئی "

\-

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"اسلام و علیکم۔۔۔" آفس میں داخل ہوتے اس بہن جی ٹایپ لڑکی نے سب کو سلام کیا۔۔

"جی آپ کون۔۔۔" کام کرتے ایک شخص نے اسی سے پوچھا۔۔

"جی مجھے سر نے بلایا ہے ان سے ملنا ہے۔۔۔" اپنی ناک پہ دھرا چشمہ سیدھا کرتے وہ ان کو جواب دیے رکے بنا ہی اندر کی طرف چلی ائی۔۔

سر مے ائی کم ان ؟۔" دروازہ ناک کرتے پوچھا۔۔ "

یس "اندر سے ایک مردانہ بھاری آواز آئی۔۔ "

پھر دروازہ کھول کے اندر داخل ہوتے اس وجود نے طاہرانہ نگاہ چاروں طرف دوڑائی۔۔۔

جی کون۔۔۔" ان ایکسپیکٹڈ شکل کو دیکھ کے وہ چونکا۔۔۔ "

"....سر میں حورم بیگ... یہاں مجھے نیو ہائر کیا گیا ہے "

ج..." وہ کچھ بولتے بولتے رکا...اس کی نظر سامنے لیپ ٹاپ کی سکرین پہ ٹکی تھیں .... "

".....جی آئے نا... تشریف رکھیں..." مسکراتے اسے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا

"... نو سر تھینکیو"

"میں آئی ٹی ڈیپارٹ منٹ میں کام کروں گی سر اپ کے انڈر تو اپ مجھے کام سمجھا دیں..."

"جی جی بلکل میں سمجھ گیا ہوں.... آپ جائیں باہر آپ کو میرا اسیکرٹری گائیڈ کر دے گا اپ کو.."

"...اوکے سر تھینکیو...." کہہ کے باہر نکل گئی

"ہوں..." سر ہلاتے درید نے چئیر سے ٹیک لگائی"

"تم آ ہی گئی آخر....اب ہمارا کام اور آسان ہو گا"

پھر کچھ سوچتے فون نکالا...اور سمع کو کال ملائی....

اسلام علیکم کیسے ہو؟" کال دوسری بیل پہ ہی پک کر لی گئی تھی"

"وعلیکم السلام میں فٹ تم سناو"

"میں بھی ٹھیک ہوں"

"....کب بھیج رہے ہو طلحہ کو "

بس دو دن مین دانین کے پیر ہو جائین اس کے بعد....شاید ان دونوں نے بھی "

"...آنا ہے لاہور تو

" اوکے....آج تو اس کا دن ہی اچھا تھا جو اتنی اچھی

...اچھی نیوز سنے کو مل رہی تھیں

" ٹھیک ہے خیال رکھنا "

" اللہ حافظ "

\---------------------

" جاو باہر سے جھاڑو لے کے آئو.... " عمبرین جا نے اس وقت سٹور روم میں کیا ڈھونڈھ رہی تھیں جو ساتھ میں دانین کو بھی لگایا ہوا تھا...

"...ماما.. کبھی تو آرام سے بیٹھ جایا کریں "

جو کہا ہے وہ کرو باتیں نا بناو... " سر اٹھا کے اسے گھورا "

اچھا جا رہی ہوں.... " منہ بناتے باہر آئ "

" ماما باہر نہیں ہے... دو منٹ بعد واپس.... " دوپہر کا وقت تھا چلچلاتی دھوپ اور گرمی... اوپر سے سٹور میں پنکھا بھی نہیں تھا ...

چھت پہ دیکھ کے آو وایک تو صفای والی بھی بس اوپر اوپر سے جھاڑو لگا کے احسان کرتی ہے...

" ...آپ ڈھونڈ کیا رہی ہیں.... " وہ تنگ ہو رہی تھی گرمی سے

" چوہا.... "اس سے پہلے کہ ماما اسے جواب دیتیں اسے اپنے پاس سے گزرتا چوہا نظر آیا

"..کیا...... ہوا ہے "

"...ماما چوہا..." وہ چیختے بھاگی تھی "

" کہاں ہے.......؟؟؟ "

"...ناچ کیوں رہی ہو...کچھ نہیں کھاتا "

...نہیں کی بچی زرا لحاظ نہیں ہے...." وہ ابھی تک ناچ رہی تھی "

"....جاو...اوپر سے جھاڑو لے کے آئو "

اگلے ہی لمحے دانین سٹور سے غائب تھی

..دانین سٹور سے بھاگتی سیدھا چھت پہ آکر ہی سانس لیا

اوئیی مااااں.... کی سے نازک حالات جا رہے ہیں میرے"...بڑبڑاتے سامنے دیکھا

..جھاڑو نہی تھا

..پھر ڈھونڈھتے مونٹی کی پچھلی طرف آئی تو سامنے پڑا تھا

آآآ میرے جھاڑو.... وہ قدم قدم اس کی طرف لے رہی تھی. جس جگہ وہ چل رہی تھا بس ایک ہی بندے کے چلنے کی جگہ تھی۔سامنے دوسروں کی چھت تھی لیکن وہ زرا اونچی تھی ان کی چھت سے وہ جھاڑو اٹھا کے مڑی...اسے لگا اس کے پیچھے کوئی ہے۔. ...رنگ ایک دم اڑا تھا

ب.. بھوت...ماما بھوت...ماما... بھوت." جھاڑو وہیں پھینک کے پیچھے دیکھے بنا .بھاگنے لگی جب پیچھے سے زولقرنین نے اسے پکڑا

بس کر دے میری بہن.. میں ہوں.... وہ جو کانپتے وجود سے گھبرا کے لڑکھڑا گئی تھی ....جلدی سے ذولقرنین کو پکڑا

بھائی... "شرم کرلیں اپ سب لوگ بس مجھے ہی ڈرایا کرو. ".. میں بابا کو بتاوں گی

...سانسیں ابھی بھی پھولی ہوی تھیں

.... سوری میری ننھی سی ڈرپوک بہن... کان پہ ہاتھ رکھتے معافی مانگی

اپ آئے کہاں سے ہیں کیونکہ پیچھے تو جگہ ہی نہیں ہے.. اس کا رنگ ایک دفعہ پھر اڑا تھا کہیں وہ سچ میں بھوت ہی نا ہو ذولقرنین کی شکل میں..... میں اوپر مونٹی کی چھت پہ تھا کیبل کی تار سیٹ کر رہا تھا.... مسکراتے اسے کے خوف کو کم کرنا چاہا... تم جاؤ

... نیچے میں اتا ہوں کال کر کے

اچھا اب ایسی حرکت کی نا تو اپ کی بیوی کو میں اصلی بھوت منگوا کے ڈرایا کروں گی" اپ کو پھر میری بے بسی یاد آیے گی"۔

."بس بس.. زیادہ اور ایکٹینگ ہو رہی ہے اب... اتنا بھی کوئی نہی ہوتا"

...اڑالیں مذاق میں بابا کو بتاؤں گی... جھاڑو اٹھا کے اسے دھمکی دیتے نیچے چلی گئی

فہام اس کے جانے کے بعد اصلی شکل میں اتے مسکرایا تھا.. نک چڑھی۔

اگلے دن شہر سے دو دو کر کے ہر دو گھنٹے بعد آٹھ بڑے سائیکاٹرسٹ غائب کیئے گئے تھے... شہر بھر میں خوف وہراس پھیلا ہوا تھا اور انہیں کچھ سمجھ نہی ارہی تھی کیا کریں؟

یار کیا مصیبت ہے میں تو لوگوں کو جواب دے دے کے تھک گیا ہوں"

ابھی افس کے باہر لوگوں کا اتنا جھمگھٹا لگا ہے پوچھ رہے ہیں آئی ایس آئی کر کیا رہی ہے

.. اگر تم لوگوں کو سجھ نہیں ارہی تو ہم خود ڈھونڈ ھتے ہیں"۔ شاہد افس میں داخل ہوا

... چپ کرو گے اپ.... درید نے شاہد کو چپ کروایا

.. کیا تمھیں کوی فرق نہی پڑ رہا درید.... وہ لوگ باہر

.. اب ان کا اگلا پلین ہو گا انجینئرز کو اٹھانے کا اور ان میں ایک ہمارا ہو گا

"طلحہ۔

"یہ وہاں پہنچے گا تو ہمیں ساری سیچوئیشن کا اندازہ ہو گا... اخر وہ کر کیا رہے ہیں.؟

مجھے لگتا ہے جس حساب سے وہ لوگ صرف برین کی ہسٹری اور اسی کی ریسر چیز غائب کر رہے ہیں دماغ کے حوالے سے ہی وہ کچھ بنا رہے ہیں ".

.. ہاں مجھے بھی یہی لگتا ہے، وہ لوگ

ایک منٹ اس سے پہلے کہ درید بات مکمل کرتا اس کا فون بجا۔۔۔

اوکے میں باہر دیکھتا ہوں۔۔ کہہ کے شاہد باہر نکل گیا۔۔

ائ ایس ائ.... کیسا لگ رہا ہے اج.... کہاں ہوں. کیا کر رہے ہو ابھی تک ہم تک پہنچے کیوں نہیں... تمہیں کیا لگتا ہے میں کچی گولیاں کھیلتا ہوں۔۔ یہ اس کا جواب ہے جو اس دن لیپ ٹاپ میں ویڈیو بھیجی تھی۔

بہت جلدی تمہارے ہاتھ میں ہتھ کڑی ہو گی "۔۔ساتھ ہی درید تیزی سے لیپ ٹاپ کے کیبورڈ پہ تیزی سے انگلیاں چلا رہا تھا

تم تو یہ بھی نہی جانتے میں ہوں کون۔۔۔ ہتھ کڑیاں کس کو پہناو گے ؟؟ قہقہ لگاتے کوی مردانہ اواز ائیر پیس پہ گونجی

ہونہہ تم چاہے جو بھی کر لو.. پہنچ تو میں جاؤں گا تمہارے پاس. بس تم انکھیں کھلی رکھنا یہ نا ہو ہمیں اتا دیکھ نا پاو۔۔لوکیشن دیکھتے دیر اتھا تھا۔۔اس کی لوکیشن اسے مل گئی تھی۔۔

تمہارے لیے باہر دو تحفے بھیجے ہیں زرا افس سے باہر نکل کہ دیکھو.... ائرپیس سے اواز آئی۔۔

اب تم اپنے تحفے کا انتظا کرنا۔۔کال بند کرتے وہ باہر ایا جہاں کافی سارے لوگ جمع تھے۔

کیا ہے یہاں؟؟

سر سر ادھر دولا تابوت آئے ہیں

ک۔۔کیا کہہ رہے ہو۔۔وہ تیزی سے اگے بڑھا۔۔اووہ میرے اللہ۔۔

یہ میرا بیٹا ہے مار دیا ہے انہوں نے ایسے ایک عورت قریب اتے اس تابوت پہ گری تھی جوان بیٹا۔

شاہد کہاں ہے۔۔اتنی خطرناک حد تک وہ جا سکتا تھا۔

گاڑیاں نکالو۔۔۔سرخ ہوتی انکھوں سے اس نے اپنے ساتھ کام کرنے والے بندوں سے کہا۔

جی سر۔۔۔

اگلے پندرہ منٹ میں وہ لوگ اسی جگہ پہ تھے جہاں سے کچھ دیر پہلے انہیں کال آئی تھی۔

لیکن اس جگہ تو پی سی او تھا مطلب۔۔وہ جو بھی تھا بہت پکا کھلاڑی تھا۔

شٹ۔۔اب تو طلحہ کو بھیجنا بھی کسی خطرے سے خالی نہیں ہے۔" وہ محض بڑبڑا کر رہ گیا۔

-----------------------...

بابا میری پیکنگ مکمل ہے۔اب ماما کو منانا باقی ہے جو اپ نے کرنا ہے۔۔۔دانین لیونگ روم میں داخل ہوئی جہاں عثمان موبایل پہ فیسبک سکرولینگ کرنے میں مصروف تھے چشمہ ان کی ناک پہ دھرا تھا سامنے ٹی وی بھی چل رہا تھا۔۔

اوکے ٹھیک ہے۔۔۔تم طلحہ کے ساتھ نکل جانا شام کو پیچھے میں سنبھال لوں گا سب مرد حضرات ایسے ہی اس کی خوہشات کو پورا کرتے تھے جن سے امبرین کو چڑ تھی۔۔۔

بیٹا اپنا خیال رکھنا اور طلحہ واپس ائے گا تو اسی کے ساتھ اجانا۔۔۔

جی بابا اپ فکر نا کریں میں اجاؤں گی۔۔۔

کہاں جانے کی تیاری ہو رہی ہے۔۔امبرین لیونگ روم میں داخل ہوئیں

کہیں نہیں ماما بس ایسے ہی بھائی کے ساتھ شوپنگ پر جانا ہے شام کو۔۔۔پیسے لے رہی تھی بابا سے"

"اب کیوں کرنی ہے شاپنگ۔؟

ویسے ہی پارٹ ہے کالج میں اس کے لیے۔۔

اچھا۔۔۔وہ اسے گھورتے اگے چلی گئیں۔۔

میں بتادوں گا ماما کو۔۔وہ ابھی لیونگ روم سے اٹھ کے اپنے کمرے میں ائی تھی کہ راستے مین نین بھیا مل گئے۔

"آج کل تو ویسے بھی اپ میرے دشمن بنے ہوے ہیں۔۔۔جا کے بتافیں

" یار مزاق کر رہا ہوں تم تو سیریس ہی ہو گئی۔

ہوں کیوں نا ہوں کل جو چھت پہ ڈرایا تھا میرا دل ابھی تک دھک دھک کر رہا ہے۔۔۔

کیا۔۔۔ چھت پہ میں نے کب ڈرایا۔۔۔وہ حیران ہوا۔۔

اب مکریں نا۔۔۔

سچ میں میں نے نہیں ڈرایا تھا بلکہ کتنے دن ہو گئے میں تو چھت پہ گیا ہی نہیں۔وہ واقع حیران تھا۔

بھائی اب بس کر دیں۔۔میں جا رہی ہوں کمرے میں بائے۔۔

URDUNovelians

دانو سچ میں یار میں نے نہیں ڈرایا تمہیں کوئی۔۔۔وہ جو دروازاہ بند کرنے لگی تھی رکی اگروہ بھائی نہیں تھے تو۔۔۔ہمارے گھر میں بھوت۔۔۔دروازاہ بند کرتے اس نے چہرے پہ ہاتھ پھیرا۔۔میں بتاؤں سب کو دوبارہ دروازہ کھولا۔۔لیکن کوئی یقین نہیں کرے گا میری بات کا۔"

شکر ہے مین آج ہی لاہور جارہی۔۔۔جلدی سے خود کو ریلیکس کیا اب بس کچھ ہی گھنٹے تھے اس کے اس بھوتیا گھر میں لیکن۔۔وہ کہاں جانتی تھی ان بھوتوں کے ساتھ تو اس کی ساری زندگی گزرے گی۔

اسلام علیکم چاچو!!۔۔۔وہ لوگ لاہور پہنچ گئے تھے اور اب سب سے مل رہے تھے۔۔بائے ائیر ڈیڑھ گھنٹہ لگا تھا۔شام چار بجے نکلے ساڑھے پانچ وہ لوگ لاہور تھے۔شاہد اور ڈی ڈی بھی میٹنگز کے سلسلے میں بھی ایسے ہی آتے۔

وعلیکم اسلام۔۔کیسے ہو تم لوگ۔۔۔؟؟ دونوں سے ملتے چاچو نے پوچھا۔

رانیہ اور زوہیب کہاں ہیں رانیہ اس سے دو سال جبکہ زوہیب چار سال چھوٹا تھا۔۔۔دانین نے کزنز کا پوچھا۔

وہ لوگ اکیڈمی گئے ہیں۔۔۔ تم لوگ بیٹھو میں جوس لے کے اتی"۔۔

پھر چاچی نے انہیں شربت سرو کیا تھا۔۔

چینج کر لو پھر کھانا کھاتے ہیں۔۔

ان کو کمروں میں بھیجا۔۔۔

طلحہ تو الگ روم میں گیا لیکن دانین رانیہ کے کمرے میں آگئی۔۔پتا نہیں بابا نے ماما کو کیسے سنبھالا ہو گا۔

کپڑے نکال کے وہ واش روم چلی گئی واپس ائی تو رانیہ بھی آچکی تھی۔۔

اپی۔۔کیسی ہیں اس سے ملتے مسکرائی ان کی کافی اچھی دوستی تھی مل کے خوب انجوائی بھی کرتی تھیں۔

میں ٹھیک ہوں تم سناو؟"۔۔

مین بھی اچھی ہوں بلکہ اب تو بالکل فٹ۔۔بس آپ کے آنے کا ویٹ تھا ساری پلیننگ مکمل ہے کمانڈر۔۔

"تو بس میری جان اج ہی نکلتے ہین اپنے مشن پہ۔"

ٹھیک ہے کھانا کھالیں پھر۔۔اوکے میں اپنی دوست کو بھی کہہ دیتی ہوں۔

-_____________________________________

____

یہ ہے کولین موپا

۔۔۔وہ دونوں اس وقت بار میں تھیں۔ساتھ بج رہے تھے۔۔۔۔اوران کی دوست بھی انے والی تھی۔۔۔

یہ کیا ہے اللہ۔۔۔۔وہاں کا ماحول دیکھ کے دونوں کا سر چکرایا۔۔

کہیں ہم غلط جگہ تو نہیں اگئے۔۔ایک دوسرے کو دیکھتے ہوچھا۔۔

نہیں آپی یہ ہی جگہ ہے جہاں ہم نے انا تھا۔۔ باہر لکھا بھی ہے نام جو میری دوست نے کہا تھا۔۔

اچھا دیکھتے ہیں وہ کب پہنچتی ہے۔۔۔

کافی دیر وہ لوگ دروازے پہ ہی کھڑی رہیں

اندر دیکھتے ہیں دوپٹا صیح کرتے دانین اگے بڑھی۔

اپی۔۔۔ رکیں میں دیکھ کے اتی ہوں اپ یہاں ہی رہیں۔۔ رانیہ کہہ کے دوسری طرف چلی گئی۔

یار ایک منٹ میں!!۔۔ لیکن وہ جا چکی تھی۔

اکیلی چلی گئی ہے اوففففف۔۔

میں کیا کروں اب۔۔وہ جو ابھی سوچ ہی رہی تھی۔۔۔کہ اچانک کسی نے پکڑ کے کھینچا۔۔۔وہ اسے ساتھ لیے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا لیکن دانین میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ خود کو چھڑوا سکے۔۔

اس کے تو منہ سے اواز بھی نہیں نکلی تھی۔۔۔۔

یہاں کیا کر رہی ہیں مقابل جو بھی تھا اس کی انکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔

تھیف۔۔اسے یاد ایا کہ یہ تو وہی تھا جو اس دن ان کے گھر میں تھا۔۔اپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے ایسے پکڑ کے لانے کی؟؟

جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دیں۔۔یہاں کا ماحول دیکھا ہے۔۔۔بچی ہیں اپ جو منہ اٹھا کے چلی ائی ہیں۔

بھائی!!۔۔اسے درد ہو رہا تھا بازووں مین جو اس وقت اس تھیف کے ہاتھوں میں جیسے مسلنے والے تھے۔۔۔

جھوٹ مت بولیں۔۔ایسے ہی کہیں بھی چل دیے۔۔یہ جگہ اپ کے لیے نہیں ہے۔۔۔۔وہ لب بھینچ کے اسے دیکھ رہا تھا جیسے کوئی فرق ہی نہیں پر رہا تھا۔یہاں۔

"اپ جیسے لوگوں کے لیے ہے کیا۔۔بہت اچھا کیا جو میں یہاں اگئی

ہے ہم جیسوں کے لیے۔۔پلیز میری بات کو سمجھیں۔۔۔۔۔ نکلیں اپ یہاں

سے۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا اٹھا کے اسے کہیں قید کر دے۔۔

دیکھیں تھیف صاحب !!" میں یہاں اپنی مرضی سے ائی ہوں اپ کو کوئی حق نہیں

پہنچتا مجھے یہاں سے نکالنے کا"۔۔

اپ کی مرضی کی ایسی کی تیسی۔اس کو اپنے قریب کرتے وہ دھاڑا تھا۔۔۔آس پاس

کے لوگ بلکہ چھچھورے مرد حضرات دانین کو دیکھ رہے تھے جو ڈی ڈی با مشکل

برداشت کر پا رہا تھا۔

پہلی فرصت میں واپس اسلام آباد جائیں۔۔

نا جاؤں تو۔۔۔وہ اس کے اور قریب ہوئی ان کے درمیاں بس زرا سا فصلہ تھا۔۔اپ

" کو کیوں مسئلہ ہے میرے یہاں ہونے سے؟

کیونکہ اپ کو کوئی بھی دیکھے میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔یہاں کیسے لوگ ہیں یہ " اپ نہیں جانتیں دانین۔۔۔پلیز میری بات مانیں اور میرے ساتھ چلیں "۔۔۔اس کا بازو پکڑتے چلنے کا کہا۔۔جو اپنی جگہ سے ہل ہی نہیں رہی تھی۔۔

ایکسکیوز میی گائیز۔۔اگلے ہی لمحے وہ پلٹی اور سب کو مخاطب کیا

یہ آدمی مجھے ہراس کر رہا ہے۔۔۔۔۔وہ یہ سب کیا کہہ رہی تھی خود بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔درید کا دل جیسے تھما تھا۔

یہ ادمی مجھے اندر بیڈ تک لے جانا چاہ رہا ہے۔۔۔اسے اس جگہ نہیں جیل ہونا چاہیے۔۔لوٹیرے کبھی دوسروں کے گھر چوری کرنے گھس اتے ہیں اور کبھی رعب جما کے لڑکیوں کی عزت۔"۔۔وہ ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں تھی۔۔۔

اووہ بیبز۔۔۔ڈارلینگ۔۔۔تم میرے پاس آؤ۔وہ یہ کیسے بھول گئی تھی جس جگہ وہ کھڑی ہے وہاں اسے اپنی عزت کا محافظ تو کوئی نہیں ملنے والا تھا۔۔

خبردار جو کوئی اگے بڑھا تو۔۔۔وہ جو ابھی تک دانین رویے پہ حیران تھا۔۔۔سب کو خونخوار نظروں سے دیکھا۔۔۔دور بیٹھا ایک شخص درید درانی کی بے بسی پہ مسکرایا تھا۔

آی۔۔۔آپی۔یہ وہ جگہ نہیں ہے۔۔۔ہم نے کولین موپا کیفے میں جانا تھا یہ تو بار ہے۔۔۔جانے کہاں سے رانیہ نازل ہوئی تھی۔۔اس کے تو وہم وگماں میں بھی نہیں تھا یہاں چل کیا رہا ہے۔۔۔

چلیں یہاں سے۔۔۔سرد لہجے میں کہتے ڈی ڈی نے دانین کا بازو تھاما۔۔۔وہ گھسیٹتے ہوے اس کے ساتھ باہر تک ائی تھی۔۔۔

یہ تماشا اپ کو بہت مہنگا پڑے گا دانین۔"۔سرخ ہوتی انکھوں سے اس نے اپنی" انکھوں میں ائی نمی کو اندر دھکیلا۔۔۔

یہاں آتے مجھے ایک سال ہو گیا ہے لیکن کبھی کسی نے میرے بارے میں یا میرے لیے ایسے الفاظ نہیں کہے۔۔۔حتیٰ کہ لڑکیوں میں بھی ہمت نہیں ہے کہ میرے قریب آئیں۔اور اپ نے چند سیکنڈ میں۔۔

ن۔۔نہیں۔۔۔مجھے نہیں پتا تھیف۔۔۔م۔۔ں نہیں۔۔وہ پریشان تھی۔۔نفی میں سر ہلاتے وہ پیچھے ہوئی۔۔میں ایسا کچھ نہیں کہنا چاہتی تھی۔۔وہ میں نے نہیان بولا۔۔ا۔۔کوئی اور تھا جیسے۔۔میرے اندر ایا۔۔وہ پریشانی سے اسے دیکھ رہی

تھی۔۔ایک لمحے کے لیے درید کو اس کی حالت پہ ترس سا آیا۔۔اگر ایسا تھا تو پھر کیا تھا جو اس کی نظریں نہیں دیکھ پائیں۔۔۔کیا دانین نے شراب پی تھی

اب میں اس سے اپنے طریقے سے ملاقات کروں گا اما..., "" . فہام نے ماں کو دیکھتے " کہا...

بیٹا دھیان سے انسانی لوگ بہت خوف کھاتے ہیں ہم جیسوں سے. ".. وہ اپنے بیٹے کو سمجھا رہی تھیں...

اما...اپ فکر نا کریں وہ لڑکی کبھی مجھے اگنور نہی کرے گی ایسے اس کے دل میں گھر کروں گا.. ". اور اگر نا کر سکا تو میرے پاس اور طریقے بھی ہیں "....

لیکن بیٹا..!

"...اما...." بس اپ دعا کریں"

ان دنوں کی باتیں کوئی اور بھی سن رہا تھا... جو ان کو ان کے مقصد میں کامیابی کی طرف جانے سے روکنے کی پلیننگ کر چکا تھا

!! وہ میں نہیں تھی۔۔ مین 5 ایسے کیسے اتنا۔۔

!! جب سے آئی تھی بس یہ ہی سوچے جا رہی تھی۔۔

اور وہ چور۔۔۔ میرے بارے میں کیا سوچتا ہو گا۔۔ ایسا کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ اللہ جی،، پہلے وہ ذوالقرنین بھائی والا اور اب یہ جیسے مجھے کسی نے ہیپنو ٹائز کر دیا تھا

!!۔۔

مجھے ان کو کال کر کے بتانا چاہیے،،

لیکن مجھے کیوں ہونے لگی فکر، اسے تو پرواہ ہی نہیں کرنی چاہیے تھی،،،! پھر وہ کیوں

!! چاہ رہی تھی کہ وہ شخص اس کے بارے میں برا نا سوچے۔۔

!!ٹوں ٹوں،، ٹوں ٹوں۔۔۔

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی جب اس کا سیل بجا،،

" !!اسلام علیکم بابا۔۔ "

نمبر دیکھے بنا کال پک کی اسے لگا بابا کی ہو گی۔۔

"!!میں درید بات کر رہا ہوں۔۔ "

درید جو اپنے رویے پہ شرمندہ تھا۔۔کب سے اکیلے بیٹھے ہمت جمع کر رہا تھا کہ دانین سے معزرت کر سکے۔۔اسے کہے کہ وہ اس کے بارے میں غلط نا سوچے۔۔!!

"س۔۔!!سوری۔۔!!مسٹر تھیف،، مجھے نہیں پت۔۔!!پتا کیسے کہا وہ مجھے لگا جیسے میرے اندر کوئی اور بول رہا ہے۔۔!! "

سلام کا جواب دینے کی بجائے اس نے سوری کہہ دیا۔۔وہ بہت پریشان تھی،،،

ایک وجہ اگر تھیف بھائی کو بتا دیتا تو کیا سوچتے کہ میں بار میں کیا کرنے گئی تھی دوسرا ان کے ساتھ جو بدتمیزی کی وہ اب۔۔!!

" اٹس اوکے۔۔!!!میں بھی معذرت کرنا چاہتا ہوں۔۔!! "

اس کی اوآز پہ جانے کیوں اج دانین کا دل دھڑک رہا تھا۔۔!

URDU Novelians

اسے وہ منظر یاد ایا جب اس نے اسے کمرے کی کھڑکی سے اشارہ کرتے پوچھا تھا۔۔

" کیا کرنے آئے ہو۔۔؟؟ "

" سب ٹھیک ہے۔۔!؟؟ "

جانے کیوں درید کو لگا وہ ٹھیک نہیں ہے۔۔

ن۔۔!!! نہیں۔۔ سامنے،،، وہ جو ماما،،، "

" !!آپ۔۔۔نہ،،، میری ماما۔۔

" کیا کہہ رہی ہو نین۔۔!! کیا ہوا ہے۔۔؟؟؟ "

!!ڈی ڈی پریشانی سے اٹھا تھا پھر کی چین اٹھاتے باہر کی طرف بھاگا۔۔

" !!!!ماما۔۔۔!!!!!ماما۔۔،، چاچی ماما کو دیکھیں۔۔ "

وہ چیخ رہی تھی لیکن سامنے صوفے پہ بیٹھا وجود قہقہے لگا کے ہنس رہا تھا اور دانین اس

!!!کے پاؤں دیکھ کے دنیاومافیہا سے بیگانہ ہوتے بے ہوش ہو چکی تھی۔۔

وہ ریش ڈرائیورینگ کرتے زوہیب ہاوس پہنچا تھا... سیدھا دانین کے کمرے میں آتے ...اس نے دروازہ بند کیا شکر ہے سامنے کوی نہیں تھا جو اسے دیکھتا

..دانین ابھی تک بے ہوش پڑی تھی

دانین...اٹھو... " وہ بے سدھ سی زمین پہ پڑی تھی جلدی سے اٹھا کے بیڈ پہ ڈالا "

....نی.. نین اٹھو.. کیا ہوا ہے " وہ اس کے گال تھپتھپا رہا تھا "

پانی... " پھر ادھر ادھر دیکھتے اس نے دانین کو بھی ساتھ سنبھالا۔ کہیں نظر نہیں " آیا تو جلدی سے واش روم سے ہاتھوں کے پیلاے میں پانی بھر کے لایا اور دانین کے ...چہرے پہ چھڑکا

"دانین تم ٹھیک ہو... "اسے آنکھیں جھپکتے دیکھ کے پوچھا۔وہ ابھی ہوش میں آرہی تھی...

"ہمم...آپ یہاں... "اسے کچھ یاد نہیں تھا کیا ہوا ہے...

"آ..پ.....آپ" وہ اگلے ہی لمحے ڈی ڈی سے الگ ہوئی...جو اس کے گرد حصار بنائے ہوئے تھا...

"..کیا ہوا تھا آپ کو آپ بے ہوش... " وہ اس کی حیران شکل دیکھ رہا تھا

"مجھے... میں تو نہیں ہوئی....آپ یہاں سے جائیں... کوئی آیا تو آپ کو ماریں گے جائیں.... " وہ حواس باختہ ہوئی...

".....اوکے میں چلا جاتا ہوں لیکن پلیز اپنا خیال رکھانا "

ہاں..جی میں رکھ لوں گی...آپ بس جائیں...." ٹھیک ہے وہ دروازے سے باہر " نکل گیا۔اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ سب کون کر رہا ہے اور نین کے ساتھ ہو کیا رہا ہے....

ـــــــــــــ،ــــــــــــــ،ـــــــــــــــ،ــــ،ـــ،ــــــــــــــــــــ،ــــ،ـــ،ــ

اسلام علیم. طلحہ.... مجھے ملنا ہے تم سے..."کال اٹینڈ ہوتے ہی درید نے سپاٹ " لہجے میں کہا کہا

" وعلیکم السلام بھائی...جی جی میں آجاوں گا شام تک۔۔۔۔ "

"...ابھی ملنا ہے...." جانے کیوں وہ چاہتا تھا کہ آج ہی سب کر لے "

"...اوکے بھائی ٹھیک ہے...."اس نے ہامی بھر لی "

....دانین کو بھی ساتھ لے کے انا.. وہ اصل بات پہ آیا

"...کیا مطلب...اس کا کیا کام..."اب وہ ٹھٹھکا تھا "

"...یہاں پہ آئو گے تو بتاوں گا...لیکن...اسے ساتھ لے کے ہی آنا "

"جی ٹھیک ہے "

" ....اوکے شام میں ملتے ہیں "

کال کاٹ کے اس نے سمع سے بات کی تھی فون پہ..اور اسے منانے مین بھی کامیاب ہو گیا تھا...

...بہت جلد دانین درید درانی ڈی ڈی بنے والی ہے

وہ پیچھے ٹیک لگاتے دل سے مسکرایا تھا

اسی دن شام کو پھر وہ تینو لاہور سے اسلام آباد کے لیے لینڈ کر چکے تھے

-،---،---------،--،---،-----------،--------

زولجان.... مجھے شادی کرنی ہے... " فہام آج کتنے دن بعد گھر ایا تھا تھکا تھکا سا.. "
ایک کیس مشکل سے سولو ہو رہا تھا اور دوسرا دانین کی حالت... فہام جس کا نام اپنی
.. دلجان کے لیے فہام تھا اور باقی دنیا میں اس کی پہچان ڈی ڈی سے ہوتی تھی

درید اسے کچھ قریبی لوگ ہی کہتے تھے جن میں اس کے دوست احباب شامل تھے...
فہام سے وہ درید درانی اور پھر ڈی ڈی کیسے بنا یہ ایک سخت تجربہ تھا اس کی زندگی کا جس
.... میں اس نے بہت کچھ کھویا تھا... سر فہرت اپنے باپ اور بہن بھائیوں کو

میں تو کب سے کہ رہی ہوں بیٹا تم ہی نہیں مانتے... " وہ لوگ کھانے کیلیے "
... دستر خوان بچھاتے تھے... زولجان کو نہیں پسند تھا ٹیبل پہ بیٹھ کے کھانا

اب میں کہہ رہا ہوں تو پھر جلدی کریں نا.... " وہ بے چین تھا "

اچھا کون سی لڑکی میرے بیٹے کو پسند آئی میں ابھی جانے لیے تیار ہوں...."ان " کی آنکھوں میں محبت ہی محبت تھی....ان کے بیٹے نے کیا کیا مشکلات نہیں سہی تھیں ..

ہم کل جائیں گے ان کے گھر پھر... لیکن زولجان آپ کو سنبھلنا ہے...لڑکی کی " حالت ٹھیک نہیں ہے مطلب دانین کے ساتھ کچھ مسئلہ ہے...بس آپ کو احتیاط سے بات کرنی ہے--- "

....اوکے بیٹا..ابھی تو کھانا کھاو.."انھوں نے کھانا کھانا شروع کر دیا تھا "

-،-،--،----------،--،--،-----،-------

...ماما...ماما...."رات کا اخری پہر تھا جب کسی احساس کے تحت اس کی انکھ کھلی "

" .... بابا.... وہ مجھے مار دے گا "

ماما.... " وہ چیخ رہی تھی... لیکن اس کے حلق سے اس کی اواز نہیں نکل رہی تھی ....

" ماما "

اس نے پائوں زمین پہ رکھے... نیچے کانچ ہی کانچ تھے ٹوٹے گلاسیز کے.. کچھ سرخ رنگ کا گرا تھا.. اس نے نیچے ہو کے دیکھا.... اس کے پاوں سے لگتے پاوں کو سرخ کر گیا... درحقیقت وہ خون تھا جو اس کے پاوں سے نکل رہا تھا... لیکن اسے درد کیوں نہیں ہوا...

جلدی سے دروازاہ کھولتے باہر نکلی... عجیب دھواں سارے گھر میں پھیلا بدبو پیدا کر رہا تھا... دوڑتے ہوے ماما کے کمرے میں آئی.. دروازاہ بجایا لیکن دروازا بجنے کی اوآز بھی نہیں سنائی دی تھی اسے...

بابا.. " ہینڈل زور سے گھماتے اس نے دروازے کو دھکا لگایا جو ایک ہی جھٹکے میں " ٹوٹ گیا... ابھی اس نے پہلا قدم رکھا ہی تھا کہ وہ گہری کھائی میں گرتی چلی گئ....

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

کھائی سے گرتے وہ ایک عجیب جگہ رکی تھی... جو حقیقت میں ایک بہت خوبصورت جگہ پہ تھی... یا وہ خواب دیکھ رہی تھی...اس کی آنکھوں کے سامنے ایک محل تھا جس کے بڑے بڑے ستون جیسے اکڑ کے اپنی اونچائی کو بیان کر رہے ہوں....

اس محل کے بلکل پیچھے دائیں جانب ایک پہاڑ تھا اور اس پہاڑ سے ایک چشمہ پھوٹ رہا تھا جو زرا سے فاصلے پہ بنی جھیل میں گرتا... جھیل میں کنول کے پھول.... لیکن ان کا رنگ... ہاں رنگ سیاہ تھا.... آس پاس اور بھی بہت سے رنگ برنگے پھول تھے... پانی جیسے چمکتے ہوے ستارے کی مانداب شار سے روشنی پیدا کر رہا تھا...

اتنا حسین منظر کے وہ بس دیکھتی رہے.... وہ اکیلی تھی آس پاس کوئی بھی نہیں تھا... اسے نہیں یاد تھا یہاں وہ آئی کیسے ہے.... ابھی وہ حیرانی سے وہ سب دیکھ رہی تھی جب کسی نے اسے کندھے سے ہلایا ....

وہ ہلکا سا چونکی اور پیچھے مڑی... جوں ہی پیچھے مڑی اس کے کپڑے چینج ہو کے ایک نیلے آسامنی رنگ کے فرشی فراق میں تبدیل ہوے... اور سر پہ ایک تاج آ لگا..... لیکن

اسے اپنا ہوش کہاں تھا....اس کے سامنے شہزادہ کھڑا تھا....وہ شاید اسی محل کا تھا ....ایک لمحے میں اس نے پیچھے مڑ کے محل کو دیکھا اور پھر اس شہزادے کو

" اخر تم آ ہی گئ مجھ سے ملنے...."ڈی ڈی نے اپنا ہاتھ اس کے گال سے ہلکا سا مس کیا....

" م...میں آپ کو نہیں جانتی..."اس کے چھونے پہ وہ پیچھے ہوتے گھبرائی....

" جان جاؤ گی....کہ میں تمہارا ہوں اور تم میری...اور بہت جلد تمہیں میں اپنی اس حسین دنیا میں لے آؤں گا...."

" پر...کیوں م..میں یہاں کیسے...."اسے یقین نہیں آ رہا تھا اب تک....

" میں تم سے محبت کرتا ہوں.... " درید نے رخ بدلتے اس سے زرا سا فاصلہ بنایا.... وہ نہیں چاہتا تھا کے اگر وہ انکار کر دے تو اس کے چہرے کو دیکھتے بت بن کر .... کہ وہ اپنی بات کو بھول جاے گا

" میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں اپنی زندگی اور اپنی اس دنیا میں لانا چاہتا ہوں.... ہاں سب کہتے ہیں چاند تارے توڑ کے لانے کا.. پر.... میں تمہیں ان چاند تاروں کا سفر کروادوں گا.... تمہاری جھولی میں خوشیوں کے چاند سجادوں گا.... تمہاری آنکھوں میں میری محبت کے ستارے چمکیں گے اگر تم میری ہو جاو.... " وہ اب بھی ...اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا

نین جو اتنے خوبصورت سے اظہار میں کھوئی تھی.... بے خودی میں ہاں کر بیٹھی... اور جو دوسری طرف رخ کیے خود کو حالات کے لیے تیار کر رہا تھا ایک دم

سے مڑا۔۔۔اور دانین کو اپنے بازوں میں بھرتے گھومنے لگا۔۔۔۔وہ اس کی زندگی۔۔۔
اس کی دنیا میں آنے کے لیے تیار تھی۔۔۔۔۔یہ سب سچ تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماما یہ آنٹی کون تھیں۔۔" وہ ابھی اٹھ کے آئی تھی۔۔۔۔رات کو اس کے ساتھ کیا "
ہوا تھا اسے کچھ یاد نہیں تھا۔۔۔۔

درید کی مدر تھیں اسے دیکھتے کہا جو سست سی صوفہ سے ٹیک لگا چکی تھی۔۔۔۔

تھیف کی مدر کیا کرنے آئیں تھیں۔۔۔" وہ چونکی "

۔۔۔کیا کہا۔۔۔۔امبرین کو اس کا تھیف کہا سمجھ نہیں آیا تھا

"۔۔۔وہ میرا مطلب ہے کہ درید بھائی کی ماما یہاں کس لیے آئیں تھیں "

..کچھ نہیں تم ناشتہ کر لو پھر برتن دھو دینا... "اسے گھورتے بات بدلی "

... نہیں میرا بلکل بھی دل نہیں ہے... "دوبارہ پیچھے ٹیک لگاتے آنکھیں موندیں "

اے ے ے بی بی... یہ چونچلے اپنے سسرال میں جا کے کرنا... اٹھ کے ناشتہ کرو "
" ... نہیں تو جا کے برتن دھوو

...غصے سے اسے وہاں سے اٹھایا

ہاں تو میں نے کون سا برتن دھونے سے انکار کیا ہے ماما بس ناشتہ نہیں کرانا... "
لوگوں کی اماں ان کے اتنے لاڈ اٹھاتی ہیں ایک میری ماما ہیں جو ساری دشمنی میرے سے
... کرتی ہیں اور پھر عزت بھی نہیں دیتیں... "منہ میں بڑبڑاتے کچن میں آگئی

پہلے ناشتہ کیا پھر برتن دھوے یہ سب کرتے اسے ایک گھنٹہ لگ گیا... جلدی سے کچن الم بلم کر کے صاف کیا بکھری چیزیں شیلف میں چھپا دیں کہ سامنے سے سب سمٹا ہوا لگے ڈیڑھ گھنٹے بعد دانین جی کچن سے نکلیں...

"ماما.... اب بس..... کام والی نا آئے تو دانین کو ماسی بنا دیا کریں... اپ میری شادی کر دیں... مجھے نہیں رہنا یہاں..." منہ پھاڑ کے کہتے وہ کمرے میں بھاگ گئی جانتی تھی ماما کے فلائنگ چپل نے اس کا کمرے کے دروازے تک پیچھا کرنا ہے... اور ایسا ہی ہوا جو نہی دروازہ بن ہوا چپل ٹھک سے دروازے سے ٹکراتے زمین بوس ہوا

"بے شرم نا ہو تو... اب تو پہلی فرصت میں شادی کروں گی تمہاری... پتا چلے تمہیں کام کیا ہوتے ہیں..."

وہ بڑبڑاتی ہوئیں کمرے میں جا کر لیٹ گئیں۔۔۔

-----------------،-------------------------------------،

-----،

" سنیں۔۔۔" انبرین کمرے میں داخل ہویں۔۔سب بچوں کو بمشکل ہی وہ ٹی وی لائونج سے اٹھا کے اندر بھیج کے آئی تھیں

" کہیے بیگم صاحبہ۔۔۔" وہ جو سونے کے لئے لیے لیٹ رہے تھے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔۔۔

" آج زولجان خاتون آئی تھیں۔۔" ان کے قریب آتے آواز دھیمی کی۔۔۔

خیرت۔۔" انہیں حیرانگی ہوئی کیونکہ یہاں بہت یاتی تھی کسی موقع پر یا ضروری کام ہو تب ہی "

ان کی باتوں سے تو یہ ہی لگ رہا تھا کہ وہ ہماری دانین کا ہاتھ مانگنے کا ارادہ رکھتی ہیں ۔۔۔اب پتا نہیں ایسا کچھ ہے یا... " بات ادھوری چھوڑی "

اچھی بات ہے یہ تو۔۔۔درید بھی دیکھا بھالا ہے اور رہتے بھی قریب ہی ہیں... مجھے تو خوشی ہو گی اگر ایسا ہو جائے.... " وہ واقع ایک دم ریلیکس ہوئے تھے۔۔۔ "

بات تو ٹھیک ہے آپ کی لیکن۔۔۔وہ.... " ابھی ہچکچا رہی تھیں یا شاید انہیں درید پسند نہیں تھا... ہم لوگ ان کی آگے پیچھے کی فیملی کو کہاں جانتے ہیں... "

" چلو دیکھتے ہیں ابھی انہوں نے فائنل کہا تو نہیں ہے نا۔۔" وہ سیدھے ہو کے لیٹ گے۔۔

" اگر کہیں گے تھے یہ سب بھی پتا کروالیں.. ہماری ایک ہی بیٹی ہے ایسے ہی کسی جانچ پڑتال کے بنا کسی کے حوالے تو نہیں کرنا نا۔۔۔" بیوی کو تسلی دی جنہیں شاید ابھی سے ٹینشن لگ گئی تھی۔۔۔

"...اللہ ہماری بیٹی کے نصیب اچھے کرے۔۔۔آمین "

" .... چلو اب سو جاو...اور لائٹ بھی بند کر دو "

جی... "امبرین بھی سونے کے لیے لیٹ گیں "

شکر ہے کسی کو تو میری شادی کا خیال آیا۔۔۔" جب سے دانین نے سنا تھا خوشی "
سے بس چہکے جا رہی تھی۔۔۔

دیکھو یار اصولی طور پر تو سمع بھائی کی شادی پہلے ہونی چاہیے۔۔ پھر ترتیب سے سب "
کی لیکن دیکھو۔۔۔اس باندری کی ہو رہی ہے۔۔۔" عاصم نے اس کا مزاق اڑایا۔۔۔وہ
... سب لان میں بیٹھے چائے انجوائے کر رہے تھے

"یہ سب میری دعائیں قبول ہوئی ہیں بس۔۔۔اور تم لوگ جلومت اچھا۔۔بہن کو خوشی خوشی رخصت کرو" ان کو گھورتے دانین نے کہا۔۔۔

"دانین کوئی نہیں جانتا تھا اس کی شادی کس سے ہو رہی ہے؟؟"

"جاؤ جاؤ بہن سدا سہاگن رہو لیکن ادھر واپس مت آنا اوکے۔۔۔"

زولقرنین نے دعا دی۔۔۔

"بھائی ویسے آپ لوگوں کی میں ایک ہی بہن ہوں تو آپ لوگوں کو اپنی ساری خواہشات پوری کر لینی چاہئیں...."

"نا مطلب کس قسم کی خواہشات۔۔۔" طلحہ جو موبائل پہ لگا تھا نظر اٹھا کے بہن کو دیکھا۔۔

یہ ہی ڈانس وغیرہ۔۔" مسکراہٹ جیسے اس کے ہونٹوں سے چپک گی تھی۔۔۔ "

وہ تو کریں گے ۔۔۔ تمہارے جانے کی خوشی میں" قاسم نے ناک سے مکھ "
...اڑای.. مطلب کوی ڈھنگ کی بات کرو

...کیاااا.... مطلب.." وہ ایک دم سے روہانسی ہوئ "

کیسے بھائی ہو تم لوگ ۔۔۔ بہن کے جانے سے خوش ہو رہے اور وہ بھی ایک ہی "
بہن... جو آپ لوگوں کے سارے کام کرتی ہے ماما سے ڈانٹ کھاتی ہے آپ لوگوں کی
وجہ سے میں کتنی اداس ہوں ۔۔۔۔" منہ بسورتے ان سب کو سنائی۔۔

بس بس ہمیں پتا کتنی اداسی ہو رہی ..." اس کی مسکراتی انکھوں کی طرف اشارہ "
کرتے قاسم نے گھورا ....

ایک دفع نکل جاوں ادھر سے واپس کبھی نہیں آؤنگی۔ ہونہہ " دھمکی دیتے سب کو "
دیکھا ...

" ... مر جاؤں چاہے سسرال والے ظلم کر کر کے مار دیں جلا دیں گاڑی کے نیچے

چپ چپ بس کرو .... شروع ہی ہو گی تم تو اب ہم لوگ اس کے ساتھ مزاق بھی "
نہیں کر سکتے۔۔۔" ذوالقرنین نے اسے چپ کروایا ...

"آپ لوگ مزاق کر نہیں اڑا رہے ہو۔۔۔۔ "

" مجھے تو کہیں اڑتا ہوا نظر نہیں آ رہا۔۔۔" حازق جو ابھی ابھی آیا تھا اپنا حصہ ملایا۔۔۔

" بھائیوں کی فوج ہے پر مجال ہے بہن تحفظ محسوس۔ کرے ان کی کمپنی میں الٹا ڈر رہی لگا رہتا ہے۔۔ کہ"

" ...واہ یہ اچھی بات کہی آپ نے۔۔۔" عاصم نے تالی بجای

حازق اب ان کے ساتھ آ کے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

" کرو کرو شاباش جو کرنا ہے کرو لیکن جب میری شادی ہو گی اور چلی جاوں گی تو رونا نہیں...۔"

نہیں روتے فکر نا کرو۔۔۔" قاسم ابھی بھی باز نہیں آرہا تھا۔۔۔۔ "

" سوچ لو آگر روئے نا تو اپنے ان سے مار پرواؤں گی "

واااہ ہم تو ڈر گے۔۔۔۔" سب ہنسے تھے۔۔۔ وہاں بیٹھے کتنی دیر وہ لوگ باتیں " کرتے رہے ...

تمہارا کیا خیال ہے فہام۔۔۔ کہ میں اتنی اسانی سے دانین کو تمہارا ہونے دوں گا۔ " ۔۔" افگن اس کے سامنے بیٹھا تھا وہ جو لیپ ٹاپ پہ کیس کے حوالے سے سرچ کر رہا تھا اس کے انے سے بدمزاہ ہوا۔۔۔۔

"جو مرضی۔ کرو جاآؤ فلحال میرا دماغ نا کھاؤ۔۔۔ "

...وہ اس کے اچانک سامنے آجانے سے غصہ ہوا

تمہیں یاد نہیں ہے اج سے دس سال پہلے کیسے میں نے شکست دی تھی۔۔۔آج پھر "

" وہ وقت آیا ہے فہام.....

فہام کو خاموش دیکھ کے افگن ایک دفع پھر بھڑکا۔۔۔۔

تم نے جو کرنا ہے کرلو۔۔۔پھر جو میں کروں گا اس کے زمیدار تم خود ہی ہو گے "

۔۔۔ہر دفع فہام نہیں ہارے گا یاد رکھنا اور ہاں..."اس کی بک بک سے تنگ آتے

...فہام نے لیپ ٹاپ بند کیا

اور ہاں یاد رکھنا اگر تم اس دس فٹ کے فاصلے پر بھی نظر آئے نا تو.. تمہاری نسلوں " ...کا نام ونشان بھی مٹا دوں گا... " سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے وارنینگ دی

تمہیں پتا ہے فہام آج سے دس سال پہلے جب وہ بابا ہم دونوں کو لے گیا تھا... تو " کیسے میں نے خود کو بچایا... اور اس کے بعد ہمارے قبیلے کا سردار بنا.... تمہارے آنے کے بعد تمہیں کتنا نقصان ہوا یہ تو اچھے سے جانتے

" ... ہو

بلکل افگن... لیکن ہر دفع جیت ایک ہی شخص کی نہیں ہوتی... خود کو مات کے " لیے تیار رکھنا... اس وقت تمہارے سامنے فہام تھا... آج تمہارے سامنے درید درانی "...ہے... اور جو طاقت میرے پاس ہے نا... وہ تمہارے پاس نہیں ہے

...اسلام علیکم.... "آج دوسری دفعہ ڈی ڈی نے دانین کو کال کی تھی "

وعلیکم السلام... "اس کا دل زور سے دھڑکا وہ جو موی دیکھ رہی تھی لیپ ٹاپ پہ " سیدھی ہوئی... پھر سلام کا جواب دے کے وہ رک گئی کہ اگلا خود ہی تعارف کروادے گا...

...جی کون... "جب دو منٹ تک کوئی آواز نا آئی تو اس نے خود ہی پوچھا "

میں درید بات کر رہا ہوں.... "وہ اس وقت شاپنگ مال میں گھوم رہا تھا اور اس کا " ارادہ تھا کہ دانین کے برائیڈل ڈریس کا کام آج ہی نبٹا دے بعد میں جانے موقع ملے یا نا ملے...

تھیف۔۔۔ مجھے پتا چل گیا تھا آپ ہی ہیں جان بوجھ کے.. "بے ساختہ اس کے " منہ سے نکلا... پھر دانتوں تلے زبان دباتے خاموش ہوی

جی... تھیف.. کیسی ہیں..." اس کا لفظ دہراتے حال احوال کا مرحلہ پر کیا... ہلکی " سی مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا تھا

میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں..." دانین کو ابھی بھی نہیں پتا تھا اس کی شادی کس " سے ہو رہی ہے... ہاں بس ایک دفع طلحہ سے ڈی ڈی کا نام سنا تا آب یہ کہین پتا کہ وہ ڈی ڈی کون ہے...

اچھا... تو یہ بتائیں...." وہ رکا "...

آپ بتائیں آپ کو کون سا کلر اچھا لگتا ہے....." وہ ساتھ مال میں لٹکے ملبوسات " بھی دیکھ رہا تھا....

" پرپل... ویسے آپ کیوں پوچھ رہے... " جانے کیوں اس سے بات کرتے ہوئے دانین کو اچھا لگ رہا تھا...

" کیونکہ میں اس وقت.... " وہ کچھ سوچتے رکا... بس ویسے ہی سوچا کے اپ سے کچھ باتیں کرلوں اپ کے بارے میں جان لوں....اس نے بات بدل دی۔۔۔

" ہوووں... سہی.... " ناخنوں کو دیکھتے دانین نے کہا...

" ویسے آپ کو میرا نمبر کہاں سے ملا... " کچھ سوچتے فوراً پوچھا...

" نمبر ڈھونڈھنا کونسا مشکل ہے آج کل.... " وہ آڈر دیتے مال سے باہر نکل آیا...

اچھا... آپ کو پتا میری شادی ہو رہی ہے... " دانین خود ہی کال کو طویل دے " رہی تھی....

اچھا... تو مطلب دانین کو نہیں پتا کہ ان کی شادی مجھ سے ہو رہی ہے.... مطلب " اگر.... "

... کیا ہوا خاموش کیوں ہو گے.. " دوسری طرف چھای خاموش کی وجہ پوچھی "

کچھ نہیں.. اچھا مجھے کام ہے بعد میں بات کروں گا-------- " پھر ڈی ڈی نے " فون بند کرتے جیب میں ڈالنا....

" مطلب ایک ہی دفع سرپرائز ہوگا ان کے لیے.... " مسکراتے گاڑی میں بیٹھا

،--،

،-----

" ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ تھیف کو میری شادی سے خوشی نہیں ہوئی...." جب سے

....اس کا فون بند ہوا تھا بار بار اس کے زہن میں یہ ہی سوچ گردش کر رہی تھی

... مووی بھی نہیں دیکھی گئی بعد مین اس سے

" کہیں.... نہیں ایسا نہیں ہو سکتا..." اپنی سوچوں کو لگام دی... وہ کیوں سوچ رہی

... ہے اس کے بارے میں اب تو اس کی شادی ہونے والی

" ... دانین... " عاصم اسے آواز دیتے اس کے کمرے کی طرف آ رہا تھا

"ہوں... " وہ سیدھی ہو کے بیٹھی... ویسے اس کے بھائیوں کی یہ بڑی اچھی عادت تھی جو بھی ہو جائے وہ باہر سے ایسے انداز سے اتے کہ اگر دانین الٹی سیدھی لیٹی ہے تو سہی ہو جاے دوپٹہ سر پہ تو کم ہی لیتی البتہ گلے میں ضرور لٹکا لیتی تھی....

"ماما کہہ رہی ہیں شاپنگ پہ چلنا تو آجاو..." آتے دائیں بائیں نظریں گھمائیں...

"میں نے نہیں جانا...." صاف انکار کرتے اس نے لیپ ٹاپ اون کیا.. فلحال اس کا کوئی موڈ نہیں تھا...

"اوکے مرضی..." کندھے اچکاتے واپس مڑا.....

"ویسے ہم لوگ واپسی پہ گول گپے بھی کھائیں گے..." واپس مڑتے اندر جھانکا...

"اوکے... رکو..." اس کے منہ میں تو فوراً سے پانی آیا تھا گول گپے تو اس کی کمزوری تھے....

"اوکے جلدی آئو..." دانین عبایا لینے الماری میں گھسی.... عاصم مسکرایا اس کا پلین کامیاب ہو گیا تھا... وہ سب بھائی شاپنگ پہ جائیں اور ان کہ بہن نا ہوا... اب ایسا تو ہو نہیں سکتا تھا....

وہ ابھی گاڑی میں تھا کہ ان کے نمبر سے کال آئی...

"مسٹر ڈی ڈی.... خیریت ہے آج کل... خاموشی..."

اگلا جو بھی تھا اسے جانتا تھا...

"کیا مطلب ہے تمہارا... "اس کے زہن سے نکل گیا تھا کہ وہ بھی کسی کیس کے سلسلے میں پھنسا ہوا ہے...

"... واہ.. ڈی ڈی صاحب.... آپ کو تو پتا ہی نہیں ہے شہر میں کیا کیا ہو رہا "

"....اپنی بکواس بند کرو اور مدے پہ آو "

"غصہ نہیں کریں.... درانی صاحب... آپ کا غصہ بہت خطرناک ہے... مجھے بہت ڈر لگتا ہے..... "

URDUNovelians

ہونہہ اچھا تو یہ جو کرنا چاہ رہے ہو نا اسے ختم کرو اور اپنے آپ کو میرے حوالے کرو..... "درید نے گاڑی ایک طرف روکی اور لوکیشن چیک کی...

اچھا.... اتنی آسانی سے تو نہیں نا... ایسے پھر تمہارے اثرورسوخ کا کیسے پتا چلے گا... "وہ اس کے ضبط کو آزما رہا تھا...

کون ہو تم.... "لوکیشن اس کے آفس کی آرہی تھی.. وہ تذبذب کا شکار ہوا... پھر اگلے پانچ منٹ میں آفس کے باہر تھا...

ٹوں ٹوں ٹوں۔.. "کال بند"...

اندر داخل ہوتے سب پہ نظر دوڑائی سب کاموں میں مصروف تھے..

سامنے وہ نیو کمپیوٹر آپریٹر بھی کام کر رہی تھی...

" السلام و علیکم ...." وہ ابھی اپنے آفس کا دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا تھا کہ سامنے بیٹھے شاہد نے کھڑے ہوتے اسے سلام کیا...

" واعلیکم السلام... تم کب آئے.... " وہ شائد گھبرایا ہوا تھا... جو فوراً سے کھڑا ہوا.....

" میں بس ابھی ابھی... تمہارے سامنے آرہا ہوں "

" اچھا اچھا... مجھے تو نہیں پتا تھا.. " شاہد خود کو ریلیکس کرتے سیدھا ہو کے بیٹھ گیا....

" ایک بات نوٹ کی.... " مزاق کو اگنور کرتے ڈی ڈی سیدھی بات پہ آیا...

" .... کیا چیز "

" یہ ہی کے ہم لوگوں کا پلین فیل ہوا ہے... وہ لوگ طلحہ کی بجائے کسی اور انجینئرز کو لے گئے... اب ہمارے لیے مشکلات ہیں... ہم لوگ ان تک کیسے پہنچیں گے... کچھ سمجھ نہیں آ رہا... " درید جانچتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا... پھر آپنی چئیر پہ آ کے بیٹھا...

" اچ... اچھا... مجھے تو یقین تھا کہ اب کی بار ویسا نہیں ہو گا جیسا ہم نے سوچا ہے... " شاہد نے آگے پیچھے دیکھتے کہا..

" مجھے بھی... اسی لیے میرا پلین بی کامیاب ہو گیا.... " اب ڈی ڈی نے پیچھے ٹیک لگای...

" ک.. کون سا بی پلین تم نے اس بارے میں مجھے تو کچھ نہیں بتایا... " وہ دبے دبے انداز میں غصہ ہوا...

" یار اب کچھ باتیں اپنے تک رکھنی چاہیں... کسی ایک کو بھی بتا دو نا تو نقصان اٹھانا پڑ جاتا ہے.... " درید موبائل پہ کچھ دیکھنے لگا...

واہ... واہ کمال ہے مسٹر ڈی ڈی... آپ مجھ پہ شک کر رہے ہیں..." وہ غصے سے " اٹھ کھڑا ہوا...

آہاں... میں نے آپ سے کچھ نہیں کہا... لیکن مجھے چور کی داڑھی میں تنکا والا " حساب ضرور لگ رہا ہے شاہد... "

ٹھیک ہے.... جو تمہیں کہنا ہے کہہ لو..... میں تمہارے خلاف رپورٹ کروں " گا..." وہ شاید پکڑے جانے کے خوف میں کچھ زیادہ ہی ریئکٹ کر رہا تھا...

اچھا... کروالو.. لیکن یاد رکھنا اگر ان سب میں تمہارا ہاتھ نکلا نا تو زیادہ بری طرح " پھنسو گے... اور اب جاو.. کام کرنا ہے مجھے...." بات ختم کرتے لیپ ٹاپ اون کیا...

" ... ٹھیک ہے... تم جیسے دوست ہوں تو سانپوں کی ضرورت ہی نہیں ہوتی "

ہاں میرا بھی تمہارے بارے میں یہ ہی خیال ہے..." مسکراتے اسے دیکھا... شاہد " غصے سے دانت پیستے باہر نکل گیا

"آج میری مہندی ہے آپ نہیں آئیں گے۔۔۔" ہاتھوں پہ مہندی لگائے وہ اس وقت ڈی ڈی سے فون پہ بات کر رہی تھی۔۔۔۔

"آپ نے بلایا کب جو آتا میں۔۔۔" وہ اپنے گھر ہی تھا اس کی طرف بھی مہندی کا فنکشن چل رہا تھا۔۔۔۔ مہندی الگ الگ ہی رکھی تھی۔۔۔۔۔

"میری بھی شادی ہو رہی ہے۔۔" کچھ دیر کی خاموشی کے بعد درید نے اسے بتایا۔ ---

"کیااااا۔۔آ۔۔آپ کی شادی آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔" دل کے اندر جیسے کچھ ٹوٹا تھا...

"اگر بتا دیتا تو کیا ہوتا۔۔۔۔ کون سا آپ مجھ سے شادی کر لیتیں۔۔۔" پتا نہیں وہ کیا جاننا چاہ رہا تھا۔۔۔ یا شاید اس کے دل میں بھی چاہ تھی کہ جو وہ دانین کے لیے محسوس کرتا ہے وہ دانین بھی اس کے لیے فیل کرے۔۔

"میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا اب۔۔۔" وہ سنبھلی

" پھر بتانے یا نا بتانے سے کچھ ہونا نہیں تھا تو فائدہ "

اہو وو ایسے آپ کی شادی میں میں بھی موجود ہوتی مما سے کہتی میری شادی کچھ دن " بعد یا پہلے رکھ لیں اور میں آپ کی شادی میں آ جاتی۔۔۔" اسے بچوں کی طرح سمجھایا ۔۔۔دوسری طرف درید اس کے انداز پہ مسکرایا تھا۔۔۔

" ویسے آپ نے کبھی سوچا اگر آپ کو مجھ سے محبت"

ن۔۔۔ نہی ایسا کیوں ہو گا۔۔۔۔ میں آپ سے کبھی محبت نہیں کر سکتی۔۔۔" اس " نے کہہ کے جلدی سے کال بند کر دی۔۔۔ کہیں وہ اس گھبراہٹ محسوس نا کر لے ۔۔۔

.. میں کچھ محسوا نہیں کرتی آپ کے لیے..." دل میں سوچتے باہر چلی آی"

. باہر مہندی کا فنگش زور و شور سے چل رہا تھا۔۔۔۔

عاصم لڑکی بن کے دانین کا کریکٹر پلے کر رہا تھا اور شرماتا ہوا بہت کیوٹ بھی لگ رہا تھا.. سب اس کی حرکتیں دیکھے ہنس رہے تھے...

... سٹایل سے ہاتھ اور پاوں ہلاتے سامنے آیا

... سونگ پلے ہوا

... نئ جانڑا نئ جانڑانی مائیں میں ایدے نال ئی جانڑا

... نئ جانڑا نئ جانڑانی مائیں میں ایدے نال ئی جانڑا

... پہلی پہلی وار دیور لینڑ آ گیا.. یہاں ذوالقرنین دیور بن کے آیا تھا

... پہلی پہلی وار دیور لینڑ آ گیا

دیور دے نال جاندی اے بلا... کنڈ چکیا نا جاے.. موہنوں بولیا نا جاے.. کنڈا کھولیا نا جاے...

... وہ سہی اسے پکڑ کے جھاڑ رہا تھا

.. دیور تے دل دا چور وے... نئ جانڑا.. نئ جانڑا

... نئ جانڑا نئ جانڑانی مائیں میں ایدے نال ئی جانڑا

... نئ جانڑا نئ جانڑانی مائیں میں ایدے نال ئی جانڑا

دوجی دوجی وار جیٹھ لینڑ آ گیا... اب حازق آیا تھا

..او.. دوجی دوجی وار جیٹھ لینڑ آ گیا

جیٹھ دے نال میری جاندی اے بلا.. کنڈ چکیا نا جاے... موںھو بولیا نا جاے.. کنڈا کھولیا نا جاے....

جیٹھ دا موٹا پیٹ وے.. نئ جانڑا

پھر اس کو واپس بھیج کے گٹار جنانے کا سٹایل کیا...

تیجی تیجی وار آپ لینڑ آگیا... اب کی بار سمع بھای آے تھے... وہ بھی تھوڑے اکڑو ٹائیپ کے تھے.. اس کیے انہوں نے ڈی ڈی کا رول آدا کیا...

تیجی تیجی وار آپ لینڑ اگیا...

مائیں نی ادے نال جایا وی جاے موںھون بولیا وی جاے کنڈا کھولیا وی جاے... وہ بمشکل ہی سمع کی باہوں میں زبردا تی گھسا...

ٹر جانڑا... ٹر جانڑا.. نی مائیں میں ایدے نال ٹر جانڑ.... سب نے ان کی پرفامس کو انجواے کیا تھا...

ماہیا ٹول سپاہیا وے.. تیرے نال ٹر جانڑا...

...سونگ ختم ہوا تو وہ ڈانس کرتے کرتے سائڈ پہ ہو گیا

" ...اب دانین کی باری۔۔۔اپنی پرفامس شروع کرو دانین "

...دانین مسکراتے سامنے آئ

...ہر کہانی کے کچھ چیپٹرز ہوتے ہیں جو مل جائے تو پوری کتاب بنا دیتے ہیں"

... سہی ہوتے اس نے آپنی فراک کو آٹھا کے دو قدم لیے

" اسی طرح میری لائف کے بھی کچھ چیپٹرز ہیں جنہوں نے میری آرڈنری لائف کو ایکسٹرا آرڈنری بیٹیفل بنا دیا آج میں انہیں چیپٹرز کو آپ کے ساتھ شیئر کرنا چاہتی ہوں..." وہ مسکراتے سب کو دیکھ رہی تھی

...ماما بابا..." ان کی طرف دیکھتے مخاطب کیا "

" آپ نے آج تک مجھے کئی تحفے دیئے ہیں لیکن سب سے.بڑا تحفہ میرے لیے بھائی ہیں میری.بڑے بھائی...

جنہوں نے بچپن سے آج تک مجھے دیا ہے دنیا بھر کا پیار

میری پیاری بہنوں پر ہے میری جان نثار سنبھالے ہیں انہوں نے میرے سارے

".کام

یہاں اس نے رانیہ کی طرف دیکھا جو اس کی دوست کزن اور بہن... سب کچھ.

...... تھی

اور ان کی محبت سے کھل اٹھتی ہیں گھر آنگن میں خوشیاں جب گھر میں ہوتے ہیں چھ "

..پیارے سے بیٹے

*وہ رکی...*میری چھوٹی بہن

میری بہن ہی نہیں میری بیسٹ فرینڈ ہے میرے بگڑے ہوئے کام وہ ٹھیک کرتی ہے

اور میں اسکے پتہ نہیں کیسے رہیں گے ایک دوسرے سے اتنے دور قصہ میرا آدھا ہے

"حصہ میرا زیادہ ہے

او بہنا میری بہنا

تجھ سا نہ کوئی نہ اپنا

سنگ میرے یونہی رہنا تو

چھوٹی ہے تو کبھی

کبھی مجھ سے ہے بڑی

ماں جیسی تو کبھی دوست میری

... میری پیاری بہنا رانیہ کے لیے

پھولوں کا تاروں کا، سب کا کہنا ہے

ایک ہزاروں میں میری بہنا ہے

ساری عمر ہمیں سنگ رہنا ہے

پھولوں کا تاروں کا، سب کا کہنا ہے

ایک ہزاروں میں میری بہنا ہے

... میرے بھائی* پھر وہ بھائیوں کی طرف مڑی*

اگر یہ نہ ہوتے تو کسی پر اپنے حق جتا ہی نہ سکتی اگر یہ نہ ہوتے تو پوری دنیا دیکھ نہ سکتی "

نہیں ہیں لفظ جن میں بیان کر سکوں انہیں

میرے حصے کی بھی ساری خوشیاں وہ رب دے دے انہیں

چلو بھائی ہوئی اب آپ کی بہن پرائی ہے پر کبھی مت نہ بھولنا ہر رشتے پر بھاری بھائی

" بہن کی یاری ہے

میں جنی واری وی دنیا تے آواں

تیرے ورگا یار ہی پاواں

میرا بھائی میرا یار میری جان تو

تیرے پچھوں کسے تو وی لڑ جاواں

بس تو ہی میرا یار بس تو ہی میرا پیار

تیرے اوتوں وار دیواں دنیا ساری

تیری یاری تیری یاری تیری یاری

میری جان سے بھی زیادہ مجھے پیاری

تیری یاری تیری یاری تیری یاری

میرے بابا

"آج تک آپ نے میری ہر خواہش پوری کی ہے میں نے جو مانگا ہے آپ نے ہمیشہ دیا ہے اب آخر میں آپ سے ایک چیز مانگنا چاہتی ہوں جب میں شادی کر کے گھر سے جاؤں آپ کی آنکھوں میں آنسو نہیں ہوں بلکہ آپ کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح سمائل ہونی چاہیئے "

...وہ ان کے قریب آتے گلے لگی تھی ♡ I love you dad

نہ کچھ پوچھا نہ کچھ مانگا

تونے دل سے دیا جو دیا

نہ کچھ بولا نہ کچھ تولا

مسکرا کے دیا جو دیا

تو ہی دھوپ تو ہی چھایاں

تو ہی اپنا پرایا

اور کچھ نہ جانو بس یہی میں جانوں

میری ماما* ویسے تو ہر وقت ڈانٹتی ہیں لیکن محبت سب سے زیادہ کرتی ہیں اپنی بیٹی* "

سے.. "

لاڈلی ہوں میں ان کی

میری دنیا ان میں بستی ہے

جی لیا سارا بچپن ان کی کہانی میں

آج آئی ہے گھڑی الوداع کرنے کی ڈولی میں

نہ ماننا ماں مجھے پرایا اپنے سے

لگا کر رکھنا میری یادوں کو اپنے سینے سے

مائے ہم ملنے چلے

چلے ہم سسرال چلے

تیرے آنگن میں اپنا

بس بچپن چھوڑ چلے

کل بھی سورج نکلے گا

کل بھی پنچھی گائیں گے

سب تجھ کو دکھائی دیں گے

ایک ہم نظر نہ آئیں گے

آنچل میں سجو لینا ہم کو

سپنوں میں بلا لینا ہمکو

اب تو ہم ٹھہرے پردیسی

کہ تیرا یہاں کوئی

کہ تیرا یہاں کوئی نہیں

. . . میرے فیوچر ہزبینڈ

لگ رہی ہے زندگی پریوں سی سہانی

پوری ہو رہی ہے میرے سپنوں کی کہانی

مجھے جانا یے آپ کے ساتھ

چڑھ گیا ہے مجھ پر آپ کے پیار کا خمار

اکھ میری ہس دیوے جدوں تینوں تکداں

تیرے جیسا ہور کوئی ہو نہیں سکدا

میرے سجدوں کو ساتھی ایک تیرا ڈر کافی

خدا نہ مینوں کوئی ہور منگدا

نت خیر منگاں سوہنیا میں تیری

دُعا نہ کوئی ہور منگدی

تیرے پیراں اچ اخیر ہووے میری

...دُعا نہ کوئی ہور منگدی

...ماما لوگ سب اس کے ساتھ کھڑے تھے

سب سے الوداع جھکتے اجازت لیتے وہ نیچے اتری

رات گئے تک وہ لوگ انجوائے کرتے رہے تھے

....

....

پرپل کلر کے برائڈل ڈریس میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی... پرپل کے ساتھ گولڈن اور سلور کلر کا بھی امتزاج تھا...

ماشاللہ... "پارلر والی ابھی ہی اسے تیار کر کے گی تھی "...

ماما میں کیسی لگ رہی ہوں... "وہ جو ابھی دروازے سے انٹر ہوئی تھیں دانین کے پوچھنے پہ کہا..."

بہت پیاری لگ رہی ہے میری بیٹی.. "جوں جوں اس کے جانے کا وقت قریب آ رہا تھا... ان کو ہول اٹھ رہے تھے.."

ماما اب سینٹی مت ہونا... میرا میک آپ خراب ہو جائے گا...." بجی آنکھوں سے "
...ان کو دیکھتے ان کی آنکھوں میں آتے آنسوں کو واپس دھکیلا

" ...اچھا چلو... یہاں بیٹھو... میں کچھ دیر بعد آؤں گی "

...اوکے

...لیکن بارات کا مجھے بتانا... " جاتے جاتے ماما سے کہا "

...اوکے اتاولی وہ رہی..... " وہ باہر نکل گئیں "

سنا ہے بہت پیاری لگ رہی ہیں..." اس نے موبائل اٹھا کے دیکھا تو تھیف کا میسج "
....آیا ہوا تھا

جی بلکل بہت پیاری...." ساتھ آنکھوں سے دل نکلنے والے ایموجی بھی لگا "
....دیے

واہ....اپ کا شوہر تو بہت خوش قسمت ہو گا" سمائلی فیس کے ساتھ پانچ منٹ بعد "
...ریپلاے آیا تھا

جی ہاں... بہت زیادہ... آپ کیسے لگ رہے تیار ہو گے؟؟؟؟؟" دانین نے اس "

...سے پوچھا

جی.. بس ٹھیک ہی.. " بارات لے کے پہنچنے والے "

.. ہیں... " ریپلاے "

اچھا ٹھیک ہے اب میں بھی آپ سے ڈی ڈی ڈی ڈی "

...بن کے ملوں گی.. " شرارتی فیس سینڈ کرتے وہ مسکرائ

...ڈی ڈی ڈی ڈی میینز؟" فورا ریپلاے آیا "

دانین باقی دو ڈی ڈی کا مطلب بعد میں بتاوں گی..." میسج کیا. اب اسے خود پتا نہیں "

.. تھا تو کیسے بتاتی اسے

... باہر بارات آ گی.... " دانین نے خود ہی اگلا میسج کیا اور موبائل الماری میں رکھا "

جب تک کوئی لینے نا آئے باہر نہیں آنا دانین...." ماما نے کمرے میں داخل ہوتے "

...اسے کہا... جو الماری کے پاس کھڑی تھی

اوکے ماما.. لیکن جلدی لے جانا... " دانت نکالتے کہااس کے پاس کوی بھی نہیں " تھا... رانیہ بھی کچھ دیر رہی تھی لیکن باہر چلی گی تھی.بڑی پھپھو شادی پہ آئی ہی نہیں تھی باقی سب لوگ تھے آدھے گھنٹے بعد اسے ماما لینے آئیں تھیں ...

" ...اتنی دیر کر دی ماما "

..دانین.. کیا کرتی ہو... پہلے تمہیں نا لے جا کے بیٹھا دیتی..."اسے گھورا "

" ...ماما...آج تو نا ڈانٹیں "

توتم آج یہ حرکتیں چھوڑ دو..ابھی بھائی آئیں گے لینے تمیز سے ان کے ساتھ " آجانا..."اسے گھورتے واپس چلی گئیں۔۔۔پھر کچھ ہی دیر بعد طلحہ زولقرنین حازق اور سمع بھائی اسے پھولوں کی چادر تھلے باہر لائے تھے ...

گھونگھٹ کی وجہ سے وہ سامنے بیٹھے درید کو نہیں دیکھ سکی تھی ویسے بھی نظریں اب سب کے سامنے تو وہ گھما گھما کے نہیں دیکھ سکتی تھی.. کچھ شرم تو باقی تھی ...

..ابھی وہ لوگ الگ الگ ہی تھے پھر نکاح ہوا

درید درانی کا نام سنتے اس کے کان کھڑے ہوئے... جلدی سے گھونگھٹ اُٹھا کے دیکھا... سب اسے دیکھ رہے تھے..

"دانین کیا کر رہی ہو..." پاس بیٹھی ماما نے اس کی کمر پہ چٹکی کاٹی...

"کچھ نہیں ماما سانس نہیں آ رہا تھا..." دانت پیستے اس نے تھیف کو دل ہی دل میں سنائیں... جبکہ درید اس کی حرکت پہ ہلکا سا مسکرایا تھا...

نکاح کے بعد ان کو ساتھ ساتھ بٹھایا گیا...

"کیسا لگا سرپرائز..." وہ زرا پھیل کے بیٹھا...

"بہت اچھا... گھر جا کے بتاؤں گی..." یہ الگ بات تھی دل خوشی سے جھوم اٹھا تھا... جو خواہش اس کے دل کے کسی کونے میں ابھی تو دبی چنگاری کی طرح تھی.. جس کا علم اسے خود بھی ابھی سہی طرح سے نا تھا... ابھی تو اسے تھیف سے باتیں کرنا اچھا لگتا تھا... اب تو ساری زندگی اسی کے نام لکھ دی گی تو دل کیوں خوش نا ہوتا...

اچھا..."اس کے متوقع ردے عمل پہ وہ مسکرایا... پھر زرا سا جھک کے کان میں "

...بولا

" ...بہت پیاری لگ رہی ہیں "

ہمممم
ا ہممم... ا ہممم عاصم پاس سے گزرا تھا... درید بھائی آپ کی خیر نہیں ہے پوری "

چڑیل ہے.."۔ درید کے کان میں کہتا وہ آگے چلا گیا

کوی نہیں.. میں کون سا انسان ہوں..." بس دل میں ہی سوچ سکا ابھی تو دانین یا "

اس کی فیملی کو اس کے بارے میں کچھ پتا نہیں تھا جانے کیا ہوتا جب ان کو پتا چلتا

....

....دلھن بنی دانین حیران ہو رہی تھی کہ گاڑی جا کس سمت رہی ہے

یہ وہی راستہ تھا جسے وہ دور سے دیکھا کرتی تھی لیکن اس راستے پہ جانے کی کبھی ہمت

نہیں کی۔۔۔اور آج....اپنی زندگی کے حسین دن کو وہ کیا کسی ویرانے کی نظر کر

.....دینے والی تھی

م.. مما... ماما کے ساتھ.. "اس نے درید اور اپنے درمیان نامحسوس طریقے سے " فاصلہ بنایا.. اس وقت گاڑی میں وہ دونوں پیچھے اور آگے درید کے کزن کے ساتھ ڈرائیور تھا.. ..

کیا ہوا... دانین.۔۔۔۔۔ "ڈی ڈی جس کا سارا دھیان اس چھوی موی سی لڑکی پہ " تھا... فوراً سے کہا...

وہ ہم ادھر کیوں جا رہے.... "اس نے گھونگھٹ سے آنکھیں اٹھا کے اسے " دیکھا... وہ کتنا خوبصورت اور حسین تھا... شہد رنگ انکھیں براون داڑھی اور ماتھے پہ گرے سلکی بال.... بھرے بھرے ہونٹ.. وہ مسکراتے تو دائیں گال پہ ایک گھڑا سا نمودار ہوتا.. ...

دانین تو اتنی خوبصورت نہیں تھی اس کے نقوش اچھے تھے..... ہاں بڑی گول آنکھیں جو وہ گھما کے دیکھ لیتی تو سامنے والا حوش کھو دیتا.. ..

یہ ہمارا گھر ہے.۔۔۔۔۔۔ "درید نے اس کا ہاتھ تھاما جو ہلکا ہلکا لرز رہا تھا " .

ک.. کیا مطلب.. آپ. کا... میں نہیں جاوں گی.. ادھر جن... بھوت... "

.. .."ہاتھ چھڑاتے وہ پیچھے ہوی

او... ہو... کس نے کہا ادھر جن بھوت ہیں...." وہ اس کے رویے سے پریشان

..ہوا.... کہ حقیقت تو یہ ہی تھی

...دیکھو..." یہ گھر بس باہر سے ایسا نظر آتا ہے لیکن اندر سے تو بہت پیارا ہے "

نہیں... ایسے کیسے ہو سکتا ہے یہاں جن ہی رہتے ہیں چلیں یہاں سے....."اس "

....نے صاف انکار کیا

جس نے بھی کہا یہاں جن بھوت وہ خود ہو گا..."اس نے بات کو مزاق کا رنگ "

دیا----

نہیں... میرے بھائی جن نہیں ہیں..."اسے خمشگین نظروں سے دیکھا..."وہ "

روز ادھر لائیٹیں جلتی دیکھتے تھے اور ایک دن میں نے بھی دیکھیں....اس کے علم

میں اضافہ کیا

ہاں تو اس بات سے ثابت ہوتا ہے یہاں جن ہیں... لائیٹس تو آپ بھی جلاتے "
" ..... ہو..... کیا ہم سمجھیں کے آپ لوگ جن ہو

.... ن.. نہی.. لیکن... " وہ کنفیوز ہوی... کہ واقع ایسا تو تھا "

بس چھوڑیں فضول کی باتوں کو سوچنا۔۔۔" پھر وہ خاموش ہو گئے۔۔۔۔ "

ہم پہنچ گے گھر.... "گاڑی رکتے اس کا ہاتھ تھا.... بابا لوگ اور باقی سب پیچھے "
... گاڑیوں میں آرہے تھے

وہ اس کے سنگ گاڑی سے اتری اور سہج سہج قدم اٹھاتے گیٹ پہ جا رکی... اس کے دل میں خوف تھا کا جانے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا.... درید نے اس کے ہاتھ کو ہلکا سا دبایا اور اندر جانے کا اشارہ کیا.... دانین اس کے کہے کو مانتے اندر قدم رکھتے رکی اور درید کو اندر آنے کا کہا... پھر... وہ بھی اندر آگیا تو دانین اس کے پیچھے چھپتی لیونگ روم تک آئی....... اندر سے وہ گھر واقع بہت پیارا تھا.... ہر سہولت موجود تھی باہر سے کھنڈر نظر آنے والا اندر سے محل کی طرح سجا... وہ مبہوت ہی تو رہ گی....

.... یہ آپ کا گھر... بہت پیارا ہے...." اس نے گھوم کے چاروں طرف دیکھا "

.....اب آپ کا بھی ہے.... "اس پیار سے دیکھتے کہا "

.... کیا یہاں آپ اکیلے.... "اس پاس کسی کو نا دیکھ کے پوچھا "

نہی زولجان اور بابا بھی... وہ لوگ آ رہے نا پیچھے... "اسے یاد کروایا جو شاید بھول چکی تھی

ابھی وہ لوگ ادھر ہی کھڑے تھے جب اوپر سیڑھیوں سے لائین کی صورت لڑکیاں اترنے لگیں ان سب کے کپڑے ایک جیسے تھے سرخ اور سفید اِمتزاج کے... ان سب کے ہاتھ میں ایک ایک گلاس تھا جس کے اندر ریڈ کلر کا وہی لیکویڈ تھا جو اس نے اس دن کالج میں دیکھا تھا... وہ لڑکیاں ان کے قریب آئیں اور وہ وائین ان دونون کو تھمانے لگیں دس سے پندرہ گلاس درید نے نوش کیے تھے جبکہ دانین بس وہ حسین منظر دیکھ رہی تھی... جو نہی خالی گلاس انہیں دیا جاتا وہ گھوم کے مڑتیں اور دوسری طرف سے سیڑھیاں چڑھ جاتیں....

دو منٹ کے بعد پھر دوبارہ یہی منظر تھا لیکن اب کی بار ان کے ہاتھوں میں وہ ریڈ وائین نہیں تھی پھول تھے اور پھول بھی کالے رنگ کے یعنی کالے گلاب کے... ان

کی خوشبو جو اس نے پہلے کبھی نہیں سونگھی تھی... وہ پھول ان کے اوپر.برسائے گے.......

اتنا پیارا منظر تھا کہ وہ سارا دن اور ساری رات وہاں کھڑے رہ کے دیکھ سکتی...ان کی پایل کی اوآز ایک ریدھم پیدا کرتی جس میں بندا مدہوش ہو جاے.... ان کے جانے کے بعد لیونگ روم کا دروازہ کھالا تھا اور بارآتی اندر آے تھے... پھر کچھ رسمیں کی گئیں... کافی دیر تک اس کے ماما بابا ادھر رہے تھے... ان کے جانے کے بعد اسے ....درید کے کمرے میں پہنچا دیا گیا

....

وہ ابھی سیٹ بھی نہیں ہوی تھی کہ قدموں کی چاپ سنائ دی... مطلب تھیف اندر آرہا تھا...

کچھ دیر مین دروازے پہ ہلکی سے دستک ہوئ... پھر دروازاہ کھلا اور درید درانی اندر آیا...

آخر وہ لمحہ آ ہی گیا جب آپ میرے پاس میرے قریب صرف میری بن کے رہیں گی.... "اس کے پاس بیٹھتے اس کے ہاتھوں کو تھاما..... وہ جو کچھ لمحے سکون میں آئی تھی... ایک دم سمٹی کہ درید کا لمس اس کے اندر سرائیت کرتا اسے بے چین کر گیا ....

"بہت بہت خوبصورت لگ رہی ہیں.... "اس کے ہاتھوں کو لبوں سے چھوا.... جس کے ہاتھ پسینے میں بھیگنے لگے تھے کہ پہلے کبھی وہ یہ فیلنگس نہیں محسوس کر پائی تھی آج تو دل کسی اور ہی رفتار پہ دھڑک رہا تھا

".... تھ... تھیف میں چینج کر لوں... "ہاتھ چھڑاتے اس نے اپنا بھاری لہنگا سمیٹا

آہاں.... اتنی جلدی کیا ہے ابھی تو ساری رات ہے.... "اس دوبارہ سیدھا کیا. پھر '... اس کا گھونگھٹ اٹھاتے اس کا دوپٹہ تھوڑا اوپر کر کے سیٹ کیا

اس کی نظریں جیسے ٹھہر سی گئ تھیں... وہ واقع اتنی حسین تھی یا صرف اسے لگتی تھی... کہ محبوب جیسا بھی ہو دنیا میں سب سے حسین ہی لگتا ہے ....

پھر وہ اٹھ کے اس کے پیچھے آیا..... اور اس کا دوپٹہ آرام سے کھولتے سائٹ پہ رکھا.... لمبی گردن کسی صراحی کی مانند جو وائین سے بھری ہو.... جھکتے ایک لاکٹ اس کی خوبصورت گردن کی زینت کیا..... اور پھر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے وہ اسے لرزنے پہ مجبور کر گیا تھا.... آنکھیں بند کرتے وہ کسمسای تھی...

تھیف.. پلیز.... "وہ پیچھے سرکی "...

وجہ.... "وہ پیچھے ہوا "....

میں ابھی چھوٹی ہوں.... "منہ بناتے پلکوں کی چلمل گرای "......

اچھا.... مجھے نہیں پتا تھا... "درید سیدھے ہو کے لیٹتے اس کی طرف رخ کیا "....

جی... اور جب میں پوری بائیس سال کی ہو جائوں گی تب آپ کو اپنے قریب آنے دوں گی..."

آہ... واہ.... لگتا آپ پہلے سے سوچ کے آئ ہیں..."اس کے چہرے کو شہادت کی انگلی سے آپنی طرف کیا....

جی... اور مجھے پتا ہے آپ میری بات مانیں گے...."اترا کے گردن اکڑای "...

"ہر گز نہیں... "اسکا سا جھٹکا دیتے اسے آپنے حصار میں قید کیا..."

"تھیف پلیززز..."

"نو..... ہر گز نہیں مانوں گا آپ کی بات..."

"سہی ہے..." دانین نے خود کو اس شہزادے کے سپرد کر دیا جواب اس کی زندگی کا ساتھی تھا جس کے سنگ اس آپنی تمام زندگی گزارنی تھی....

....

درید کے پہلو میں لیٹی دانین کسمسائی... صبح کا سورج اپنی کرنیں بکھیرتا کھڑکی سے ہلکی تپش ان دونوں کے وجود پہ ڈالتے اُنہیں اُٹھنے پہ مجبور کر گیا...

"دانین..." آنکھ کھلتے ہی اپنے من پسند وجود کو سامنے دیکھ کے درید ہلکا سا مسکرایا... پھر جھک کے اس کے ماتھے پہ پہ لب رکھے..

...اُٹھ جائیں نین.... "اسے پیٹ پہ ہلکی سی گد گدی کی "

...ماما... نا کریں... "منہ بسورتے رخ بدلا"

دانین... میری گڑیا.... میں آپ کی ماما نہیں ہوں... "اس کی آواز میں واضح شوخی" تھی...

اچھا جو بھی ہیں سونے دیں... "اس کی آواز اتنی دھیمی تھی کہ ڈی ڈی بمشکل سن " پایا...

ساری رات سوئی تو رہی ہیں... اب سارا دن بھی سونا ہے کیا..؟؟؟؟ "اس کا رخ " دوبارا اپنی طرف کیا...

" کہاں سوئیں ہوں...ابھی...ہاں سوئی ہوں.."اس سے پہلے کہ اس کے منہ سے کچھ الٹا نکلتا جھٹ سے آنکھیں کھولیں...پھر سیدھی ہوئی...ایک ہاتھ کی مٹھی بنا کے اس پہ گال ٹکایا...

".... درید آپ بہت اچھے ہیں "

"...ہاں مجھے پتا ہے..." مسکراہٹ روکتے اس نے اسکی طرف دیکھنے سے گریز کیا..کہ اس کی یہ حرکتیں

"...تھینکو..." پھر آگے ہو کے اسے ہگ کیا "

" ... بس کر دیں رات کو بچ گئی تھی اس کا مطلب یہ نہیں کہ ابھی چھوڑ دوں گا "

...اوچچچ....اچھا...میں سو گئی.. " وہ دوبارہ سے کمفرٹر اوڑھ کے سونے لگی"

سونا نہیں ہے دانین...اب جاگنا ہے " ایک دفعہ پھر درید نے کمفرٹر کے اوپر سے "
...ہی اسے گدگدی کی

....درید یہ والی حرکت اب نہی کرنا.... کمفرٹر سے منہ باہر نکالا

... کون سی والی.. درید نے سائڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھایا

...وہی والی... " وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی "

... کون سی بتائیں تو... " درید کا دھیان موبائل پہ تھا "

"وہ ہی..." اب دانین نے اس کی طرف دیکھا جو موبائل سے لگا تھا...

"یہ اب میرے پاس ہوں تو نہیں اٹھانا" زرا سا اوپر اٹھتے اس کے ہاتھ سے موبائل چھینا...

"اچھا اچھا نہیں اٹھاتا...." موبائل تو دیں

"چلیں اٹھیں فریش ہوں مجھے بھوک لگی ہے..." موبائل اپنے تکیے کے نیچے چھپایا...

"آپ پہلے جائیں" درید اب مکمل پھیل کے لیٹا...

"...آپ پہلے جائیں.. نامیں ابھی سو رہی ہوں..." آنکھیں بند کیں "

"شرارتی بلی..." اس کی ناک کو دباتے درید بیڈ سے نیچے اتر آیا... پھر ڈریسنگ روم سے کپڑے لے کے باتھ روم میں گھس گیا... اس کے جانے کے بعد دانین نے اپنے تکیے کے نیچے سے موبائل نکالا کہ چیک کرے اس میں کیا کیا ہے... لیکن وہ لاک تھا..

"اکڑو.." نام سے نوازتے موبائل زرا سا دور پھینکا... کمفرٹر اوڑھ کے سو گی.. شام "....کو ریسیپشن بھی تھا

....

... تیار ہو گئیں "رانیہ اس کے کمرے میں آئی "

نہیں... ابھی ہونا ہے... "وہ ابھی کپڑے چینج کر کے آئی تھی رائل بلو کلر کی "
... ساڑھی کے ساتھ ہائی ہیلز پھر خود ہی ہلکا سا میک اپ کیا

جلدی کریں نا... "دانین آپی باہر جاتے ہوئے کہنے لگیں "

... تم جاؤ نا میں اپنے درید کے ساتھ آؤں گی.. "آئینے سے ہی اسے گھورا "

" .... تو مجھے کیوں اتنی دیر سے بٹھا کے رکھا ہے "

میں نے انویٹیشن کارڈ بھیجا تھا ناآؤ رانیہ میں تیار ہوتی ہوں تم مجھے دیکھو... " طنز " کرتے وہ ساتھ بال بھی سیٹ کر رہی تھی...

ہونہہ اب توآپ بدلیں گی ہی... " رانیہ بھی منہ بناتے وہاں سے چلی گی دانین نے " بالوں کو اسٹریٹ کیا اور پھر کھلا چھوڑ دیا کمر سے نیچے تک آتے بال اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہے تھے بالوں کو باندھیں درید جو ابھی باہر سے آیا تھا اس کے کھلے بال دیکھ کے فوراً سے کہا...

... کیا ہے آج پہلی دفعہ کھول رہی ہوں.... " بدمزہ ہوتے اسے آئینے سے دیکھا "

.. نہیں کھولنے نا دانین... " وہ الماری سے کچھ نکالنے لگا تھا پیچھے مڑ کے اسے دیکھا "

بس آج ہی... آج تو ہمارا ریسیپشن ہے زندگی میں ایک ہی دفعہ ہونا آج تو مجھے اپنی "
... خواہش پوری کرنے دیں... پلیز... "اب وہ اس کی منتیں کر رہی تھی

دیکھ لیں... اگر کچھ ہوا نا تو مجھے پھر مت کہنا.... اب آپ کو کیسے سمجھاوں یہ جو "
بھوتوں کا طبقہ ہے بالوں پہ زیادہ عاشق ہوتا ہے.... "منہ میں بڑبڑاتے اپنی مطلوبہ
... چیز برآمد کی... دانین بھی تیار تھی

چلیں... "اس کے قریب آ کے دانین نے اس کے بازو کو تھاما.... مکمل "
کانفیڈنیٹ تھی... پر باہر آتے ہی سب کی شوخی بھری نظروں کی تاب نالاتے ہوئے وہ
درید کے پیچھے چھپی... درید تو اگنور کر گیا ان کے دیکھنے کے انداز کو لیکن دانین سمجھتے
ہوئے بس چھپنے کی جگہ ڈھونڈھ رہی تھی خاص طور پہ زولجان کی نظروں میں کچھ
... زیادہ ہی شوخی تھی

....زولجان.... " درید نے زولجان کو اپنی طرف متوجہ کیا "

جی جی... " وہ اب مسکراتے اس کی طرف پلٹیں... درید نے آنکھوں ہی آنکھوں میں انہیں منع کیا.... سرخ ہوتی دانین کو سامنے کیا جو ہیل کی وجہ سے اس کے گال کے برابر تک آرہی تھی ریسیپشن کے درمیان بھی وہ شرمائی سی پھرتی رہی تھی... درید کی فیملی کے کافی سارے لوگ آج آئے تھے ...

یار تمہاری بیوی کے بال بہت پیارے ہیں..." وہ ابھی دانین کو اس کی فیملی کے حوالے کر کے آیا ہی تھا جب افگن اس کے قریب آیا ...

بکواس نہیں کرنا..." مٹھیاں سختی سے بھینچتے اس نے دانین کو دیکھا جو ہنستے ساری دنیا سے بے خبر ہو کے بیٹھی تھی ...

..اووو....برا لگا... سوری...." افگن اس کا مزاق بنا رہا تھا "

یہاں سے نکلو... ورنہ تمہارا وہ حشر کروں گا..." اس کی آواز اتنی سرد تھی کہ "

...روح تک سرسرا اٹھے

جا رہا ہوں... " اب ڈراؤ تو نا افگن ڈرنے کی ایکٹینگ کرتا دانین پہ نظریں جمائے "

وہاں سے چلا گیا درید نے دانین کو دیکھا تھا جو ابھی بھی عاصم کو چٹکی کاٹتے ہنس رہی

.... تھی

....

....آج تین دن بعد وہ آفس جا رہا تھا... اور دانین منہ بنا کے بیٹھی تھی

URDUNovelians

اچھا تیار ہو جائیں آپ کو امی کی طرف چھوڑ دوں گا... پھر واپسی پہ لے آوں گا... "

" وہ خود تیار ہوتے منہ بنائے بیٹھی دانین کو اٹھایا... جو سنتے ہی خوشی سے اٹھی

... تھی

"....چلو ٹائم تو اچھا گزرے گا "

چینج کر کے وہ آئینے کے پاس آئی... ہلکا میک آپ کر کے بال سیٹ کیے.. اس کا ارادہ انہیں کھلے چھوڑنے کا ہی تھا... برش کرتے نیچے جھک کے اپنی ضرورت کی چیزیں ہینڈ بیگ میں ڈالیں... سب ڈال کے دوبارہ بالوں کو سیٹ کیا....

" ..... سنیں "

وہ جو آئینے کے سامنے کھڑے ہو کے بال بنا رہی تھی اپنے پیچھے آتے تھیف کو دیکھا...

جی... " دیکھ کے واپس آئینے کی طرف رخ کیا "...

ان کو باندھ کے رکھا کریں..."اس کے کھلے رکھنے کے ارادے کو بھانپتے بالوں کو "
فولڈ کر کے آگے کی طرف کیا.... وہ جو اس کے ہاتھوں کے لمس سے پلکیں جھپکائے
...بنا ساکت کھڑی تھی جلدی سے پیچھے مڑی

میرے بال ہی تو پیارے ہیں صرف انہیں بھی قید کر دوں..." جلدی سے اس کی "
...آنکھوں میں دیکھے بنا کہہ دیا

"...جی.. قید رکھیں... ورنہ میں آپ کو بھی قید کر دوں گا "

ڈی ڈی نے اسے واپس گھما کے رخ آئینے کی طرف کیا... ان کا عکس جو آئینے پہ ابھر رہا
.... تھا مکمل تھا

....اور.. کہتے وہ جھکا اور اس کی کان کی لو کو ہلکا سا ہونٹوں سے چھوا

چھت پہ نہیں جانا...." بات مکمل کرتے اس کے بالوں کی خوشبو کو اندر اتارا. "

...دانین سختی سے آنکھیں بند کیے خود میں سمٹی سی جارہہ تھی

اور...اب اس کے ہونٹ اس کی گردن کی طرف رینگ رہے تھے اور دانین بس

...زمین بوس ہونے والی تھی

اور باہر کہیں بھی کسی بھی حال میں نہیں جانا... جتنی اس کی حرکتوں میں محبت تھی

...اس سے کہیں زیادہ اس کا لہجا دل چھو لینے والا تھا

...اور...اب اس کا ہاتھ اس کی کمر پہ رینگتے اگے کی طرف آیا

دانین.... میں جو کہہ رہا ہوں اس پہ عمل کرنا آپ کا فرض ہے..." سمٹی سی کھڑی "

دانین بس اس کے بازوں کے سہارے کھڑی تھی...اس کی سانسوں کی تپش وہ اپنے

...کندھے پہ محسوس کرسکتی تھی...ڈی ڈی کے انداز اس کی جان لے رہے تھے

"... سن رہی ہیں..." اسے زرا سا ہلایا

"..ج...جی..." وہ کسمسائی'

"اور اگر آپ نے میری باتوں پہ عمل نا کیا نا..." اس کا بازو جو اس کی کمر کے گرد تھا سخت ہوا..

"تو جان نکال لوں گا...." ابھی کچھ دیر پہلے والی محبت کہین غائب ہوی... لہجہ سختی سے بھرپور تھا...

"میرے علاوہ کسی کی بھی کال پک نہیں کرنی..." بازو کا حصار تنگ سے تنگ ہوتا جا رہا تھا...

" ...پر "

دانین..." اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتی بازو اتنی سختی سے اس کی کمر کے گرد تنگ " ہوا تھا کہ اس کی ہڈیا جیسے ایک دوسرے سے پیوست ہو گی ہوں...اس کی سانسیں رکنے لگی تھی..آنسو ٹوٹ کے گال تک ایا....

یہ اس کا تھیف تو نہیں تھا...ابھی کچھ لمحے پہلے ہی تو وہ اس سے محبت جتا رہا تھا اور اب ...

درید ایک دم سے پیچھے ہوا....وہ کیا کر رہا تھا اس کے ساتھ...دانین اسے پیچھے کرتی ڈریسنگ روم میں بند ہو گی...

" دانین.. پلیز سوری... "کافی دیر تک وہ باہر نہیں آیی... کب سے اسے آوازیں دے رہا تھا...

" دانین... پلیز.. ورنہ میں ڈور توڑ دوں گا.. "اب کی بار اس کی اواز میں دھمکی تھی....

" دانین.... مین توڑ رہا ہوں" کوئی اثر نا ہوتے دیکھ کے وہ زرا سا پیچھے ہوا اس سے پہلے کے وہ قریب آتا دروازہ کھل گیا...

" آپ ٹھیک ہیں... ؟؟" بکھرے بال اور روئی روئی انکھیں دیکھ کے اس کے دل کو کچھ ہوا تھا...

Really very sorry

....اسے خود سے لگاتے بال سیٹ کیے

" آپ نے ایک دم سے ایسے کیوں کیا... میں بابا کو بتاوں گی آپ مجھے مارتے ہیں....." لہجے میں ابھی بھی نمی کی آمیزش تھی...

" آپ کو پتا ریسیپشن پہ بھی منع کیا تھا آپ کو... لیکن آپ نے اپنی ضد پوری کی... اور لوگ آپ کو ایسے دیکھیں مجھے اچھا نہیں لگتا.. " اگلی بات وہ گول کر گیا...

" ... لیکن میں اپنی ماما کے گھر جا رہی ہوں... ان سے کیا چھپانا "

جی بلکل... لیکن احتیاط تو کرنی ہے نا... اگر وہاں کوئی اور ہوا اور... "ابھی تک وہ "
...اس کے سینے سے لگی تھی البتہ اب پہلے سے نارمل تھی

اچھا اب چلنا ہے یا ادھر ہی رہنا ہے.... "اسے اپنے ساتھ چپکے دیکھ کے "
مسکرایا... جو اسے چھوڑنے کے ارادے میں بلکل بھی نہیں تھی یہ پہلی دفع تھا نا تو
... معاف کر دیا دانین نے... لیکن تھیف اگلی دفعہ ایسا کچھ کیا نا تو میں... وہ دور ہٹی

کیا کریں گی.... "وہ جو اس سے دور ہو کے کھڑی ہوی تھی دوبارہ اپنی قید میں "
...لیا

کچھ نہیں.. چلیں اب... "جلدی سے خود کو چھڑویا... اور پھر بال باندھ "
.. کے سکارف کیا

شام کو لینے آوں گا خود.. دھیان سے رہنا..."زولجان سے اجازت لے کے وہ باہر "
...اے تھے

اوکے ٹھیک ہے میرے سر تاج...آپ کا بس چلے تو مجھے کہیں چھپا کے رکھ لوں "
....اور میں ایسا کروں گا بھی اگر آپ نے میری باتیں نا مانیں تو....."گاڑی سٹارٹ
.....کرتے گیٹ سے باہر نکلے... پھر اسے ماما کے پاس ڈراپ کر کے وہ اگے چلا گیا

....

سر آپ ایسے کیوں بیٹھے ہیں..."آج بھی ڈی ڈی آفس نہیں آیا تھا اور اسے اکیلے "
ہی سب ہینڈل کرنا تھا...جب زرنیش (رابیل) اس کے آفس میں دستک دے کے
...داخل ہوئ

...کچھ نہیں... ٹیم ریڈی ہے..."وہ سیدھا ہوا "

...جی سر... "وہ اسے کم اور آس پاس زیادہ دیکھ رہی تھی "

چلیں پھر... "شاہد اپنا موبائل اٹھاتے اٹھا گاڑیوں میں سب بیٹھے اسی کا انتظار کر " رہے تھے اگلے پندرہ منٹ میں وہ لوگ بنک پہنچ چکے تھے اس بنک کی طرف سے جانے والی گاڑی جس میں کروڑوں کے حساب کی مالیت کا سامان گولڈ ہیرے اور کیش.. وہ ...سب لوٹ لیا گیا تھا

...بینک کا مینجر کہاں ہے... "کافی سارے لوگ جمع تھے وہان "

جی میں ہوں... "ایک سوٹیڈ بوٹیڈ آدمی آگے آیا.. جیسے شاہد نے اپنا کارڈ دیکھا کے " ...تفتیش شروع کی

...آپ نے ان لوگوں کو دیکھا ہے.... "شاہد نے بینک مینجر سے پوچھا "

جی نہیں سر گاڑی یہاں سے نکل چکی... اور ہم لوگ تو اندر تھے سب.... "وہ خود بھی کافی ڈرا ہوا لگ رہا تھا...

ایک منٹ... کچھ کھٹکا... یہ گاڑی یہاں سے نکلنے والی ہے یہ ان رابرز کو کیسے پتا چلا " جبکہ اس کے متعلق تو کوئی بھی نہیں جانتا کہ کون سی گاڑی ہو گی... پھر ان کو کیسے پتا کہ اسی گاڑی میں سارا سامان ہے... " مشکوک نظروں سے مینجر کو دیکھا...

سر سچ میں میں کچھ نہیں جانتا مجھے تو یہ بھی نہیں پتا کے گاڑی آج جانے والی ہے... " ہم لوگوں سے بھی یہ سب چھپایا جاتا ہے سر..."

ہمم......اس گاڑی میں کون کون تھا... مطلب ڈرائیور کون ہے یہاں..." "
...وہاں موجود سب لوگوں کو مخاطب کیا

...جی سر میں ہوں..."ایک آدمی آگے آیا جو چہرے سے ہی مظلوم لگ رہا تھا "

کیا آپ نے دیکھا ان میں سے کسی کو... کتنے لوگ تھے وہ..."اب اس سے سوال "
...پوچھا

" .وہ دو لوگ تھے اور دونوں نے منہ پہ ماسک لگاے تھے "

اچھا....تو کچھ ایسا جو تمہیں مشکوک لگا ہو..."ٹیم کے سبھی لوگ جانچ پڑتال کر "
...رہے تھے

" نہیں سر.. انہوں نے مجھے باندھ دیا تھا.. اور ایسے اپنے ساتھ لے گئے تھے گاڑی کے اندر.. "اس نے پاس کھڑے گارڈ کی طرف اشارہ کیا...

" اچھا تو یہ بھی تھا ساتھ... "

" جی سر.... "

مطلب تمہیں کچھ نا کچھ تو پتا ہو گا... "وہ اب اس کی طرف مڑا "...

" اور تو کچھ نہین پتا صاحب وہ مجھے اندر لے جا کے گن پوائنٹ پہ سب کچھ کھلواتے رہے... "

...ہوں...کچھ ایسا جو ان دونوں میں ایک جیسا ہو..."آگے سوال پوچھا "

صاحب ایک تو ماسک تھا..اور ایک سرخ رنگ کا دھاگا دونوں نے بازوؤں پہ باندھا "

...ہوا تھا صاحب..."اسے جتنا پتا تھا بتا دیا

" ...ٹھیک ہے "

...گاڑی چیک کی اچھے سے...آپنے ایک آدمی کی طرف دیکھتے شاہد نے پوچھا

...سر کچھ نہیں ملا...سب چیک کر لیا

...اچھے سے کیا ہے

...جی سر سب اچھے سے کیا ہے

ٹھیک ہے... ہمیں کچھ پتا چلتا ہے تو ہم لوگ آپ لوگوں سے رابطہ کرتے ہیں..اور اگر ہمیں آپ میں سے کسی کے تعاون کی ضرورت ہوی تو... امید ہے ہماری مدد کریں گے...

جی بلکل سر کیوں نہیں... مینیجر سے الوداعی مصافحہ کرتے وہ لوگ واپس اگے...

سر آپ پریشان نا ہوں.. یہ جو بھی کر رہا ہے وہ پکڑا جاے گا.....زرنیش نے شاہد کو دیکھتے کہا...

ہاں پکڑے تو جائیں گے... لیکن....

"لیکن کیا سر...."

لیکن یہ کہ ہم لوگ سہی کام تب ہی کر سکیں گے نا جب ایک ٹیم بن کے رہیں " گے... مسٹر ڈی ڈی آج کل پتا نہیں کون سی ہواوں میں اُڑ رہے ہیں... ساری چیزوں کا الزام ہی مجھ پہ لگا دیا حالانکہ مجھے وہ شروع سے جانتے ہیں... "پچھلے کچھ دنوں کا غبار ... نکلا بھی تو کس کے سامنے

اووہ.... سر حالات اتنے خراب ہیں آپ لوگوں کے درمیان... "اس کے کسی " بھی عمل سے نہیں لگ رہا تھا جتنی وہ پریشان ہونے کی ایکٹینگ کر رہی ہے حقیقت میں .... بھی ہے

ہاں تو اور کیا... بس ایک دفع ڈی ڈی آ جائے فائنل بات کروں گا یا تو وہ نکلے گا یا " ... میں.... "اس کا تو پارا کچھ زیادہ ہی ہائی تھا

لیکن سر...ایسے تو وہ اور آپ کے خلاف ہونگے اور آپ کو ہی غلط سمجھیں " گے..." وہ دل ہی دل میں مسکرا بھی رہی تھی...ایک نیا پتا اس کے ہاتھ آنے والا تھا...

اس کے سمجھنے یا نا سمجھنے سے کیا ہوتا ہے...میں ہوں تو نہیں نا" گاڑی روکتے نیچے " اترے...

جی سر... مسٹر ڈی ڈی ویسے بھی مجھے اچھے نہیں لگتے...پتا نہیں کس چیز کا گھمنڈ " ہے گردن ہر وقت اکڑی رہتی ہے...جانے کون سی دنیا میں رہتے ہیں.. "

میں سوچ رہا ہوں کچھ ایسا کروں کہ وہ واپس اسی "

دنیا میں آجاے.." شاہد نے بات کو گھما کے اسی بات میں جواب دیا...

.. مطلب... "زرنیش نے سوالیہ دیکھا "

مطلب یہ کے میں غلط نا ہو کے بھی غلط ہوں تو پھر سچ میں ہی غلط کیوں نا بن "
" ... جاوں.... میرے پاس ایک پلین ہے

....

" ...۔۔دانین یہ کپڑے چھت پہ پھلا آو "

ماما بھی جیسے اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھیں... پہلے اچھی خاطر مدارت کی اور ابھی
... . کپڑوں کا ڈھیر دھونا شروع

ماما کچھ رحم کریں نئ نویلی دلہن سے کام کروائیں گی..." وہ جو ابھی نہا کے نکلی تھی "
.. ... تلملا کے رہ گئ

باتیں نا کرو دانی... جا کے کپڑے پھیلاؤ منہ پھلاتے وہ کپڑوں کا ٹب اٹھا کے اوپر آئی... بہت اچھی ہوا چل رہی تھی موسم بھی اچھا تھا...

"اااااہ"۔۔۔۔ "

ایک تیز ہوا کے جھونکے سے اس کا دوپٹہ سرک کے سر سے اترا ہی تھا کہ کچھ بہت زور سے اس کی کمر میں اکے چبھا۔۔۔اس کے لائیٹ بلو شرٹ لمحوں میں سرخ ہوی درد کی شدت سے اسنے دہرہ ہوتے دائیں بائیں دیکھا۔۔۔

" ریلیکس میری جان۔۔۔ "

اس سے پہلے کہ زمین بوس ہوتی اس جنونی شخص نے عین اسی جگہ پہ دباو ڈالتے اسے گرنے سے بچایا۔۔۔۔ کتنی دفعہ آپ سے کہا ہے ڈی ڈی کو بلکل بھی نہیں پسند کے اپ سب کے سامنے اپنے جسم کی نزاکتوں کا اشتہار لگاتی پھیریں۔ یہ تیر جو ابھی مارا ہے میں نے یہ اسی کی سزا ہے۔۔"

" آ۔۔آ۔۔آپ کو زرا رحم نہی۔۔۔ں۔۔۔ مم۔۔میں۔۔آ۔پ۔۔ "

اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا درد تھا کے جسم میں پھیلتا ہی جا رہا تھا۔۔۔آنسو آنکھوں سے لڑکھ لڑکھ کے سرخ گالوں کو بھیگونے لگے۔۔۔

ڈی ڈی نے زرا سا جھک کے دانین کو اپنی باہوں میں اٹھایا جو درد سے بے حال ہوتی بے ہوش ہونے کو تھیں۔۔۔

"...مجھے آپ کی انکھوں میں آنسو بلکل نہیں پسند"

ایک بھی آنسو نا نکلے ورنہ ؟؟؟"....بند ہوتی آنکھوں سے آنسو پھسلتے دیکھ کے سختی "

....سے ڈی ڈی نے اسے باور کروایا

اس کے خون سے ڈی ڈی کے بازو بھی سرخ ہو رہے تھے

دانین آنسو نہیں بہا سکتی لیکن بے حوش تو ہو سکتی تھی نا؟؟اس ظالم کی قربت سے بچنے کے لئے وہ یکدم اسکی باہوں میں جھول گئی۔۔۔۔۔۔

کمرے میں آ کے اسے بیڈ پہ لیٹایا پھر شرٹ کو اوپر کرتے زخم جانچا چھوٹا سا تیر جو آگے سے انجیکشن کی سرینج کی طرح باریک تھا نازک سی کمر کو زخمی کر گیا تھا تیر کو کھینچ کے نکالا۔۔۔۔

کہا بھی ہے ایسی حرکتیں نہیں کیا کریں جس سے میں اپنا ضبط کھو دیتا ہوں۔۔۔" بازو سے آنکھیں مسلتے اس نے خود کو کنٹرول کیا۔۔۔اس کی تکلیف سے اس کا دل بھی پھٹتا تھا لیکن وہ لڑکی کہاں سمجھتی تھی اس کی باتیں اسکی محبت اس کا جنون۔۔۔ پھر جھک کے اس کی کمر پہ ہونٹ رکھے خون اس کے اندر اتر رہا تھا لمحہ بلمحہ ....

بہت ٹیسٹی ہیں" سرخ ہوتی آنکھوں سے سامنے پڑے وجود کو مخاطب کیا..."

بھکرے وجود کو دیکھ کے اس کے عصاب کمزور ہو رہے تھے اس سے پہلے کہ وہ بہکتا

کانپتے ہاتھوں سے اس کی ڈریسنگ کرتے وہ بنا اسے دیکھے باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔

......!..............!.......!......!...

اس تنگ و تاریک کمرے میں ایک الاؤ جل رہا تھا جس کی دوسری طرف پلوشہ کھڑی

اسے بہکا رہی تھی تا کہ اس کا دھیان افگن کی طرف نا جائے اور وہ لوگ آسانی سے اپنا

کام نبٹا لیں۔۔۔

اس کمرے سے کوسوں دور ایک اور الاو تھا جو اس سے کئی گنا بڑا تھا۔۔۔

کہاں چھپا بیٹھا ہے تمہارا بھائی۔۔" فہام اس وقت اپنی اصلی شکل میں تھا جو کہ کافی "

خوفناکک اور ڈراونی تھی۔۔

"جاو یہاں سے۔۔۔افگن بابا کے پاس چلا گیا ہے۔۔۔"

گھبراتے ہوئے کہا۔۔اسے ڈر تھا کہ کہیں فہام کو ان کی حقیقت نا پتہ چل جائے ۔۔اگر ایسا ہو جاتا تو ان کی اتنے دنوں کی محنت غارت جاتی

ٹھیک ہے جا رہا ہوں" کندھے اچکاتے وہ اگلے ہی لمحے وہاں سے غایب ہوا۔۔وہ اس" کے انداز سے جان گیا تھا کہ اس سے کچھ چھپا ہوا ہے ....

افگن کو ڈھونڈتے وہ اس کے ٹھکانے تک پہنچ ہی گیا...اسی قبرستان جس میں درید پیدا ہوا تھا...دانش مرا تھا اور فہام ہمیشہ کے لیے اس جسم میں قید ہو گیا تھا...اس کے ساتھ والے جنگل میں آسمانوں کو چھوتی آگ جل رہی تھی...اور اس اگ سے سے میلوں اوپر وہی انسان جھول رہے تھے جو وہ انسانی دنیاں سے پکڑ کے لایا تھا..وہ سو کے قریب لوگ تھے ان لے سر کٹے ہوے تھے... گردن سے خون کی پھوار نکل رہی تھی

جو اس سے چند فٹ کے فاصلے پہ رکھے ایک چھلنی دار برتن میں گرتی.. پھر وہاں سے قطرہ قطرہ کر کے نیچے رکھے ایک اور برتن میں وہ خون گرتا تھا.... وہ ریڈ وائین تیار کر رہا تھا... ان سب انسانوں کا خون وہ اتنی مقدار میں اکٹھا کرنا چاہتا تھا کہ کبھی بھی اگر اسے ضرورت پڑے تو اس کے پاس موجود ہو... اس سب کو پکانے کے بعد اس میں وہی سیال مادہ جانا جو آج بھی اس قبر میں بند اس چھوٹے سے بچے کے منہ میں جاتا تھا... اس کے مکس ہوتے ہی افگن نے وہ محلول تیار کر لینا تھا جو درید کو بدعا کے طور پہ ملا تھا لیکن اس کے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہوا تھا...

وہ وہاں پہنچا تو افگن اس قبر کی کے پاس کھڑا تھا... فہام اسے پکڑ کے دور لے آیا.. اتے اتے وہ پھونک مار کے اگ بجھانا نہی بھولا تھا.. اگر وہ ایک بار یہ تیار کر لیتا تو اسے قابو کرنا بہت مشکل تھا شکر ہے کہ وہ وقت پر پہنچ گیا.. اب وہ دونوں ہواوں میں اڑتے ہوے سنسان علاقے کی طرف جا رہے تھے... فہام نے ایک ہاتھ لمبا کر لے اس کی گردن کو دبوچا... لیکن وہ اپنے آپ کو چھڑوا کے نکل گیا

"ہاہایا۔۔ تم مجھے کبھی نہیں پکڑ سکتے فہام۔۔۔"

افگن نے ہنستے ہوئے اپنی رفار بڑھائی۔۔۔"اس دفعہ بھی میں ہی جیتوں گا۔۔۔" وہ ایک دم سے نظروں سے اجھل ہوا۔۔

یہ تو وقت بتائے گا کہ اس بار جیت کس کی ہوتی ہے۔۔۔یوں بزدلوں کی طرح" چھپ کے تمہیں کیا لگتا ہے خود کو مجھ سے بچالو گے۔۔" وہ اس وقت شدید اشتعال میں تھا

پھر آنکھیں بند کرتے کچھ پڑھا اور ہوا میں پھونکا۔۔۔افگن اسے دوسری سمت اپنے پیچھے نظر آیا تو اس نے اپنا رخ بدلا اور چھپٹ کے اسے پکڑا۔۔۔اب کی بار وہ خود کو نہی بچا پایا تھا.. فہام نے اسے پکڑ کے پوری قوت سے ہوا میں اچھا...اس کے قریب جا کے اپنے ہاتھ کو ہوا میں پھیلایا تو ایک گول برتن آگیا جو خون سے بھرا ہوا تھا... ...اس پہ. منتر پڑھ کے پھونکا اور افگن کے سنبھلنے سے پہلے پی اس پہ چھڑک دیا

افگن تڑپ ہی تو اٹھا... خود کو بچانے کے لیے بھاگا... لیکن فہام کے پہ در پہ ریڈ وائین کے وار اسے بے بس کرتے ہوئے چھوٹے سے چھوٹا کرتے چلے گے.. یہاں

تک کے وہ خاک بن کے ہواوں میں پھیل گیا... اس کے بھسم ہوتے ہی ساری فضا میں ایک عجیب گندی سی بو پھیلی تھی۔۔

...برائی کبھی نہیں جیت سکتی۔۔ پھر چاہے وہ انساوں کی ہو یا جنات کی۔۔

. فہام اسے اس کے انجام تک پہنچا چکا تھا

...اب اسے ان باقی سب لوگوں کو ان کے گھروں تک پہنچانا تھا

وہ تیزی سے وہاں سے مڑا اور اس جگہ پہ آیا جہان سب انسانی دنیاں کے لوگ خوف حراس سے مفلوک حال نظر آتے تھے... اپنے ہاتھ سے چٹکی بجاتے ہی اس نے ان ...سب کو واپس اسی مقام پہ پہنچایا جہاں سے وہ غایب ہوے تھے

جن کو وہ مار چکا تھا... ان کو تو واپس زندہ نہیں کر سکتا تھا لیکن ان کے خاندانوں کو بتانا تھا تسلی دینی تھی... واپس اس الاو پہ آیا تو وہ کچھ لوگ ویسے ہی لٹکے ہوے تھے جن کو زمین پہ اتار کے ان کے سروں کو واپس ان کی گردن سے جوڑا.... اور کپڑے میں لپیٹ کے شہر کے ہوسپیٹل کے سامنے رکھ دیا.. پھر خود ہی روپ بدل کے اندر

ڈاکٹرز کو اطلاع کر دی کہ یہاں کچھ لاشیں پڑی ہیں.. ان کو انجام لگاتے لگاتے اگلے دن کی رات شروع ہو چکی تھی۔۔۔

دانین کو ابھی تک ہوش نہی آیا تھا۔۔ چاچو کے گھر بیڈ پہ لیٹی دنیا مافیا سے بے خبر۔۔۔

درید کے جانے کے بعد شاہد نے اس کے چچا کو اطلاع دی تھی۔۔ڈی ڈی کی وجہ سے وہ ان کو جانتا تھا۔۔۔

پھر وہ اسے اپنے گھر لے آئے تھے ڈاکٹر بھی چیک کر کے چلا گیا تھا.. رانیہ اس کے پاس بیٹھی تھی چوبیس گھنٹے ہونے والے تھے لیکن دانین ابھی تک اسی حالت میں تھی ..

لگتا ہے آپی بھائی کے آنے پہ ہی آنکھیں کھولیں گیں... اس کے قریب ہوتے کان میں ہولے سے کہا.... لیکن وہ ہوش میں ہوتی تو سنتی نا

"...اسلام علیکم سر"

سب اسے آج دو دن بعد دیکھ کے اپنی جگہ سے اٹھ کے سلام کر رہے تھے

... گردن ہلا کے وہ تیزی سے کوریڈ سے ہوتا اپنے آفس میں آیا

کانگریچولیشن برو..... تم نے کر دیکھا.. "سامنے سے اتے شاہد نے کہا... پھر اس" کے پیچھے اندر داخل ہوا

"... تم نے نہی ہم نے"

سپاٹ انداز میں کہتے وہ اپنی چئیر پہ براجمان ہوا پھر ٹیبل ڈرار سے کچھ تلاش کرنے لگا...

شاہد وہ ریڈیو جو تمہیں ملا تھا دیکھاو مجھے... "پھر اس کی طرف دیکھا جو اسے مسکرا" کے دیکھ رہا تھا...

..ہاں میں لاتا ہوں.. " ٹیبل پہ ہلکہ سا ہاتھ مارتے اٹھ گیا"

اس کے جاتے ہی درید نے ایک ہی نظر میں سارا کمرا چیک کیا پھر اٹھ کے ہائیڈن روم (خفیہ کمراہ) میں آیا... کبڈ سے اپنا موبایل اٹھایا...

اتنے میں شاہد ریڈیو لے کے آگیا تھا.. اسے دیکھ جھٹکا لگا.. یہ تو ان کا خاندانی ریڈیو تھا.... پہلے پڑ دادا پھر دادا اور آخر پہ چاچو.... اس کے ابا کو ان چیزوں کا اتنا شوق نہیں تھا

.. کیا ہوا...؟؟" کہیں ڈر ور تو...؟؟" شاہد ہنستے اس کے سامنے چٹکی بجای"

.. نہی یہ مجھے دو..." پھر اس سے لے کے ڈرار میں رکھ دیا چاچو کو واپس کرنا تھا "

تمھیں کوی کام نہیں ہے..." ای برو اٹھا کے شاہد کو دیکھا جو اسے دیکھنے میں مگن تھا" ... جیسے پہلی بار دیکھ رہا ہو

نہیں آج تو ویلا ہوں... کوی ٹینشن نہی.۔ نا ہی کوی سیپا نا کسی کیس کا پنگا"

..."ےےے

...ریلیکس ہوتے چئر سے ٹیک لگاتے بازو ہوا میں اکٹاتے کہا

"...تو گھر چلے جاو"

"... گھر کون سا بیوی ہے جو منہ اٹھا کے چلا جاوں"

تو اور کوی نہیں ہے کیا ماں جی بہن بھائی وہ سب کسی کھاتے میں نہیں آتے..." درید
... کو اس پہ تپ چڑھ رہی تھی جو چپک گیا تھا

"...ہاں بہن تو ہے.. لیکن"

"... لیکن ویلکن کچھ نہیں یہاں سے کھیسکو مجھے گھر کال کرنی ہے"

"...اووہ ائی سی... ایسے کہو نا.... بھابھی جی سے"

... جاتے ہو یا سکیورٹی کو بلواوں..." موبایل اٹھاتے دھمکایا"

"...کرو بھای کرو"

...کاش ہماری بھی بیوی ہوتی..."آخر میں اداسی سے کہتے باہر نکل گیا"

...اس کے جاتے ہی درید نے دانین کا نمبر ڈائل کیا

دوسری طرف دانین کا سیل رانیہ کے پاس تھا... تھیف کا نام دیکھ کے ہچکچاتے کال

...پک.. اللہ جانے کون سا چور ہے جس پہ دانین نے تھیف لکھا تھا

"......اسلام علیکم"

"ک.. کون...؟

بھاری مردانی آواز سن کے رانیہ گھبرائی.."

"دانین کہاں ہے..؟"

درید کو اس پہ غصہ آیا جو اپنا موبائل کسی اور کے حوالے کیے ہوے تھی۔۔

"آپی کی طبعت ٹھیک نہیں ہے۔۔"

بات کروائیں ان سے۔۔"اسے الجھن ہونے لگی تھی۔۔"

وہ بے ہوش ہیں۔۔"رانیہ نے بتاتے دانین کی طرف دیکھا جو ابھی تک ہوش میں" نہیں آئی تھی۔۔۔

"کیا؟؟میں آتا ہوں۔۔۔

جلدی سے اٹھا۔۔۔رابطہ منقطع کرتے باہر آیا اگر دنیاں والوں کا خیال نا ہوتا تو وہ پلک جھپکتے ہی دانین کے پاس ہوتا۔۔۔پر ہاے یہ لوگ۔۔۔

"اسلام علیکم.. "

کال رسیو ہوتے ہی یمنیٰ نے پہل کی.. کب سے نمبر لکھتی اور پھر ڈلیٹ کر دیتی... ...اسی چکر میں وہ ادھا گھنٹہ ضائع کر چکی تھی

"جی کون...؟"

وہ جو ابھی ارام دہ سوٹ زیب تن کر کے ڈریسنگ کے سامنے بال سیٹ کر رہا تھا مردانہ وجاہت کا شاہکار.. خوبصورت نسوانی آواز سن کے اس کے آئبرو تنی

جج...جی..و..وہ میں یمنی.."آ...آپ سے شادی ہونی... میرا مطلب بابا لوگوں ...نے رشتہ فکس کیا نا ہمارا"

گھبراہٹ میں جو بھی آیا بول دیا... جانے کیا سوچتے ہونگے میرے بارے میں

"...جی کہیے.. " ناگواری سے کہتے پرفیوم اٹھا کے جود پہ ہلکا سا سپرے کیا"

" و..وہ..وہ"

کہتے ہوئے ہچکچا رہی تھی جانے اس کا کیا ریئکشن ہوتا..اپنے ناخنوں کو چباتے وہ "وہ" ..پہ ہی اٹک گئی

"..جلدی کہیں جو کہنا ہے میرے پاس فضول وقت نہیں ہے"

اس نے اپنے لہجے کو حتہ القدور نرم رکھنا چاہا ورنہ دل تو کر رہا تھا اس لڑکی کو ایک جا کے ..لگا ہی آتا جو یوں منہ اٹھا کے کال کر دی تھی

"م.. میری شادی ہو چکی ہے.. مطلب میں نے کوٹ"

واٹ ربش... "اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ سمجھ گیا کہ کیا کہنے والی ہے

"اریوان یور سینسیز

اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا... "کیا فضول گوئی کر رہی ہیں محترمہ.. آپ جانتی بھی ہیں کیا کہہ رہی ہیں.. "

چند دنوں میں ان کی شادی ہونے والی تھی اور وہ ایسے بتا رہی تھی جیسے بہت بڑا احسان کر رہی ہو اس پہ

ج.. جی... پلیز.. آپ شادی سے انکار.. کر دیں.... میں... نکاح شدہ... سوری" مطلب شادی شدہ ہوں.."

...جلدی سے کہہ کے فون بند کر دیا

اللہ جی... بچالے پلیز اس آدمی سے.. ورنہ مجھے کچا ہی چبا جاے گا... تیزی سے چکر کاٹتے متوقع بے ستی کا سوچنے لگی..

ربیحہ کے ساتھ مجھے لازمی لٹکانا تھا... جھوٹ تو بول دیا ہے اب پتا نہیں وہ سڑیل انسان کیا کرے گا.....بڑبڑاتے مسلسل کمرے کے چکر کاٹ رہی تھی ساتھ بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی کا ناخن اس کے دانتوں تلے شہید ہو رہا تھا

"کیا ہوا یمی آپی۔۔۔؟"

ربیحہ چائے کے مگ ہاتھ میں لیے اندر داخل ہوئی تو یمنی کے پریشان چہرے کو دیکھ کے پوچھا۔۔

عمر میں یمنی ربیحہ سے ایک سال بڑی تھی لیکن حرکتیں ساری بچوں والی اس کی بانسبت ربیحہ۔۔ سمجھدار اور میچور تھی۔۔وہ دو ہی بہنیں تھیں اوپر تلے کیں۔۔۔ان

کے والدین زندگی میں مصروف ان کو وہ توجہ نہیں دے سکے تھے جو ان کو چاہیے تھی خاص طور پہ بیٹیوں کو تو ماں باپ کی زیادہ سپورٹ چاہیے ہوتی ہے لیکن ان کی مدر سوشل وہ ومین تھی اور والد صاحب بزنس کے سلسلے میں کبھی یہاں تو کبھی وہاں۔۔جب تک دادی حیات تھیں یمنی بڑے ہونے کا خوب روعب جماتی ربیحہ پہ۔۔۔ربیحہ کچھ اس وجہ سے بھی تھوڑی سادی تھی۔۔۔پھر دادی کی وفات کے بعد یمنی کا براوقت شروع ہوا دادی کی زندگی میں اس پہ کوئی روک ٹوک نہیں تھی اب اس کی ہر کام اپنی مرضی سے کرنے کی اتنی عادت بن چکی تھی کہ کوئی روکتا تو اسے چڑ ہوتی پھر آہستہ آہستہ وہ خود سر ہوتی گئی،،کچھ ماں باپ کی بے جا روک ٹوک اور کچھ ان کی پراپر توجہ نا ملنے کی وجہ سے وہ ان سے دور ہوتی چلی گئی۔۔ابھی وہ شادی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن مما باب کے سامنے اس مالمے میں وہ خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی۔۔اوپر سے جس کے ساتھ اس کی شادی ہونے والی تھی وہ بھی کھڑوس۔۔۔وہ بھی اسے کھل کے سانس نا لینے دیتا۔۔۔اب یہی بات اسے پریشان کر رہی تھی چلو یہاں سے تو وہ چلی ہی جاتی لیکن آگے سے ہزبینڈ جی بھی ویسے ہی سڑے ہوے ملتے تو اس کی تو زندگی کا ستیا

ناس ہو جانا تھا۔ سو بہت سوچ بچار کے بعد یہ ہی طریقہ زہن میں آیا کے وہ اسے کہے کہ وہ پہلے سے شادی شدہ ہے اور اس کی بچت ہو جاے۔۔

کچھ نہیں یار۔۔ "اس کے ہاتھ سے مگ لیا۔۔ "

" پھر چہرے پہ بارا کیوں بج رہے ہیں۔۔۔ "

" ویسے ہی۔۔۔ "

پھر بھی۔۔۔ کیا پروبلم ہے آپی۔۔۔ مجھے بتائیں کیا پتہ میں سولو کر لوں۔۔۔ "بیڈ پہ " بیٹھتے یمنی کو دیکھا جو ایک ہاتھ میں مگ اور دوسرے ہاتھ کے ناخن چبا رہی تھی۔۔

مجھے اس سے شادی نہیں کرنی یار۔۔۔ وہ بہت روڈ بندہ ہے نا ہنستا ہے خود اور نا مجھے " ہنسنے دے گا۔۔۔ "وہ بھی اس کے ساتھ بیڈ پہ آ بیٹھی۔۔

"آپی شادی کے بعد ٹھیک ہو جائیں گے نا۔۔اور آپ کو کیا پتا کہ وہ ایسے ہیں۔۔آپ نے کون سا ان کو زیداہ دیکھا یا اپ جانتی ہیں۔۔۔"

"لیکن تم نے دیکھا تھا نا اس دن کیسے اکڑ کے بیٹھا تھا اور پھر ابھی جب میں نے بات کی کال پہ تب۔۔۔"زبان دانتوں تلے دبائی۔۔اسے نہیں بتانا کہ وہ کیا کارنامہ سرانجام دے چکی ہے۔۔۔

"کیا مطلب آپی۔۔؟؟"ربیحہ نے مگ سائڈ ٹیبل پہ رکھا اور اس کو گھورا۔۔

"کچھ نہیں۔۔وہ تو بس ایسے ہی۔۔"بال کھجاتے دائیں بائیں دیکھا۔۔

"آپی سچ سچ بتائیں کیا کیا ہے ورنہ ماما کو بتا دوں گی۔۔۔"

"کیا ہے۔۔۔"رکو نا یار بتاتی ہوں۔۔"وہ جو اٹھنے لگی تھی پکڑ کے واپس بیٹھایا۔۔۔

پھر اسے ساری بات بتائی۔۔

کر دیا نا پنگا پھر اب کیا ہو گا اگر انہوں نے بتا دیا ماما با کو تو۔۔

چپ کرو۔۔۔اب ڈراو نہیں۔۔

انگلیاں مروڑتے اس نے ربیحہ کو گھورا

دشمن جان کو سامنے بیٹھا دیکھ کے جلدی سے دوبارہ آنکھیں بند کیں.. لیکن درید نے اس کی آنکھوں کی جنبش کو بھی محسوس کر گیا تھا

" ....جی

وہ چاچو سے باتیں کرنے میں مشغول تھا.. وہ بھی دانین کے متعلق ہی پوچھ رہے تھے...

"..لڑکیوں کو سنبھالنا بہت مشکل ہوتا ہے برخوردار"

...کسی بات پہ مسکرا کے جواب دیتے درید کو سمجھایا

جی چاچو... لیکن دانین کچھ الگ قسم کی ہے "اپنی مسکراہٹ کو دباتے کن اکھیوں "
..سے اس بے ہوشگی کا ناٹک کرتی دانین کو دیکھا

"مطلب...؟

"کہیں سدھر تو نہی گی..؟

چائے کی چسکی لیتے انہوں نے بھی دانین کو دیکھا... رانیہ اس کے سرہانے بیٹھے اسی
...کا موبائل یوز کر رہی تھی

"...جی نہیں.. بہت سر پھری ہیں"

"...ک کوی کام بولو اسے کرنے کی بجائے بگاڑ دیتی ہیں

اوپر سے اپنے آپ کو پتا نہیں کیا سمجھتی ہیں جیسے کسی فلم کی کوئی ہیروین ہوں "
---"اس کے لفظ لفظ پہ دانین کے چہرے کے زاویے بدل رہے تھے

اچھا۔۔ میری رانیہ تو بہت سمجھدار ہے۔۔۔" جانے کیا سوچ کے چاچو نے کہا پھر کچھ " یاد آنے پہ خاموشی سے اٹھ کے چلے گے۔۔ان کے پیچھے رانیہ بھی چاچی کے پاس چلی گی۔..

ہونہہ بہت ہی سمجھ دار ہے۔۔ دل ہی دل میں سوچتے دانین نے بمشکل خود کو کنٹرول کیا ہوا تھا۔۔

جی جی ماشاء اللہ۔۔۔کاش میری ملاقات رانیہ سے پہلے ہو جاتی اور دانین کی " جگہ۔۔۔"

ان دونوں کے جانے کے بعد وہ اٹھ کے اس کے قریب چلا آیا۔۔

"تھیف۔۔" میں سن رہی ہوں۔۔۔

اس سے پہلے وہ بات پوری کرتا دانین نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔اس نے آواز کا قریب سے آنا بھی نوٹ نہیں کیا تھا۔۔۔آنکھیں کھلتے ہی اپنے اوپر جھکتے درید کو دیکھ کے دوبارا آنکھیں بند کیں۔۔۔۔

درید چاچو بیٹھے ہیں۔۔" سلو آواز میں کہتے اسے بتایا۔۔اسے نہیں پتا تھا چاچو بھی" چلے گئے ہیں رانیہ کا جانا تو وہ محسوس کر گئی تھی۔۔۔

"نہیں ہیں۔۔

پیچھے ہوا دانین پ انکھیں کھولیں۔۔اس کے گال کو انگوٹھے سے مس کرتے گھبیر لہجے میں کہتا وہ اس کے اوسان خطا کر گیا۔۔۔جلدی اٹھیں۔۔میں آپ کو لینے آیا ہوں۔۔

پھر وہ اٹھی۔۔

"کیسا فیل کر رہی ہیں۔۔؟

"آپ کو پتا درید وہ لڑکی تھی جو اس دن۔۔

اسے وہ رات یاد آئی جب اس نے رابیل کو دیکھا تھا کال کرتے۔۔

اس کی انکھیں جل رہی تھیں۔۔

نہیں۔۔" وہ اس نے ماسک لگایا ہوا تھا جیسے موویز میں لگائے ہوئے ہوتے ہیں۔۔اسے بہلایا

"سچ میں

مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"جی ہاں سچ میں۔۔

"فریش ہوں پھر ہم اپنے گھر چلتے ہیں۔۔۔

اس نے پچھلے دو ہفتے جو دانین سے دور گزارے تھے اس میں گھر کی سیٹینگ کروائی تھی جو اس کے سوتیلے ماں باپ کا تھا۔۔ بابا کی ڈیتھ برین ٹیومر کی وجہ سے ہوئی اور پھر ماں ان کا غم برداشت نہیں کر پائیں اور اس سال میں ہی ان کے پاس چلی گئیں

۔۔۔اس کے بعد سے یہ گھر بند پڑا تھا اس کی ریپیرینگ کروا کے اسے رہنے کے قابل بنوایا تھا۔۔۔

پر کھانا کا کے وہ لوگ جن میں رانیہ چاچو دانین اور وہ شامل تھے اس گھر کی ظرف اپنا سفر شروع کیا۔۔

وہ والا گھر ہے۔۔وہ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ تھی چاچو اور رانیہ پیچھے بیٹھے تھے جب دور سے سفید ہلکی ڈھلوانی چھت والے گھر کی طرف اشارہ کرتے دانین نے کہا۔۔۔

"جی۔۔۔

گاڑی کو موڑتے اس گھر کی طرف جاتی سڑک پہ گھمائی۔۔۔

پانچ منٹ میں وہ اس گھر کے سامنے تھے۔۔

"میں کھولوں گی۔۔۔

درید کے ہاتھ سے چابیاں لیتے لاک کھولا۔۔۔

سامنے راہداری تھی جس کے دائیں اور بائیں طرف لان تھا۔۔لان میں کچھ پودے بھی لگے تھے لیکن چھوٹے چھوٹے۔۔

لیونگ روم کا دروازہ درید نے ہی کھولا تھا۔۔

یہ تو ابھی سیٹینگ کرنے والی ہے۔۔۔ہر چیز کو دیکھ کے دانین درید کو دیکھا۔۔۔۔ہر چیز بکھری ہوئی تھی

"ہاں جی بس اپنا کمرہ سیت کروایا ہے۔۔باقی خود کریں گے۔۔۔"

"ہاں ہاں۔۔

یہ رانیہ بھی ہیلپ کروائے گی چاچو کہتے ایک طرف بیٹھ گے درید بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھ گیا پھر وہ اور رانیہ پورے گھر کا راونڈ لے کے ای تھیں۔۔۔

....چھ کمرے تھے دونوں پورشنز کے ملا کے

چھوٹا سا گھر تھا ان میں ایک ڈرائینگ روم اور ایک اوپن کچن۔۔۔کچن میں ایک ونڈو تھی جو لان کی طرف کھلتی تھی۔۔ان کا کمرا اوپر تھا جس کے ٹیرس سے گھر کا پچھلا حصہ نظر آتا تھا۔۔پہلے کچن کی سیٹینگ کی پھر گروسری کا سامان کھولا اور چائے بنائی۔۔۔چاچو چلے گے تو درید بھی اٹھ کے اپر کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

کسمساتے اس نے آنکھوں کو نیم وا کیا تو چاروں طرف اندھیرا تھا مکمل اندھیرا دوبارہ سے آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔کچھ دیر بعد دوبارہ کھولیں دماغ تھوڑا تھوڑا جاگنے لگا تو ایک شرمیلی مسکراہٹ لبوں پہ آ کے معدوم ہوی رات کے وہ پرسوز لمحات پوری جزیات سے دل دماغ میں سمٹ آے ہوں جیسے... سوچ کے ہی اس کے گالوں پہ حیا کہ سرخی بکھری...

پھر زرا سا کمفٹر ہٹا کے باہر جھانکنا چاہا.. وہ درید کے پہلو میں تھی لیکن اس کا رخ دوسری طرف تھا... دانین کی پہلی نظر آئنے پہ گئی... دل دھک سے رہ گیا۔۔وہ ... لوگ تو ماما کے گھر تھے یہاں کیسے۔۔۔وہ اپنے اور درید کے کمرے میں تھی

سانیس خشک ہوئیں جسم سے جیسے جان نکل گی تھی وہ منجمند تھی۔۔۔۔۔۔دل جو پہلے الگ لے پہ دھڑک رہا تھا ساکت ہوا۔

۔کمرے میں پھیلی نیم سیاہی خوف پیدا کر رہی تھی۔۔ایک عجیب سی بو۔۔ جیسے کچے گوشت کی ہوتی ہے نتھنوں سے ٹکرائی۔۔اس نے دوبراہ آئینے کی طرف دیکھا۔۔

آئنے کے پاس سے دھوا اٹھ رہا تھا... پھر وہ غایب ہوا.... درید کے پاس کوی لڑکی ... بیٹھی تھی دوسری طرف رخ کیے... سفید ریشم کے فراک میں

اس نے کمفرٹٹ کو سختی سے دبوچا ہوا تھا سمجھ نہی آ رہا تھا کیا کرے درید پاس تھا لیکن بے خبر... اس کی آواز حلق میں ہی اٹک گی جب اس لڑکی نے مسکرا کے پیچھے مڑ کے آئنے میں دیکھا... اس کے دانت کالے گندے... اور آنکھوں سے لہو ٹپک رہا تھا جیسے

ابھی ابھی کسی کا خون پی کے ائی یو۔۔۔کمرٹر کے اندر دانین کے پسینے چھوٹ رہے تھے

۔۔

...پھر وہیں بیٹھے اس لڑکی نے ہاتھ لمبا کیا

"..تمہارا تھیف حقیقت میں ایک گھوسٹ ہے"

انگلی سے شیشے پہ لکھ رہی تھی لیکن ایسے جیسے خون سے پھر دانین کو دیکھ کے مسکرائی ۔۔اور غایب ہو گی...اس کے جاتے ہی سب کچھ پہلے جیسے نارمل ہوا۔۔جو دھواں اور سمیل تھی وہ ایسے ختم ہوئی جیسے وہاں کچھ ہوا ہی نا ہو۔۔ لیکن وہ ائینے پہ جو لکھا تھا وہ ..نہی مٹا تھا

کتنی دیر وہ ساکت پڑی رہی اسے لگ رہا تھا شاید صبح کے دس بارہ ہو رہے ہونگے لیکن وہ رات کے اخری پہر کے کچھ لمحات تھت نئے دن کی نئ صبح کے پل۔۔۔

اتنی بھیانک۔۔۔آنکھوں سے گرم سیال بہہ رہا تھا بے جان ہوتے وجود کو پلٹا۔۔۔

درید اس کے پاس ہی اب اس کی طرف رخ کیے سو رہا تھا۔۔۔ماتھے پہ بکھرے بال اور مسکراتے لب۔۔۔پر سکون نیند۔۔کہیں سے نہی لگ لگتا وہ گھوسٹ ہے۔۔۔ لیکن انجانا خوف اس کی جان لے رہا تھا۔۔۔کانپتے ہاتھوں سے کمفرٹر سر کایا۔۔اس کے اٹھنے سے پہلے ہی وہاں سے چلی جانا چاہتی تھی۔۔۔

اتنی محبت سے دیکھیں گی تو نظر لگ جائے گی۔۔۔"درید کے لب ہلے۔۔وہ اسے محسوس کر رہا تھا۔۔۔"

ک۔۔کیا۔۔۔"وہ جو جانے کے پر تول رہی تھی تھمی۔۔"

کچھ نہیں بس لیٹی رہیں ابھی صبح نہی ہوی۔۔۔"اسے اپنے قریب کیا۔۔۔دانین بے بسی سے لب کاٹ کے رہ گی۔۔۔اگر وہ سب حقیت ہوا تو کیا درید۔۔

نہی... ایسا نہی ہو سکتا۔۔وہ اس کے مہکتے بالوں کی خوشبو سے محسور ہو رہا تھا

"دریداپ کون ہیں۔۔؟"

جانے کیسے اس کی زبان سے نکلا تھا۔۔۔اس کے سوال پہ درید کے حرکت کرتے ہونٹ ساکت ہوے۔۔پھر سر اٹھا کے اسے دیکھا جس کی آنکھیں ہلکی گلابی ہو رہی تھیں۔۔۔

میں جن ہوں.... "درید جیسے اس کے سارے من کے بھید جانتا ہو۔۔۔کہہ کے " دوبارہ سے مصروف ہو گیا

سچ بتائیں.. "وہ اس کے سینے کو دیکھ رہی تھی"

میں درید درانی ہوں یقین نہی اتا تو سائیڈ پہ پڑا میرا موبائل لیں اور سرچ کریں میرا" نام۔۔۔ساری ہسٹری آجائے گی۔۔۔" پیچھے ہوتے اس کے بالوں کو سمیٹا۔۔وہ ڈری

ہوئی تھی۔۔۔اسے کیسے فیل کرتی اب تو اس کی شرارتوں اور گستاخیوں سے بھی اس کے چہرے پہ وہ سرخ لالی نہیں بکھری تھی۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟" وہ سیدھا ہو کے اٹھ بیٹھا۔۔"

سامنے دیکھا تو بڑے بڑے الفاظ میں

تمہارا تھیف حقیقیت میں ایک گھوسٹ ہے لکھا ہوا تھا۔۔

یہ دیکھ کے ڈر رہی ہیں۔۔۔" دانین جواب اس سے زرا دور ہو گی تھی اسے " دیکھا...

اگر میں سچ میں بھی ہوتا تو اپ جیسی پری کو پا کے اپنا سب کچھ تیاگ دیتا۔۔۔۔" اس کے خوف کو زائل کرنا چاہا.. ورنہ دل تو کر رہا تھا ابھی اس پلوشہ کا حشر نشر کر دے... اور تو کچھ کر نہیں سکتی تھی ایسے وہ ان کی زندگیوں میں زہر گھولنے اگی تھی

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔اپ نے کوئی خواب دیکھا ہو گا"

نہیں۔۔سچ ہے خواب نہیں دیکھا وہ لڑکی یہاں اپ کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔اس نے " لکھا۔۔۔" اپنے چہرے پہ ائے پسینے کو صاف کرتے وہ کچھ اور پیچھے سر کی۔۔اور دیکھیں وہیں اس نے لکھا بھی ہے۔۔پھر پیچھے مڑ کے دیکھا۔۔

یہ کیا۔۔آئنہ تو صاف تھا۔۔ بلکل صاف۔۔۔یہاں تھا۔۔درید میرا یقین کریں میں نے خود دیکھا۔۔

اپ نے خواب دیکھا ہے مجھے تو کچھ نظر نہیں آرہا۔۔" اسے بازو سے پکڑ کے اپنے " پاس کیا۔۔" اگر اپ کو ایسا لگ رہا ہے تو اپ چڑیل بن کے مجھے ڈرا سکتی ہیں۔۔" بمشکل مسکرایا تھا۔۔

آپ مجھے بتائیں۔۔آپ کون ہیں میں کسی کو نہیں بتاوں گی۔۔۔"اس کی انکھوں میں" حزن پھلا ہوا تھا۔۔

اپ نے خواب دیکھا ہے اور کچھ نہیں۔۔۔اور یہ فضول باتیں چھوڑیں۔۔اٹھیں" میرے کپڑے نکالیں۔"۔وہ اس سے ناراض ہو گیا تھا۔۔

اچھا نکالتی ہوں۔۔"اس کے انکار پہ کچھ حوصلہ ہوا۔۔اللہ کرے یہ خواب ہی ہو۔۔پھر فریش ہو کے دونوں نے نماز پڑھی تھی ساتھ میں۔۔کتنا سکون تھا۔۔۔لیکن اس سکون میں ایک خوف دونوں کو۔۔اگر درید انسان نہیں ہوا تو۔۔۔ایک کو یہ سوچ ہی دھڑکا رہی تھی جبکہ دوسرا یہ سوچ رہا تھا ابھی تو بس شک ہے جب حقیقت میں پتا چلے گا تو کیا ہو گا۔۔۔

...اج تمہاری طرف انے کا پلین ہے سب کا تیار رہنا فوج پیدل نکل چکی ہے

دس بجے کے قریب اس کے نمبر پہ سمع کا میسج موصول ہوا تھا

وہ جو دانین کے لیے ناشتہ بنا رہا تھا میسج دیکھ کے موبایل رکھ دیا.. یہ بھی اچھا تھا کہ وہ کچھ دیر بہل جاتی.. اور وہ پلوشہ سے بھی مل لیتا

...ابھی ناشتہ بنا کے فارغ ہوا ہی تھا کہ وہ فوج داخل ہوی

سب تھے بڑے چھوٹے سوائے سمع کے

کیسے ہیں اپ لوگ... سب سے ملتے ملاتے دانین ناشتہ کرنا بھول ہی گی تھی... سفید رنگ کی شرٹ کے ساتھ لائٹ پنک ٹراوزر وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔ وہ سبب لیونگ روم میں تھے ماما چاچی اور پھپو لوگ ایک طرف بیٹھے تھے

ناشتہ کرلیں۔۔ اس کے نمبر پہ میسج کرتے دریڈ نے کوٹ پہنا وہ جا رہا تھا اسے پلوشہ سے ملنا تھا لیکن اس سے پہلے دانین کو ناشتا بھی کروانہ تھا۔۔

کس کا میسج ہے ربیحہ اس کے پاس بیٹھی تھی۔۔

درید کا۔۔ مسکاتے کہا۔۔

لو جی۔۔ یہاں بھی کوئی حال نہیں ہے۔۔ پاس پاس ہو کے موبائل پہ بات کرنا۔۔ درید اس کے پیچھے سے گزر رہا تھا اسے ایک گھوری سے نوازتا باہر نکل گیا دانین کی نظروں نے اس کا نکلنت تک پیچھا کیا تھا۔۔ پھر میسج ٹائیپ کر کے سینڈ کیا

کہاں جا رہے ہیں۔۔

کام پہ جلدی آجاوں گا۔۔ لنچ باہر کریں گے اس کا فورا ریپلاے ایا تھا۔۔۔

اگر تمہاری ات چیت مکمل ہو گئی ہو تو بھائی اور بھابیوں کی کوی سیوا کر لو۔۔ حازق نے کہا۔۔

میں بنا کے کھیلاوں گی اپ کو۔۔ ہاہا۔۔ اپ مزاق بہت کرتے ہیں بھائی۔ مابیل بند کر کے اسے اٹھلا کے کہا۔۔

یہ بچاری مساں ہی تو ارام ملا ہے۔۔ اسے تو اشتہ بھی ہمارے جیجا جی بنا کے دیتے ہیں قاسم نے چٹکلہ چھوڑا۔۔

ہاں اب ہر کوئی میری طرح خوش قسمت ہو نہیں سکتا۔۔۔ ہے نا۔۔۔

نہیں میں بھی بنا کے دوں گا اپنی ہونے والی زوجہ کو۔۔۔ بالوں میں انگلیاں چلاتے اس نے ایک نگاہ یمنی کے ساتھ بیٹھی رانیہ پہ ڈالی۔۔۔ بارات والے دن ان دوں وں کا نین مٹکا شروع ہوا تھا جب وہ دانین کو بلا کے باہر نکل رہی تھی اور زولقرنین نے اسے کہا تھا کہ اج وہ بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔اس کے بعد شرمائی شرمائی سی اس کے سامنے اتی تھی اس بات کا ابھی تک کسی کو بھی نہیں پتا تھا۔۔

یہ تم لوگ کیا انکھوں ہی انکھوں میں باتیں کر رہے ہو طلحہ کی نظر ان دونوں پہ تھی۔۔

نہیں تو۔۔ ہم لوگ کیوں کریں گے باتیں۔۔۔ لیکن اب سب کے ہاتھوں پھنس چکے تھے وہ دونو۔۔۔

اگر ہے تو بتاو میں ماما سے بات کرتی ہوں۔۔۔ دانین نے جلدی سے بڑی بہن بننے کی کوشش کی۔۔۔

زوہیب کیا تمہیں کوئی فرق نہیں پڑ رہا تمہاری بہن پہ لوگ الزام لگا رہے ہیں۔۔رانیہ نے اسے کچا چبا جانے ولی نظروں سے دیکھا تھا جو قاسم کے ساتھ موبایل پہ کچھ دیکھ رہا تھا۔۔

اپ میرے خیال میں کوئی بھی الزام نہیں لگا رہا کل میں نے بھی اپ کو نین بھیا کے ساتھ دیکھا تھا جب اپ شرماتی ہوئی کسی انیس سو ساٹھ کی فلمی ہوروین کی طرح چھت سے اتر رہی تھیں اور زولقرنین بھائی اپ کو تاڑ رہے تھے۔۔۔وہ اس سے بھی دو ہاتھ اگے تھا۔۔

سب ہنس رہے تھے۔۔ایسے ہی باتیں کرتے انہوں نے دو گھنٹے گزار دیے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔ساڑھے بارا بجے انہیں بھوک لگنے لگی تو کھانے کا خیال ایا۔۔ لیکن دانین کو تو یاد ہی ہیں رہا تھا انہوں نے لنچ کے لیے جانا ہے۔۔۔

اچھا میں اتی ہوں وہ وہاں سے اٹھ کے کمرے میں ائی پھر درید کو کال کی لیکن وہ اٹھا نہیں رہا تھا کشھ دیر بعد اس کا میسج ایا کہ لنچ کینسل ڈنر کے لیے تیار رہنا۔۔ابھی بزی ہوں۔۔

پھر یمنی اور ربیجہ سے ان لوگوں نے ٹریٹ لی تھی شادی کی

اپ لوگ ہنی مون پہ کہاں گے تھے؟ یمنا نے پزا کا بائیٹ لیتے دانین سے پوچھا۔۔

لاہور۔۔جواب قاسم نے دیا تھا۔۔

کیا۔۔اتنے غریب ہیں ڈی ڈی صاحب۔۔۔

جی نہیں اور بھائی کہا کریں۔۔دانین نے منہ بناتے اسے دیکھا جو ایک تو اسے غریب کہہ رہی تھی اور سے نام بھی لے رہی تھی۔۔

اوے ہوے ے ے۔۔ ٹھیک ہے جی بھائی صاحب۔۔

اب اتنے بھی بڑے نہیں ہیں وہ۔۔جیسے سب درید بھائی کہتے ویسے کہہ لیا کریں مسکاتے کہا اس کے نام پہ ہی سرخی اس کے گالوں پہ بکھری تھی۔۔

اوکے۔۔اوکے۔۔اپنی مسکراہٹ چھپاتے کہا اب بتاو کہاں گے تھے،،

بتایا تو ہے

لیکن وہاں کیوں۔۔ کہیں اور چلے جاتے لاہور تو ویسے بھی اپ رہتے ہو۔۔

موقع نہیں ملا۔۔۔

بار بار کیوں بچاری کا دل جلا رہی ہیں سیدھا بتا دیں اپ لوگ پلین کر رہے۔۔

ہائے میرے سمجھدار دیور۔۔اس نے ہنستے ہوئے قاسم کی طرف دیکھا جو ٹھوڑی مٹھیوں پہ ٹکائے اسے چیڑانے والے انداز میں دیکھ رہا تھا۔۔

کہاں جارہے ہیں زولقرنین نے پوچھا۔۔

کوی پتہ نہیں۔۔۔ابھی تو کسی نے اس بارے میں کوئی بات کی ہی نہی۔۔اور میں خ ود کہہ کت شرمندہ نہیں ہونا چاہتی۔۔۔

اگر کہیں تو میں بات کروں سمع بھائی سے۔۔ طلحہ نے گلا کھنکارتے کہا۔۔

ہاں کیسے کہو گے دیکھو میرا نام نا ائے۔۔وہ فورا مان گئی۔۔

یہ ہی کہوں گا کے اپ کی بیوی شرم کی وجہ سے اپ سے بات نہیں کر پاتی اپ اسے کم چھیڑا کریں۔۔مزے سے کہتے وہ ہنسا تھا یمنی کا منہ بن چکا تھا اور سب اس کی واٹ لگانا شروع ہو چکے تھے۔۔

کیوں نا ہم سب لوگ ساتھ جائیں۔۔ربیحہ اپنی بہن کی چٹنی بنتی نہیں دیکھ سکتی تھی سو دور کی کوڑی لائی۔۔

ہاں ۔۔۔ چلو اٹھو چلتے ہیں حازق نے اپنی بیوی کی عقل پہ ماتم کیا ۔۔ ہنی مون جہاں شوہر اور ان کی زوجہ اکیلے وقت گزاریں اور اپ پورے ٹبر کو ساتھ لے کے جانا چاہیں گی ۔۔

اچھا بس کرو اب ۔۔۔ سہی ہی تو کہا ہے اس نے ۔۔ مل کے مستی کریں گے ۔۔ ساری زندگی شوہروں کے ساتھ ہی گزارنی ہے یمنی نے اب ربیحہ کی سائڈ لی تھی ۔۔ ساتھ پاس بیٹھی دانین کو ٹھوکا دیا جو کب کی خاموش بیٹھی تھی ۔۔ بلکہ سو چکی تھی ۔۔

واہ یہاں دیکھیں زرا ۔۔ سب کی توجہ دانین کی طرف دلوائی جو مزے سے بیک سے ٹیک لگائے سو رہی تھی ۔۔ ہم یہاں اس کے پاس ائے ہیں اور یہ محترمہ خواب خرگوش کے مزے لے رہی ہیں ۔۔۔

کل سے درید بھائی کا موڈ بدلا بدلا سا تھا اسی لیے ابھی سو رہی ہے شاید ۔۔ رانیہ نے بونگی چھوڑی ۔۔

ان کے موڈ کا اس کی نیند سے کیا تعلق ۔۔

پھر کبھی بتاوں گی ۔۔ ابھی کچھ کھانے کے لیے لاو ۔۔۔

ہر وقت ٹھونستی رہنا۔۔عاصم نے اسے لتاڑا۔۔۔

ہاں موٹی تو پھر بھی نہیں ہوتی۔۔

ویسے ہم سب لوگوں نے بس باتیں ہی کرنی ہیں کیا۔۔

چلو کچھ ایڈونچر کرتے یں۔۔ قاسم نے چشمہ ٹھیک کرتے سب کو دیکھا۔۔

ایڈوینچر سے مطلب۔۔

مطلب اوپر ایک کمرہ ہے جو ہمشہ بند رہتا ہے اسے چک کرتے ہیں ہیں اس میں ہے کیا۔۔ قاسم نے وہ کمراہ تب دیکھا تھا جب وہ دانین کے گھر میں کچن میں کچھ عجیب واقعات سے دوچار ہوا تھا۔۔۔

کون سا کمراہ ہے۔۔ یمنی تو تیار تھی باقی سب کے منع کرنے کے باوجود بھی وہ لوگ وہاں چلے گئے تھے دانین ابھی تک بے خبر سو رہی تھی ماما لوگ چلے گئے تھے واپس ۔۔نیچے اب وہ صرف اکیلی تھی باقی سب اور چلے گئے تھے۔۔۔

وہ آمنے سامنے تھے

میری ایک خواہش پوری کر دو فہام.. یقین جانو تمہارے راستے میں کبھی نہیں اوں گی.... وہ مغرور ہوی

بولو کیا چاہتی ہو... فہام کی آنکھیں لال انگارہ تھیں۔۔دانین کو ان سب کے ساتھ چھوڑ کے وہ وہاں آیا تھا جہاں پلوشہ تھی لیکن وہ تو پہلے ہی اپنی تیاری مکمل کر کے بیٹھی تھی اسے اتنے ہی شکنجے میں جکڑا اور وہ شکنجا کوئی عام نہیں تھا بلکہ اس کی اپنی بنائی ہوئی اس سرخ شراب کا تھا جہاں سے اگر وہ ہلتا بھی تو اسے بھسم کر دیتی۔۔

میں چاہتی ہوں کہ تم اپنی بیوی کو بتا دو کہ تم انسان نہی ہو بس... بس اتنا.. ہی مزے... سے کہتی وہ اس کے ارد گرد چکر لگا رہی تھی۔۔

واٹ.... وہ شاکڈ ہوا..... مطلب تم چاہتی ہو کے میں انہیں بتاوں اور وہ مجھے چھوڑ دیں ہم الگ ہوں اور پھر تم آو میری زندگی میں... میں تمہیں اتنا بے وقوف لگتا ... ہوں... وہ اس وقت قید تھا ورنہ وہ لڑکی اس کے سامنے بک بک نا کر رہی ہوتی

دیکھو فہام... اس کے علاوہ تمہارے پاس اور کوئی چارہ نہی ہے... یہ ابلتا پانی دیکھ رہے ہو نا.... اس پانی کی ایک بوند تمہیں ختم کرنے کے لیے کافی ہے...

.. تم چاہے مجھے مار دو لیکن میں دانین کو کبھی نہیں بتاوں گا۔۔وہ غرایا

.. ٹھیک ہے میں بتا دیتی ہوں... وہ ریلیکس تھی

... تم بتا ہی نہی سکتی پلوشہ اگر تم نے ایسا کیا تو مجھ سے برا کوئی نہی ہو گا

نہیں میں بتاوں گی اور ضرور بتا سکتی ہوں... لیکن اگر تم خود بتاو گے تو زیادہ مزاہ آے گا... وہ اسے نیچا دیکھانا چاہتی تھی اور جب میں بتاوں گی نا تو اسے زیادہ سہنا پڑے کا میں نارمل تو نہیں بتاوں گی نا۔۔اور اس میں اس بات کا بھی خطرہ ہے کہ وہ میری بات پہ یقین نا کرے جسے آج تک وہ تمہاری باتوں کو مانتے ہوئے اسے خواب یا ایک وہم مان کے کاموش ہو جاتی ہے۔۔وہ اسے زچ کر رہی تھی...

فہام نے گہری سانس لیتے آنکھیں بند کیں.. ٹھیک ہے میں اسے بتانے کے لیے تیار ہوں لیکن تمہیں بھی میری ایک شرط ماننی ہے۔۔وہ چاہتا تھا کم سے کم یہ وائین جو

اس نے بنائی ہے اسے ختم کر دے یہ اگے جا کے لیے سب کے لیے نقصان دہ ہو سکتی تھی خاص طور پہ ان کے طبقے کے لیے۔۔۔

میں نہی مانوں گی... وہ مانتی بھی کیوں... کیونکہ اس وقت سارے ہتھیار اس کے پاس تھے..

ٹھیک ہے مت مانو... میں اسے بھی نہین بتاوں گا... اور اس خوش فہمی میں مت رہنا کہ تمہیں چھوڑ دوں گا بس ایک دفعہ یہاں سے آزاد ہو جاوں۔۔

... کہا تو ہے بات مان لو میری پھر آزادی ہمشہ تمہیں میسر رہے گی۔۔

. جاو جو کرنا پے کر لو۔۔ان یہ تو ہونے سے رہا کہ میں تمہاری بات مان لوں۔۔

ٹھیک ہے... سوچو... زرا.. وہ رکی... تم یہاں قید ہو اور تمہاری بیوی اکیلی گھر میں ...ہے.... اسے ڈرانے میں کتنا مزا آے گا

تمہیں پتا ہے صبح جب میں تمہارے پاس تھی وہ کیسے سہمی ہوی تھی... پسینہ پسینہ ہو گئی تھی.... کانپ رہی تھی وہ ننھی سی چڑیا... وہ طنزیہ مسکرا رہی تھی.. میرا دل کر رہا

ہے اب اسے اور ڈراوں... جب وہ ڈرتی ہے مجھے خوشی ہوتی ہے ایک عجیب سا سکون ملتا ہے...

درد کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے مار گرائے...

پھر وہ چلی گی...

اس کے جانے کے بعد اسے نے بہت کوشش کی خود کو چھڑوانے کی لیکن بے سود... پھر ایک کوندا سا لپکا... زولجان... ہاں اس کی مدد کر سکتی تھیں زولجان...

مکمل اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا کمراہ۔۔۔ دروازہ حازق نے کھولا تھا۔۔۔یہں رکو میں لائٹ جلاتا ہوں۔ پھر زرا اندر ہوا۔۔

کیا ہوا نہی مل رہا سوئچ ریبیحہ اس کے پیچھے تھی وہ اندر داخل ہوئی مکمل اندھیرے میں کچھ نظر نہیں ارہا تھا۔ کچھ دیر بعد رانیہ اگے ائی لیکن وہ بھی۔ جو اندر جاتا واپس اس کی کوئی اواز نا اتی۔۔ بس آخر میں قاسم بچ گیا تھا ان کے اندر جانے کے بعد وہ

مسکرایا۔۔پھر ایک جھٹکے سے وہ بھی اندر گرا تھا دروازہ بند اس کے اندر سے پلوشہ نکل سائڈ پہ ہوئی تھی۔۔اب ایسے ان سب کے سامنے فہام کی اصلیت ائے گی ۔۔۔سوچتے وہ بہت خوش تھی

دوسری طرف وہ سب لوگ نیچے کی طرف گر رہے تھے گرتے ہی چلے جا رہے تھے ۔۔۔سب ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کم سے کم وہ لوگ ادھا گھنٹا تک گرتے ہی چلے گے۔۔پھر ایک سرخ لاوے کے قریب گرے۔۔اتنی تپش تھی کہ وہاں رکنا محال ہو رہا تھا جیسے وہ دوزخ میں آگئے ہوں۔۔سب ایک دوسرے کے ساتھ ہوے خوف سے ربیحہ رانیہ اور یمنی کانپ رہی تھی لڑکے سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کے آخر ہوا کیا ہے۔۔۔۔ایک دم سے وہاں اس لاوے کی جگہ پھول اگے تھے۔۔وہ جگہ جو اگ کی روشنی سے سرخی مائل تھی اب بہاراں کی روشنی میں بدلی مہکی خوشبو نتھنوں سے ٹکرائی۔۔وہ ایک بہت حسین وادی میں تھے بہت ہی خوبصورت۔۔دور ایک محل تھا بڑا اسفید برجوں والا۔۔وہ سب اس طرف چلنے لگے خود بخود جیسے کسی غیبی طاقت کے زیر اثر ہوں سب کے سب۔

آگے طلحہ اور زولقرنین تھے پھر ربیحہ اور حازق پھر رانیہ اور یمنی پھر عاصم اور زوہیب اور اخر میں قاسم جیسے انہیں ہانک رہا ہو۔۔ وہ سب اس محل میں داخل ہوے۔۔۔

یہاں کا ماحول سحر انگیز تھا اونچی چھت والے لیونگ روم اور اس کے اطراف میں بنے بڑے بڑے کمرے۔۔۔ وہاں مدھم روشنیاں پھیلی ایک سحر ساطاری کر تیں۔۔ چھپی ہوئی بجلیاں بغیر نظر آئے درازوں میں سے چوری چوری شعاعیں اندر پھینک رہی تھیں ۔۔ چاروں طرف کی دیواریں شیشوں سے بنی تھیں۔۔ جن سے منیلا شہر کی بجلیاں ایسی پھیلی ہوئی نظر آرہی تھیں جیسے کوئی عورت تپش لگا دوپٹہ اوڑھ کے انتظار میں لیٹی ہو ۔۔اس نظارے کے ساتھ وہاں مدھم سر دی میں پیانو کی دل نواز موسیقی ابھر رہی تھی ۔۔۔ ابھی وہ لوگ سب ہونکوں کی طرح دیکھ رہے تھے کہ ان کے ہاتھوں میں مشروبات اگے۔۔۔

یہ کہاں۔۔ سب نے ایک دوسرے کو دیکھا لیکن بولا کوئی نہیں پھر وہ لوگ آگے کی طرف چلنے لگے۔۔۔ وہ ایک کمرے میں آ کے رکے۔۔ اس کمرے میں کرسیاں نہیں تھیں۔۔ صرف آرام داہ اور بڑے صوفے تھے کہ دو لوگ باآسانی لیٹ سکتے اور ان پر لوگ مزے سے بیٹھے تھے۔۔

دھیرے دھیرے باتیں کرتے کچھ بھوڑھے مرد جن کے ساتھ نوجوان لڑکیاں بھی تھیں اجالے اور بڑے صوفوں کا فائدہ اٹھاتے بے حد جذباتی ہو رہے تھے۔۔ایک کی بات دوسرے کی بات میں محل نہ ہوتی تھی اور کسی کو کوئی سروکار نہیں تھا کہ دوسرا کیا کر رہا ہے۔۔۔۔۔یہ ایک ایسی جگہ تھی کہ انسان حیوان معلوم ہوتے تھے۔۔یہاں کا ماحول یہاں کا معاشرہ جو عجائب دنیاں کا حصہ لگ رہا تھا۔۔۔

سنگل چہروں پہ دلکش سبز میکسی پہنے اونچے جوڑے میں پھول سجائے خشبودار سایوں کی طرح کمرے میں لڑکیاں گھوم رہی تھیں جو سرگوشانہ انداز میں اڈر لیتیں اور مسکراتی ہوئی چلی جاتیں۔۔دو ایک مردوں نے جو صوفوں پہ تنہا بیٹھے تھے لڑکیوں کو دبوچا اور ان سے کچھ دیر من مانیاں کرنا شروع کر دیں۔۔انہوں نے کوئی تعرض نا کیا بلکہ خود سپردگی سے اپنے اپ کو ان کے حوالے کر دیا۔جب وہ الگ ہوئیں تو ان کو ان کا صلہ بخشش کی صورت دیا گیا۔۔حیرت کی بات ایسے بے باک ماحول میں بھی وہ لوگ آرام سے کھڑے تھے۔۔

پھر ایک عورت ان کے قریب ائی تھی۔۔

اسے وہ لوگ پہلے دیکھ چکے تھے۔۔ لیکن کہاں۔۔شاید دانین کی شادی میں۔۔وہ اب اس کے پیچھے چلنے لگے وہ انہیں اور کمرے میں لائی جہاں ان کے علاوہ کوئی نہیں تھا وہ انہیں ارام کا کہہ کے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

یہ کون تھیں۔۔۔رانیہ کی اواز نے خاموشی کو توڑا۔۔

زولجان۔۔وہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھے۔۔۔زولجان درید بھای کی مدران کی شادی پہ ہی دیکھا تھاان کو بس ایک بار۔۔۔

کیا یہ درید بھائی کا گھر ہے۔۔ربیحہ نے سر سراتی آواز میں پوچھا۔۔

پتا نہیں ہم لوگ خود پہلی دفعہ ہی آئے ہیں۔۔وہ اب کچھ ریلکس فیل کر رہے تھے

کچھ دیر آرام کرنے کے لیے وہ سب بڑے۔بڑے بیڈ جو کے خوبصورت غلافوں سے ڈھکے تھے پہ آرم کیا۔۔

وہ سو گئے تھے۔۔

\-

\-

درید کی کال سنتے وہ اٹھ کے کمرے میں آئی۔۔سب چلے گئے تھے اور وہیں سوتی ہی رہی۔۔۔

ابھی درید کی کال پہ اس کی انکھ کھلی تھی۔فون بند کر کے جلدی سے وہ تیار ہوئی ۔۔ادھے گھنٹے بعد گاڑی کے ہارن پہ باہر نکلی تو درید گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔ اس کے انے پہ گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولا... جب بیٹھ گی تو گاڑی لاک کرتے وہ لوگ وہاں سے نکل اے....

یہ کون سا راستہ ہے.... گاڑی کسی اور ہی سمت مڑی تھی....

دوسرے ریسٹوران جاہیں گے۔۔۔ بتاتے گاڑی کی سپیڈ بڑھای

لیکن وہ تو بہت دور ہے آنے جانے میں ہی دو گھنٹے لگ جائیں گے۔۔شاید اسے درید کا منصوبہ پسند نہیں ایا تھا ...

آپ کو میرے ساتھ لانگ ڈرائیو میں پروبلم ہے.... ایک دم اس کی اواز سرد ہوی اتنی سرد کے دانین کے جسم میں سنسناہٹ سی دوڑ گی.......

ن.. نہیں اچھا لگتا ہے... ہم ساتھ کریں گے ڈنر..... ہاتھوں کی انگلیاں مروڑے وہ باہر دیکھنے لگی

کافی دیر بعد گاڑی ایک بڑے سے ہوٹل کے پاس رکی... انا بھی فہام کی تقلید کرتے اندر داخل ہوی.... اندر ایک عجیب سی بو پھیلی ہوی تھی لیکن ظاہری خوبصورتی۔۔

اس نے پہلے بلکہ یہ ہوٹل تو اس نے پہلے کبھی نہی دیکھا... سوچتے وہ درید کا بازو تھامے ایک روم میں ای.... شاید یہ یہاں کا سسٹم تھا..... لیکن وہ حیران ہو رہی تھی... جب سے اس کی شادی ہوی... تب سے ہی وہ بہت کچھ نیا دیکھ رہی تھی جو اس نے پہلے کبھی نا دیکھا تھا۔۔ پہلے ان کی شادی پہ ریڈ وائین والی لڑکیاں۔۔ پھر وہ گھر جو درید کے ماں باپ کا تھا۔۔ اور بہت کچھ جو وہ محسوس تو کر سکتی تھی لیکن بیان نہیں کر پاتی....۔۔

دانین.... آپ حیران ہو رہی ہیں لیکن یہ کمرہ میں نے ہی بک کروایا ہے.... ایکچولی میں کچھ بتانا چاہتا ہوں آپ کو... وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھ رہا تھا.... حلانکہ درید کبھی اس کی انکھوں میں انکھیں ڈال کے نا دیکھتا... یا دائیں بائیں دیکھ رہا ہوتا یا پھر رخ ہی موڑا ہوا ہوتا . ..

...ک... کیا... ایسا کیا ہے اپ گھر بتا دیتے نا

ہاں بتا سکتا تھا لیکن یہاں زیادہ بہتر اگر آپ مارو بھی تو میری فیملی مجھے سپورٹ کرے... بات کو مزاح کا رنگ دیتے اس کے قریب ایا

....ہاہا او کے.... کہیں میں سن رہی

....میں گھوسٹ ہوں

بس تین لفظوں میں اس نے اپنی سچای بتای تھی.... وہ ایک دم سے بولا

.. .ہاہا... وہ تو مجھے پتا اور بتا ییں.... وہ مذاق سمجھی

میں سچ کہہ رہا ہوں مذاق نہیں... میں انسان نہیں جن ہوں.... میں آپ کی دنیاں کا باسی نہیں ہوں دانین... وہ بلکل سیریس تھا

ک... کیا مطلب... د.. درید... اس کا رنگ فق ہوا...اپ مذاق.... ایسا نہی ہے.... وہ اس سے دور ہوتی جا رہی تھی

...دانین... پلیز.. ایسا مت کریں... میں.. مر.. وہ اس کے قریب ایا تھا

دفعہ ہو جاو.... میں... مر جاوں گی... پلیز پاس مت انا..... وہ چیخنے لگی... لیکن درید نماوہ پلوشہ جس کی خوشی کی کوی انتہا نا تھی اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے مسکرائ ....

پھر زرا دور ہو کے دانین کے سامنے سے ہٹی وہ اپنے اصلی روپ میں ای.... جو کہ بہت بھیانک تھا.... ایک دم سے سارا منظر بدلا تھا.... وہاں موجود جتنے بھی لوگ تھے سب کے سب جنات میں تبدیل ہو چکے تھے... اور ان کے ٹیبل پہ جو لوازمات پڑے تھے کچے گوشت اور طرح طرح کے غلیظ اشیاء.... ریڈ وائین جو ہر جگہ... ہر ٹیبل پہ تھی..... دانین یہ سب دیکھ کے اپنے حواس کھوتی زمین بوس ہوی

کسی مدھر سر کی آواز پہ وہ سب بیدار ہوئے تھے۔۔

ان کے پاس زولجان بیٹھی تھیں انہیں آنکھیں کھولتا دیکھ کے مسکرائیں۔۔ پھر انہوں نے جو کچھ ان سب کو بتایا وہ حواس کھو دینے کے لیے کافی تھا۔۔ ان کی بہن کہاں پھنس گئ تھی۔۔ زولجان کا مقصد پورا ہوا وہ ان کو بتا چکی تھیں فہام کے کہنے پہ۔۔ اس

سے پہلے کہ پلوشہ ان کو برے طریقے سے سمجھاتی انہوں نے بات کو سنبھال لیا تھا ۔۔جب وہ درید کو چھڑوانے جا رہی تھیں تب انہوں نے ان سب کو اس لاوے کے قریب پایا تو وہاں سے لے ائیں۔۔پھر انکو سلا کے وہ درید کے پاس گئی تھیں اسے چھڑوانے کے بعد واپس ان کے پاس ائیں۔۔۔ان سبکو حیران پا کے انہوں نے چٹکی بجائی اگلے ہی لمحے وہ لوگ اس کمرے کے باہر کھڑے تھے جہاں سے داخل ہوے تھے ۔۔سن سے سب۔۔

دانین کہاں ہے۔۔سب سے پہلے زولقرنین کو ہوش آیا تھا لیکن بہت دیر ہو چکی تھی ۔۔۔

اپنی انکھیں کھولتے اس نے ارد گرد دیکھا۔۔۔ درید اس کے پاس ہی بیٹھا تھا۔۔۔۔ اسے دیکھ کے ایک دم گھبرای تھی۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔ پھر سنبھل کے اسے دیکھا۔۔۔ جو پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا

دانین..آپ ٹھیک ہیں میری جان...اسے خود سے لگاتے سینے میں بھینچا...جیسے خود کو تسلی دی ہو

دانین کا سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔۔خود کو ایک جھٹکے سے اس سے الگ کیا

م... میرے پاس مت انا.... د... رید... وہ بے حوش کیوں نہیں ہو رہی تھی جو چھوٹی چھوٹی باتوں سے ڈھے جاتی...اسے اپنے حواسوں پہ یقین نہی آ رہا تھا۔۔اگر ہوئی بھی تھی تو دوبارہ حواس کھو دے۔۔مر جائے دانین۔۔اس کا دماغ کام نہیں کر رہا ...تھا۔۔

دانین بات سن...درید اس کے پاس انا چاہتا تھا لیکن وہ اس ڈر رہی تھی

پھر اس نے جود کو کمرے میں لاک کر لیا لیکن اس بات کا احساس نہی تھا کہ وہ ایک جن ہے جس کے پاس بہت طاقتیں ہیں وہ اس لکڑی کے دروزے کو چکنا چور کر سکتا ...ہے

پلیز دروازاہ کھولیں میں کچھ نہی کہوں گا اپ کو۔۔دروازہ بجاتے کہا۔۔اس کا دل بیٹھا جارہا تھا اسی لیے تو وہ اسے نہیں بتا رہا تھا کہ دانین اس سے دور ہو جائے گی۔۔وہ سب ...برداشت کر سکتا لیکن دانین کی جدائی۔۔کبھی نہیں کبھی بھی نہیں۔۔

دفعہ ہو جائیں.... میں اپ... اپ نے مجھے.... اسے سمجھ نہی آرہا تھا کیا کرے۔۔۔چلے جائیں اپ میری زندگی سے درید مجھے نہیں رہنا اپ کے ساتھ میں مر جاوں گی۔۔

دانین پلیز۔۔۔ایک دفعہ دروازہ کھولیں دیکھیں میں آپ کو کچھ نہیں کہوں گا۔۔اپ کے بنا میں کیسے جیوں گا۔۔۔اس کا دل کرلایا وہ کیسے دانین کو اپنے قریب رکھے اپنے پاس رکھے۔۔

اپ چاہتے ہیں میں مر جاوں۔۔ایک جھٹکے سے دروازاہ کھلا۔۔اگر اپ چاہتے ہیں تو مر جاتی ہوں لیکن اپ کے ساتھ کبھی نہیں رہوں گی

پھر وہ چلا گیا تھا ہمشہ ہمشہ کے لیے دانین کہ نظروں سے دور... کبھی نا سامنے انے کے لیے.. وہ کیوں بھول گیا تھا کے اس کی دنیا الگ ہے... وہ انسانوں کے بیچ رہ تو سکتا ہے لیکن رشتہ نہی بنا سکتا....

پلوشہ خوش تھی بہت خوش تھی..

تم نے جو کرنا تھا کر لیا... اب میری باری ہے.... وہ واپس اس کے پاس آیا تھا...

اب تو تم میرے ہو صرف میرے وہ جھومتے اس کے قریب ای..

ہان صرف تمہارا وہ بھی مسکرایا.. اور اگلے ہی لمحے اٹھا کے اسی کنویں میں پھنکا جسے اس نے خود تیار کیا تھا.. اس نے جو دا اپنے ہاتھوں اپنی موت خریدی تھی..

وہ ابلنے لگی.. مجھے نکالو یہان سے فہام... تم نے یہ اچھا نہی کیا.... وہ بھسم ہو رہی تھی لمحہ بلمحہ۔۔ لیکن وہ اسے اتنی آسانی سے کیسے مرنے دیتا۔۔ کئی وار کیے تھے اس نے اس پہ وہ سرخ کنوا کالے کنویں میں بدلا... جیسے درید نے ایک ہی وار سے ختم کر دیا۔۔ اب وہ ایسے تھی جیسے اس کی چمڑی نوچ لی گے ی ہو۔۔ پھر ایک منتر پڑھ کے پھونکتے وہ ہنسا تھا۔۔ اس کے سامنے وہ پلوشہ جو کچھ دیر پہلے متکبر کھڑی تھی اب ایک

غلیظ کتیا کی شکل میں منمنا رہی تھی۔۔پھر چٹکی بجاتے اسے سڑک پہ چھوڑ دیا بہت سی گاڑیوں کے بیچ۔۔۔جہاں سے وہ مردہ ہی نکل سکتی تھی۔۔۔۔۔۔اب وہ جگہ ایسے تھی ۔۔۔۔کہ وہاں کچھ ہوا ہی نا ہو

اس نے فیصلہ لے لیا تھا کہ اگے کیا کرنا ہے

ایک دفعہ پھر بتاتا چلوں کہ ائی ایس ائی کے نامور ایجنٹ درید درانی کا انسانی دنیاں سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ وہ ایک ایسی مخلوق ہیں جنہیں دیکھ کے عام ہم جیسے لوگ ڈر جاتے ہیں۔

اس نے ٹی وی بند کر دیا۔

اس واقعے کو چار دن گزر چکے تھے۔ہر نیوز چینل ہر ٹاک شو میں اس بات کو پھیلایا گیا تھا۔کافی جگہ سے اسے بھی کالز آچکی تھیں وہ جاننا چاہتے تھے کہ ان کے ساتھ تو کچھ غلط نہیں ہوا

وہ ان کو کیا بتاتی اس کے ساتھ تا اچھا کچھ نہی ہوا تھا سب پریشان تھے اسے لے کے اور دانین خاموش تھی...

اسے ہر وہ پل یاد اتا تھا جو اس نے درید کے ساتھ بتایا تھا اور اتا بھی کیوں نا وہ اس کی زندگی کا ساتھی تا... انسو ایک بار پھر لڑیوں کی صورت گال بھگونے لگے تھے... سرخ متورم سوجی ہوی انکھیں وہ ان چار دنوں میں کملا گی تھی کچھ کھایا نہی جاتا تھا۔۔۔ بھوک پیاس نیند سب کچھ جیسے تھیف اس کے ساتھ منسلک تھی.. وہ سانس نہی لے پاتی تھی سارا دن روتی اور رات ہچکیوں میں کٹ جاتی ماما لوگ اس کا خیال رکھتے تھے کوشش کرتے اس کا دل بہلانے کی لیکن دل تو تب بہلے نا جب وہ من چاہا شخص حاصل کر لے اور دیکھو نصیب کے کھیل اس کا من چاہا بھی اسے خوف میں مبتلا کر دینے والا تھا... اسے سمجھ نہی اتی تھی کیا کرے۔۔۔ وہ سب کیسے ٹھیک کرے. بکھری حالت کپڑے بھی چینج نہی کیے تھے ابھی تک.. اسے صبر نہی آتا تھا... بلکہ اسے کبھی صبر آیا ہی نہی تھا۔۔ اس نے کبھی صبر کیا ہی نہیں تھا وہ ہر چیز فورا حاصل کر لیتی تھی اور اب دیکھو۔۔۔ کرنا پڑ رہا تھا اسے.. جہاں سانس لینا دشوار تھا اسے وہاں کھل کے سانس لینی تھی

بیٹا اٹھ کے باہر او... امبرین نے اس کے پاس بیٹھتے پیار سے بال سمیٹے تھے وہ جو چوبیس گھنٹے اسے سناتی رہتی تھیں اب بیٹی کی حالت دیکھ کے دل کانپ جاتا تھا.. اسے زبردستی وہ باہر لای تھیں... لیونگ روم میں قاسم اقر عاصم بیٹھے تھے.. ان کے پاس پڑے صوفے پہ بیٹھی..

... دانین اپنا موبایل دینا.. عاصم نے اس کا دھیان بٹانے کی غرض سے کہا

لیکن وہ کچھ نہیں بولی.. ٹی وی پہ کوی دینی پروگرام چل رہا تھا جس میں عالم کچھ کہہ رہے تھے.. اس کا دماغ سن تھا

تم گھبراتے کیوں ہو، مقدر کے فیصلوں پر؟

کیا تم نہیں جانتے تمہارا ربّ غفور الرحیم ہے؟

وہ اگر رات کو دن اور دن کو رات کرنے پر قادر ہے، تو کیا وہ تمہاری تڑپ دیکھ کر تقدیر کے فیصلے نہیں بدل سکتا؟

وہ کبھی تم سے غافل نہیں ہوتا اور نہ تمہاری چاہت سے انکار کرتا ہے، وہ تو بس تمہیں آزماتا ہے کہ میرا یہ بندہ میری محبت میں صبر کی کس حد تک جاتا ہے اور پھر جب وہ راضی ہو جاتا ہے نا تو کُنّ فرما دیتا ہے، اور مقدر سبھی بدل جاتے ہیں۔..

ہاں لیکن کیا اس کا درید بھی بدل جاتا کیا وہ ایک انسان بن سکتا تھا..

نہین نا یہ تو ناممکن سی بات تھی... وہ کیسے اس کے پاس آتا... کاش وہ اسے ٹھیک کر سکتی..

نہں وہ اس کی دنیاں کا نہیں تھا۔۔ یا تو وہ مر جاتی۔۔ ہاں اسے مر جانا چاہے تھا۔۔

پھر دانین درید درانی مر گئی تھی وہ اس کے ساتھ جی نا سکی تو ایسے ہی سہی

گہری تاریک رات تھی... ایسا گھٹاٹوپ اندھیرا کے ہاتھ کو ہاتھ سجھای نادے۔

وحشت اس قبرستان کو ویران کیے سینہ تانے کھڑی تھی... آج قبروں کے مردے.. بھی اپنی قبروں سے باہر نہی نکلے تھے وہ روز کا ایک ہی کھیل دیکھ دیکھ کے شاید تھک

چکے ہوں... وہ چلتے چلتے اس قبر کے پاس پہنچا... اج وہ قبر خاموش تھی وہاں سے کوی بھیانک آوازیں نہی آ رہی تھی.. ایک پل کے لیے اسے شبہ ہوا کے ایا اج وہ بچہ یہاں ہے بھی کے نہی... اگر آج وہ خالی ہاتھ لوٹ گیا تو کبھی اس کا نصیب نہی پھرے گا...

کچھ دیر وہان کھڑے رہنے کے بعد وہ قبر میں داخل ہوا۔۔

وہ بچہ پر سکون سو رہا تھا پاس پڑا مردہ اسے دیکھ رہا تھا... اس کے اندر جاتے ہی بچے نے آنکھیں کھولیں اور اسے مسکرا کے دیکھا...

کیا تم آزادی لینے آے ہو؟

مسکراتے ہوے اج اس کی اواز ایک ننھے سے بچے کی ماند تھی جو کانوں کو بھلی لگتی ہے...

ہاں اج مجھے اس جسم سے ازادی چاہیے... وہ اس کے سامنے چھوٹا ہوتا گیا.. پھر اس بچے نے اسے دیکھا ایک شرط پہ تمہیں مکمل آزادی ملے گی...

کون سی شرط... اس نے بے چینی سے پوچھا...

اگر تم اپنی وہ طاقت مجھے دے دو جو تمہیں میری وجہ سے ملی... وہ اس سے سرخ شراب بنانے کا مطالبہ کر رہا تھا....

آزادی کے لیے تو لوگ جان بھی گنوا دیتے ہیں یہ تو بس ایک منتر تھا... جو اس نے اس بچے کو بتا دیا....

گلے ہی لمحے درید کے جسم سے فہام اور دانش الگ ہوے تھے... وہ کہانی واپس اسی جگہ پہ تھی جہاں سے شروع ہوی تھی.... فہام آزاد تھا اور دانین بھی وہ بھی تو زندگی سے آزاد تھی... تو محبت کرنے والے الگ الگ مخلوق کے باسی... محبت میں امر ٹھہرے تھے کیا...؟

.....

URDUNovelians

بعض اوقات قدرت کے فیصلے بڑے عجیب ہوتے ہیں۔وہ گوہر نایاب کو ایسی جگہ اور مقام پہ لا کھڑا کرتی ہے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔۔۔انہیں ایسی جگہ نہیں ہونا

چاہیے یا انہیں تو کسی اعلاو برتر مقام پر ہونا چاہیے تھا۔۔ لیکن وہ گوہر نایاب وہیں رہتے ہیں جہاں مقدر نے ان کا مقام متعین کیا ہوتا ہے

ڈی ڈی یعنی درید درانی بھی ایک ایسا ہی کردار تھا۔۔ایک قبرستان میں جنم لینے والا وہ جگہ جہاں ندگی انجان لفظ تھی۔۔ جہاں بے جان جسم تھے وہاں درید درانی کا جنم ہوا تھا، تھی نا حیران کر دینے والی بات۔۔

رات کا آخری پہر تھا اس قبر کے اندر سے خوشبو کا ریلا سا نکل رہا تھا۔۔ لگتا تھا جیسے اس قبر کا مکیں جنت میں سیر کر رہا تھا۔۔۔وہ مسکراتا ہوا اس قبر کے پاس بیٹھا۔۔۔اس قبر میں اس کی زندگی تھی۔۔جو اج سے پانچ سال پہلے اس سے کھو گئی تھی۔۔اور یہ پانچ سال اسنے اسی قبر پہ تو گزارے تھے۔۔آج اسے بھی سانس لینی تھی۔۔

وہ قبر کے اندر گیا۔۔

اندازے کے مطابق وہ بچہ کھکلا کے ہنس رہا تھا پاس بیٹھا مردا بھی مسکرایا۔۔

تم آج جا رہے ہو دوست۔۔

حلانکہ اسے تو ناراض ہونا چاہیے تھا لیکن وہ اس سے خوش تھا۔۔

ہاں۔۔ پاس بیٹھ کے اس کا ننھا سا ہاتھ تھاما۔۔ بس تھوڑی دیر اور۔۔ پھر اس مردے کی طرف دیکھا۔۔ جو آج بھی ویسے ہی تھا۔۔

پھر وہ کچھ دیر بعد ہمشہ کے لیے الوداع کرتا نکل آیا۔۔ یہ پانچ سال اس نے دانین کو صرف دور سے دیکھا تھا لیکن اب۔۔۔ اب وہ اس کے پاس ہو گی۔۔۔

رکو۔۔ وہ جو عین قبرستان کی حد عبور کرنے لگا تھا مردے کی آواز سن کے رکا۔۔

میرے بیٹے نے تمہیں ایک تحفہ دیا ہے۔۔ اس کے پاس اتے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جو ہڈیوں کا ڈھانچہ تھا۔۔ انکھیں بند کرو۔۔ درید نے اس کے کہنے پہ آنکھیں بند کیں اس نے پھر اپنا ہاتھ اس کے چہرے سے لے کے پاوں تک پھیرا۔۔ یہ تمہاری حاظت کرے گا۔۔۔

شکریہ۔۔۔ ان کے سامنے ہلکا سا سر خم کیا۔۔

اور تمہاری ساری طاقتیں تمہیں واپس مل گئی ہیں۔۔میں تم سے بہت خوش ہوں تم نے میرے بیٹے کو خوش کیا ہے۔۔ کوشش کرنا تم ہم سے ملنے آتے رہو۔۔

ٹھیک ہے اپ کا بہت شکریہ۔۔۔پھر وہ وہاں سے نکل ایا

موسم نے یکایک پلٹا کھایا تھا۔سردیوں کی نرم دھوپ لمحوں میں غائب ہوئی تھی۔سورج بھی بادلوں کی اوٹ میں ہو گیا۔موسم بے حد سرد ہو گیا تھا قوی امکان تھا کہ بارش ہو گی اس نے جلدی سے ہادی کو کمبل میں لپیٹا اسے آفس سے لیٹ ہو رہا تھا۔۔

پھابھی اس کا خیال رکھنا میں جارہی ہوں۔۔پھر واپس مڑتے اپنا بیگ اٹھایا۔۔۔باہر زولقرنین اس کا انتظار کر رہا تھا چلیں۔بیٹھتے دروازہ بند کیا۔۔

کتنی دفعہ کہا ہے جلدی کر لیا کرو تمہاری وجہ سے مجھے بھی دیر ہو جاتی ہے۔۔

اس نے روز کی طرح ایک دفعہ پھر ڈانٹا۔۔۔

اپ بس اپنی بہن سے ہمشہ تنگ رہنا۔۔آنکھوں میں آئی نمکی کو انگلی کی پوروں سے صاف کیا پتا نہیں کیوں اج دل عجیب سا ہو رہا تھا۔۔انکھیں چھلک جانے کو بے تاب تھیں دل میں بے چینی سی لگی تھی۔۔

پندرہ منٹ بعد گاڑی رکی تو وہ اتری۔ بادل زوروں سے گرج رہے تھے۔۔۔بس بارش ہونے ہی والی تھی۔

سنو۔۔وہ جو اندر جا رہی تھی رکی

یہ پکڑو۔۔اس کا فولڈر اسے تھمایا جو گاڑی میں بھول کے جا رہی تھی۔۔اپنا خیال رکھنا ایک ہی بہن ہو ہماری پھر مسکرا کے کہا۔۔وہ بھی مسکرا دی۔۔

دس بجے کے قریب وہ باس کو فائلز دے کے باہر نکل رہی تھی

جب ایل ای ڈی پہ چلتی خبر پہ وہ ساکت ہوئی۔۔نظر اٹھا کے سامنے دیکھا جہاں وہی تھی ۔۔ہاں درید درانی۔۔آنکھوں کی پتلیاں ساکت تھیں۔۔وہ واپس آگیا تھا۔۔۔

بریکینگ نیوز ایجنٹ درید درانی کو اس مقام پہ دیکھا گیا ہے وہ اس جگہ کی تصوی دیکھا رہے تھے لوگ ان سے خوف زداہ ہیں لیکن یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں کے اتنا عرصہ بعد وہ واپس کس لیے ائے ہیں

وہ اور بھی کچھ کہہ رہے تھے۔۔

مس دانین اپ ٹھیک ہیں۔۔ باس اٹھ کے اسکے پاس ایے تھے۔۔اسے گم سم پا کے باہر سے فیمیل کولیگ کو اواز دے کے اسے لے جانے کے لیے کہا۔۔وہ اسے اس کی جگہ پہ لے ائی تھی اس کا موبایل مسلسل بج رہا تھا اس نے کانپتے ہاتھوں سے کال رسیو کی ۔۔

دانین بیٹا گھبرانا نہیں میں آرہا ہوں۔۔ سمع کی کال تھی وہ اسے تسلی دے رہا تھا پھر زولقرنین کی کال ائی۔۔

کچھ دیر میں سمع آگیا تھا اسے لینے اس کی حالت بہت خراب تھی وہ مشکل سے سنبھلی تھی اب پھر وہ سب۔۔ لیکن دل پر سکون تھا۔۔اتنے سالوں سے جو مدھم دھڑک رہا تھا آج جیسے خوشی سے جھوم رہا تھا۔۔

سب گھر جمع تھے ہادی رو رہا تھا وہ اس کے پاس آنے کے لیے مچل رہا تھا لیکن اس نے خود کو کمرے میں بند کر لیا وہ اکیلی رہنا چاہتی تھی بلکل اکیلی

رانیہ اسے پکڑو۔۔۔ زولقرنین نے اپنے دو سال کے بیٹی نوال کو اس کے حوالے کیا۔۔۔

اپ کہاں جا رہے ہیں۔۔ سب پریشان تھے اب پتا نہیں وہ کہا جا رہا تھا۔۔

کام ہے یار کیا اب گھر قید ہو کے بیٹھ جائیں۔۔ اسے ان سب کے ریکشن پہ غصہ آنے لگا تھا

اچھا ماما کو بتا کے جانا۔۔ وہ اسکے پیچھے باہر ائی

ٹھیک ہے بتادوں گا۔۔۔ پھر ماما کو بتا کے وہ چلا گیا تھا

وہ نوال کو اٹھائے دانین کے روم میں ائی ابھی تک دروازہ بند تھا۔۔ان کی شادی کو تین سال ہو گے تھے۔۔ قاسم اور عاصم انگلینڈ ہوتے تھے سٹڈی کے سلسلے میں جبکہ طلحہ کراچی انجینئرنگ ڈیپارٹمینٹ میں لکچرار تھااس کی بیوی زینب بھی اس کے ساتھ وہیں ہوتی تھی ان کا بھی ایک بیٹا تھاایک

یمنی اور سمع کے ٹوینز تھے ہادی اور مہر۔۔ہادی دانین سے زیداہ اٹیچ تھااور کچھ گھر والوں نے ہادی کواس کے حوالے کرنے میں کردار ادا کیا۔۔

پہلے پہل تو دانین سنبھالنا مشکل ہو جاتا تھارات کوڈر جاتی تھی لیکن وہ سنبھل گئی اس سنبھلنے کے دوران وہ درید کو مس کرتی تھی نا چاہتے ہوے بھی اس کے ساتھ گزارے دن اور وہ خوبصورت راتیں اسے بھولتی نا تھیں۔۔آخری رات جب وہ خود کو مکمل کر چکے تھے وہ جدا بھی کب ہوے دیکھو قدردت کے کھیل۔۔

دانین نے اپنی اسٹڈیز کمپلیٹ کی اور پھر دو ماہ ہوے تھے اسے جاب کرتے اس کی قسمت اچھی تھی جو اسے انٹریوز نہیں دینے پڑے بار بار وہ اچھی پوسٹ پہ سلیکٹ کی گئی تھی

ربیحہ بھابھی۔۔۔

وہ ربیحہ کے کمرے میں ائی اس کا بھی ساتواں پریگنسی منتھ چل رہا تھا۔۔

اور رانیہ۔۔اجازت ملنے پہ اندر ائی۔۔

اپ کے لیے کھانا لاوں۔۔۔کسی نے بھی کھانا نہیں کھایا تھا لیکن اس کی طبعت ایسی نہیں تھی کہ رہ لیتی سو اس لیے اس سے پوچھنے اگئی۔۔۔ابھی وہ اس کے کمرے میں ہی تھی جب باہر سے آوزیں انا شروع ہو گئیں۔۔

نیچے زولقرنین تھااور اس کے ساتھ وہ ہستی جس کے لیے وہ لوگ ابھی تک خاموش تھے۔۔اسے انا تو تھا ہی۔۔سب باہر آگے کمروں سے لیونگ روم میں جیسے جھمگٹا سا لگ گیا تھا۔۔۔سب خاموش تھے۔۔

پھر عثمان صاحب نے ہ پہل کی۔۔اسے بیٹھنے کا کہا۔۔ان کی بیٹی کی زندگی اس شخص کے ساتھ جڑی تھی۔۔اگلے ادھے گھنٹے میں اس نے سب کو اپنی کہانی اپنی زندگی کی حقیقت بتائی تھی۔۔وہ انہیں یقین دلا رہا تھا کہ وہ دانین کو کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔۔اس کا جسم انسانوں والا ہے وہ سب کے بیچ اسے رکھے گا اپنی دنیاں میں نہیں لے جائے گا

فیصلہ دانین نے کرنا تھا جو شور کی آواز پہ باہر ای تھیاور اسے دیکھ کے دروازے پہ ہی رک گئی۔۔کب سے برداشت کرتے تھک چکی تھی۔۔دھڑام کی آواز پہ زمین بوس ہوئی۔۔اس کا نروس بریک ڈاون ہوا تھا

وہ ہسپتال کی بیڈ پہ لیٹی چھت کو گھور رہی تھی ابھی اس کے پاس سے ماما اٹھ کے گی تھیں۔۔۔۔

وہ پورے چوبیس گھنٹے بعد ہوش میں آئی تھی درید ایک دفعہ بھی اس کے پاس نہی ایا تھا اسے دیکھنے دل شدت سے اسے دیکھنے کا متمنی تھا

ماما.... گھر کب جائیں گے...

ابھی تم ٹھیک تو ہو جاو... وہ دوبارہ اندر ای تھیں اسے خمشگین نظرو سے دیکھا

میں ٹھیک ہوں بس گھر چلیں... اسے یہ ماحول اچھا نہیں لگ رہا تھا...

اوکے چلیں گے تم ریلیکس رہو بس... میرا بیٹا پیار سے اس کے بال سہی کیے..

کچھ دیر بعد انہیں نرس بلانے آگی تو وہ پھر سے چلی گیں...

اسلام علیکم.. چند لمحوں بعد ہی ایک بھاری گھمبیر آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرای.. وہ جو آنکھیں موند چکی تھی پٹ سے واکیں.. دل اچھل کے جیسے حلق تک آگیا ہو..

کیسی ہیں... کوی جواب نا ملنے پہ وہ سامنے ایا.. بکھرا بکھرا... شکن الودہ کپڑے گہری کالی انکھیں اس وقت سرخ تھی ہونٹوں پہ مسکان نام کی چیز نا نظراتی... درید ..درانی... ہاہ زندگی اسے کہاں کھینچ رہی تھی

...ٹ.. ٹھیک ہو... گردن دوسری طرف ڈھلکاے وہ اس سے ناراض تھی

وہ اس کے پاس بیٹھ گیا.۔۔یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا.. زندگی کے پانچ سال اس کے ..چہرے پہ رقم تھے

..مجھ سے نہی پوچھیَ گی...اس کا لہجہ کرلایا

نہیں... اپ کو کیا ہونا ہے اپ تو... وہ ابھی بھی رخ موڑے ہوے تھے اپنے آنسو ..اسے نہی دیکھانا چاہتی تھی

..اپ مجھے بھول گے تھے.. پلکوں پہ آتے آنسو اندر دھکیلے

اپ مجھے بھول گی تھیں کیا... اس نے سوال پہ سوال کیا۔۔ جو میں آپ کو بھول جاتا۔۔ پھر محبت سے اس کا ہاتھ تھاما اور ہونٹوں سے لگایا.. اس کا لمس پا کے دانین

کانپ گی تھی.. کسی قسم کا خوف نہی تھا بس جزبے تھے جو دنوں کے دلوں کو آنچ دیتے تھے اس آنچ میں ان کی محبت سلگتی تھی . ..

اپ جائیں یہاں سے اب کیوں اے ہیں... زرا کی زرا انکھین پھر کے اسے دیکھا جو نظریں جھکاے اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا جو اس کے ہاتھ میں بھیگ رہا تھا... پھر ایک آنسو گرا تھا اس کی ہتھیلی پہ.. اس نے تڑپ کے اپنا ہاتھ کھینچا..

ت.. تھیف.. اس کا دل لرزا..

آ.. آپ مجھے جو سزا دینا چاہیں دے لیں.. وہ رو رہا تھا... بے بسی سے... ایک مرد ہو کے وہ عورت کے لیے رو رہا تھا...

دانین نے رخ اس کی طرف کیا...

میں اپ کو بہت...

تم کب اے... اس سے پہلے کہ دانین کچھ کہتی دروازہ کھول کے عثمان صاحب اندر اے..

ابھی.... نظریں چراتے وہ سائڈ پہ ہوا.

میری بیٹی کو رولا رہے ہو اور کہتے ہو کوی تکلیف نہیں دوں گا.. ہنستے انہوں نے دانین کو دیکھتے ماحول سے اداسی کو ختم کرنا چاہا تھا

..ڈی ڈی بنا کچھ کہے باہر نکل گیا

بیٹا کیا تم اسے قبول نہیں کر سکتی. درید کی پریشانی کو وہ نوٹ کر رہے تھے... دیکھو اگر وہ تمہارے لیے بہتر نا ہوتا تو اللہ کبھی ایسا ہونے ہی نا دیتا.. وہ تو اپنے بندوں کو جانتا ...ہے.. ان کی رگ رگ سے واقف ہے... کبھی اپنے بندے کا برا نہیں چاہے گا

وہ اسے سمجھا رہے تھے... دانین کو تو بنا کسی ہیل وہجت کے اس کا ساتھ قبول ... تھا... بس وہ اس سے خفا تھی... اور وہ اس کا حق تھا

....

وہ وہاں سے چلا آیا تھا اس کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں وہ نہیں جانتا تھا دانین اس کے ساتھ کو قبول کرے گی بھی یا نہیں... اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا... کسی بھی حال میں وہ دانین کو اپنا بنا کے رکھنا چاہتا تھا.. لیکن.. اگر وہ خوشی سے نہیں رہے گی تو کیا ...فایدہ

ان پانچ سالوں میں اس نے دانین کو ایک لمحے کے لیے بھی اکیلا نہیں چھوڑا تھا وہ سوتی تھی اور درید اسے دیکھتا تھا... کہیں بھی جاتی درید اس کی حفاظت کرتا.. بس وہ ہنستی نہیں تھی نا شرارتیں کرتی.. نا کسی کو تنگ کرتی بس خاموش ہو گی تھی...

ان سب چیزوں سے نکالنے کے لیے اسی نے ہی عثمان صاحب کی توجہ اس کی سٹڈیز کی طرف دیلوای تھی پھر اس نے اپنی پڑھای سٹارٹ کی اس کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ توجہ دے پاتی اس کے پیپرز اچھے نہیں ہوے تھے لیکن گریڈ اے پلس تھے... وہ ہمشہ اچھی جی پی لے کے اگے بڑھی تھی اور پھر جاب کے لیے بھی وہ ایک ہی دفہ میں درید کی بدولت سلیکٹ ہوی... اس کے لیے تو کچھ بھی کر سکتا تھا.. اگر جان مانگتی تو وہ بھی حاضر تھی

وہ سڑک پہ چلتا جا رہا تھا پلوشہ کو مرے عرصہ ہوا تھا زولجان سے اس کی ملاقات ہوتی رہی تھی.. اسے دوبارہ سے افس جواین کرنے کا کہا گیا لیکن اب وہ نہیں جانا چاہتا تھا کیونکہ وہاں لوگوں کو اس کی قابلیت پہ نہیں اس کی طاقتوں کی وجہ سے دوبارہ اپائنٹ کیا جاتا... فلحال تو وہ صرف دانین پر توجہ دینا چاہتا تھا

دو دن بعد اسے ڈیسچارج کر دیا گیا سب خوش تھے عاصم اور قاسم بھی اگے تھے اور طلحہ نے بھی شام کو اجانا تھا سارا گھر جمع ہو جاتا تھا دانین کی تکلیف پہ.. انہوں نے دانین کو ہاتھوں کا چھالا بنا کے رکھا تھا

...اور وہ مغرور ہو گی تھی اس محبت میں

آج پھر درید آیا تھا اور سب کی خواہش تھی کے وہ اس کے ساتھ چلی جائے

ایک دفعہ بھی وہ اس کے سامنے بیٹھا تھا سر جھکاے... وہ اس سے اپنی ایک ایک ازیت کا حساب لے سکتی تھی... وہ مکمل اختیار رکھتی تھی لیکن دانین نے کچھ بھی نہیں کہا

اتنا عرصہ... پورے پانچ سال درید درانی... مجھے بتایں میں نے کونسے جرم کی سزا کاٹی ہے میرا کیا قصور تھا... وہ بس سوچ رہی تھی اس کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی جو وہ باآواز اس سے سوال جواب کرتی...

آپ چلیں گی؟ خاموشی سے گھبراتے درید نے اسے دیکھا

...وہ اسے لینے ایا تھا

ہمم... کہ کے وہ اٹھی پھر اپنا موبایل اٹھایا... وہ تیار تھی

بس.. وہ حیران ہوا

... کیوں آپ مجھے کپڑے نہیں دیلا سکتے

... دلا سکتا ہوں... وہ مسکرایا تھا.. کتنے سالوں بعد اس نے یہ. مسکراہٹ دیکھی تھی

... پھر وہ اٹھا اور اس کے قریب ایا

ای ایم سوری... وہ اسے ہاتھ نہیں لگا رہا تھا کہیں دانین کو برا نا لگے.. اس کا دل مچل رہا تھا اسے سینے سے لگانے کے لے لیکن

دانین نے اسے دیکھا تھا پھر اگلے ہی لمحے اپنا سر اس کے چوڑے سینے پہ ٹکایا.. آنسو اس کی سفید شرٹ کو بھگونے لگے تھے کتنی دیر وہ ایسے ہی کھڑی رہی پھر درید کے بازوں کا حصار محسوس کرتے وہ اور شدت سے رو دی... پانچ سال کم نہیں ہوتے اس نے یہ وقت کیسے گزارا تھا صرف وہی جانتی تھی.. درید نے اسے تو کوی نقصان نہیں پہنچایا تھا نا وہ تو اس سے محبت کرتا تھا پھر اس نے کیوں اسے خود سے جدا کیا... اس کی ..سزا وہ خود بھگتی رہی تھی

... رونے کی وجہ سے اس کا جسم ہولے ہولے لرزنے لگا تھا

اپ کو میرا خیال نہیں تھا... وہ سسکی... اپ کو بس اپنا اپ بچانا تھا

...اپ نے کہا تھا" اس کے کندھے پہ سر ٹکاتے جیسے اپنی تھکن اسے سونپی

ایک دفعہ کہا تھا" اور آپ تیار تھے تھیف اپ کو... وہ اور شدت سے رونے لگی تھی

.. درید سے اس کا رونا برداشت نا ہوا تو اس کا بھیگا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں لیا

اپ کو کس نے کہا. اپ کا تھیف اپ سے پیار نہی کرتا... بس... بس... وہ جھکا اور

...لب اس کی انکھوں پہ رکھے وہ اس کے سارے انسو پی جانا چاہتا تھا

اپ کے پور پور سے مجھے عشق ہے.. اپ کے بنا میں نامکمل. ہوں وہ اس کا ایک ایک

... نقش چوم رہا تھا... بے چینی محبت اس لمس میں کیا کیا نہیں تھا

بس کریں.. وہ پیچھے ہوی... اور اسے دیکھا... پھر اس کے گرد بازو باندھتے اس کے

سینے میں منہ چھپا لیا

کتنی دیر وہ روتی رہی تھی.. وہ رات انھوں نے گلے شکوے کرتے گزار دی تھی

....

....کاش اپ کے اور بھی بہن بھای ہوتے تو کتنا مزا اتا

کافی کا مگ اسے پکڑاتے وہ دوسری طرف سے اکے بیٹھی... وہ لوگ اپنے ایفلی ولا میں تھے..

ہیں تو بہت سارے لیکن اپ ان کے ساتھ رہ نہیں سکیں گی... ایک چسکی لیتے لیپ ٹاپ بند کیا..

ویسے ایک بات بتایں.. یہ اپ کی مخلوق مطلب جو جن بھوت ہوتے وہ اتنے ڈراونے کیوں ہوتے ہیں...

ہم لوگ اتنے ڈراونے ہوتے نہیں ہیں جتنا اپ سب انسان سمجھتے ہیں.. ہم لوگ بس الگ ہوتے ہیں ہمیں انسانوں کے سامنے ظاہر ہونے کی اجازت نہیں ہوتی.. اسے دیکھتے کہا..

لیکن اپ کی وہ کزن اتنی بھیانک تھی... مجھے تو اس سے بہت ڈر لگتا ہے.. اس نے معصومیت سے کہتے جھر جھری لی

وہ جان بوجھ کے ایسا کرتی رہی ہے... اب اگر اپ نے ایسی باتیں کرنی ہیں تو میں بھی

...اپ کو برا بن کے دیکھاوں گا خالی کپ سایڈ پہ رکھتے اسے اپنی طرف کھینچا

...اپ کے بال پہلے سے پیارے ہو گے ہیں

...میں خود بھی پیاری ہوں... اس کے کندھے پہ سر ٹکاتے کہا

ہاں میری جدای اپ کو خوبصورت ہی تو کرتی رہی ہے... اس کے بالوں پہ لب رکھتے

... مسکرایا

جی جی بلکل.. لیکن اپ پہلے جیسے ہی ہیں.. کیا اپ ہمشہ ایسے ہی رہیں گے... نگاہیں

...اٹھا کے اسے دیکھا جواب اس کے ہاتھوں کی انگلیوں سے کھیل رہا تھا

...ہاں نا... اور آپ بوڑھی ہو جائیں گی... اس کی انکھوں میں جھانکا

...کاش میں بھی چڑیل ہوتی

...ہاہا.. اگر اپ چڑیل ہوتیں تو پھر تو بات ہی کچھ اور تھی

..وہ مسکای

اچھااب سونا نہیں ہے کل کی رات بھی اپ نے ضایع کر دی... اس کے بالوں کو پیچھے کرتے کہا...

مطلب...

مطلب سمجھاوں گا لیٹیں گی تو...

ویسے اپ کو پتہ اپ کے بالوں سے مجھے عشق ہوا تھا....

اس کے بالوں میں چہرا گھساتے خوشبو کو اندر اتارا..

اس کے دل نے زور پکڑا تھا..

پیچھے ہوں نا.. اپنی یہ داڑھی کندھے سے گال کو رگڑتے اسے گھورا..

اپ نے سونا تھا جلدی سے جود کو اس سے الگ کیا...

جی بلکل... ناراضگی سے اسے دیکھا.... بس وہ پر مسرت موقع ایک ہی دفہ ایا تھا اس زندگی میں کہ..

ویسے اپ کو میرے قریب انے سے کیا مسلہ ہے.. اس کے پیچھے ہٹنے سے بدمزہ ہوا

... نہیں مسلہ کوی نہیں ہے اپ گندی حرکتیں کرتے ہیں.. انکھیں چھپکاتے اسے کہا

... ہیں...اس کا منہ ہونکوں کی طرح کھلا۔۔

... یہ گندی حرکتیں تو نہیں ہیں... اسے محبت کہتے ہیں

.. مجھے نہیں کرنی یہ چھچھوری محبت... کمفرٹر خود پہ لیتے وہ لیٹ گی

لیکن مجھے کرنی ہے.. وہ واپس اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا... دانین بس کسمساتی ہی رہ گی....

....

وہ دیکھیں۔۔

اس نے اپنے دائیں طرف اشارہ کرتے درید کی توجہ دلوائی جہاں باقی سب انہیں ہاتھ ہلا رہے تھے۔۔۔ وہ لوگ ان کے اوپر سے گزر رہے تھے جبکہ باقی سب نیچے سڑک پہ تھے۔۔۔

صبح ہی وہ سب لوگ پکنک کے لیے مری ائے تھے زندگی میں کچھ ہلہ گلا ہو جاتا باقی سب ساتھ تھے درید اور دانین الگ وہ بھی صرف درید کی وجہ سے۔۔

پہلے وہ لوگ نتھیا گلی گئے تھے اور اب وہ پہاڑوں پہ تھے اتنا پیارا موسم تھا دل کرتا ساری زندگی یہاں ہی بسا دیں۔۔بڑے بڑے درختوں کے بیچ سے ہوتے وہ اگے بڑھ رہے تھے۔۔

۔۔آپ کو نہیں لگتا۔۔درید آگے پیچھے دیکھتے بولا

کیا۔۔نا سمجھی سے اسے دیکھتے پوچھا

کہ ہمارے بھی بچے ہونے چاہیے

اس کی بات پہ اس گال سرخ ہوے۔۔اب وہ لوگ نیچے کی طرف آرہے تھے۔۔دانین نے اس کی بات کا کوئی جواب نا دیا اور بھاگتی ہوی باقی سب کے قریب ائی۔۔درد بھی کچھ دیر میں اس کے پاس پہنچ گیا تھا۔۔وہ لوگ واپس جانے کی بات کر رہے تھے۔۔

بھاگ کیوں رہی ہیں۔۔دانین جو سب کے بیچ چل رہی تھی درید نے اس کا بازو پکڑ کے روکا۔۔

کہاں بھاگ رہی ہوں۔۔بس چل رہی ہوں۔۔۔ مسکراتے کہا۔۔اس کی انکھیں خوشی سے جگمگارہی تھیں۔۔ قاسم اگے اگے تھا۔۔ان سب کی پکس بناتے اس نے دانین اور دردپہ فوکس کیا جہاں درید جھک کے اس کے کان میں کچھ کہہ رہا تھااور وہ کھلکھلا کے ہنستے منہ اس کے سینے میں چھپا گئی۔

....

ختم شد